سلسلة المناهج التدريبية

حفظِ قرآن کے 25 آسان طریقے

www.KitaboSunnat.com

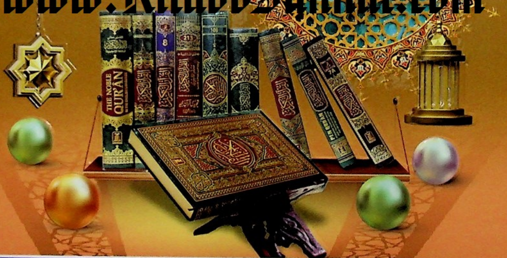

تالیف: ڈاکٹر یحیی بن عبدالرزاق غوثانی حفظہ اللہ

پسند فرمودہ: اُستاذ القرا قاری مُحمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

ترجمہ: حافظ فیض اللہ ناصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

حفظِ قرآن کے
25 آسان طریقے

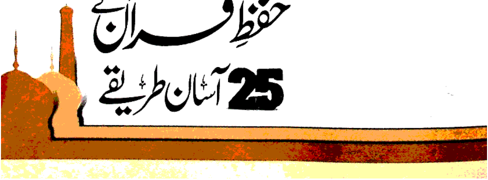

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

حفظِ قرآن کے 25 آسان طریقے

تالیف .... ڈاکٹر یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی حفظہ اللہ
ترجمہ .... حافظ فیض اللہ ناصر
پسند فرمودہ .... اُستاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ
صفحات 160
اشاعت 2021ء
.... الوقف الاول الخیری
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

ناشر
المکتبۃ الرحمانیۃ
99۔ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
لاہور

یطلب من
الوقف الاول الخیری
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ
Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4434193
049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4710319
www.quraancollege.com Email. info@quraancollege.com

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

لاہور شوروم: 36-لوئر مال 373 24 034 | اردو بازار 371 20 054 | لبرٹی 357 73 850 | ڈیفنس Y-بلاک 042 356 92 610
اسلام آباد 051 228 15 13 | ملتان 061 622 00 24 | فیصل آباد 041 26 11 944 | کراچی شوروم: مین طارق روڈ 021 343 939 36 | گلشن چورنگی 021 349 939 38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظِ قرآن کے 25 آسان طریقے

تالیف:

ڈاکٹر یحیی بن عبد الرزاق غوثانی حفظہ اللہ

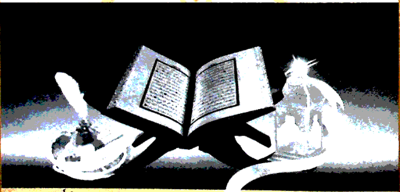

ترجمہ:
حافظ فیض اللہ ناصر

پسند کردہ:
استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

قارئین کے تاثرات 11
تقدیم 12
تقریظ 14
مقدمہ طبع اول 16
مقدمہ طبع ثانی 19
عرضِ مترجم 22
پہلی فصل:
پہلی مبحث: قرآنِ کریم کی ہر اعتبار سے حفاظت 28
پہلا مرحلہ: لوحِ محفوظ میں قرآن کی حفاظت 28
دوسرا مرحلہ: نبی کریم ﷺ پر نزولِ قرآن کے وقت راستے میں حفاظت 29
تیسرا مرحلہ: نبی ﷺ کے سینہ مبارک میں جمعِ قرآن اور قلبِ اطہر میں حفاظتِ قرآن 30
چوتھا مرحلہ: لوگوں کو قرآن سناتے اور اس کی تعلیم دیتے وقت حفاظت 31
پانچواں مرحلہ: روزِ قیامت تک قرآن کی حفاظت و صیانت 32
دوسری مبحث: قرآنِ کریم اور حفاظِ قرآن کی فضیلت 34
رسولِ کریم ﷺ کی نظر میں حفظِ قرآن کا مقام 35
اسلاف کی نگاہ میں علمِ قرآن کی اہمیت 37

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری مبحث: قرآن یاد رکھنے کا وجوب اور اسے بھول جانے پر وعید 38
چوتھی مبحث: اسلام میں حصولِ علم کی شروط 42
■ ذہانت 42
■ حرص 43
■ محنت 43
■ مناسب وسائل 43
■ استاد کی صحبت 44
■ طویل مدت 44
دوسری فصل: حفظِ قرآن کے عمومی اور بنیادی قواعد وضوابط 47
■ پہلا قاعدہ: اخلاص کی اہمیت 48
■ دوسرا قاعدہ: کم سنی میں حفظ کی اہمیت 51
■ تیسرا قاعدہ: حفظ کے لیے وقت کا انتخاب 53
■ چوتھا قاعدہ: حفظ کے لیے جگہ کا انتخاب 54
■ پانچواں قاعدہ: خوبصورت آواز میں قرآن کی قراءت 56
■ چھٹا قاعدہ: قرآن کریم کے ایک ہی طبع کا انتخاب 58
■ ساتواں قاعدہ: حفظ قرآن سے پہلے تلفظ کی درستی کا اہتمام 59
■ عجمی لوگوں کے لیے حفظ قرآن کا بہترین طریقہ 61
■ آٹھواں قاعدہ: مضبوط حفظ کے لیے ربطِ آیات کا عمل 61
■ نواں قاعدہ: دہرائی کا عمل نئے حفظ کو ضائع ہونے سے بچانے میں معاون 63
■ دسواں قاعدہ: مرتب انداز میں روزانہ حفظ کا اہتمام 65
■ گیارھواں قاعدہ: سست روی کا پختہ حفظ؛ عجلت کے غیر پختہ حفظ سے بہتر ہے 67
■ بارھواں قاعدہ: متشابہات پر توجہ سے حفظ کی مشکلات ختم ہو جاتی ہیں 68

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- تیرھواں قاعدہ: استاد کے ساتھ گہرے تعلق کی ضرورت 70
- استاد کیسے منتخب کیا جائے؟ 71
- استاد میں پائی جانے والی خصوصیات؛ جن کی رعایت ضروری ہے 72
- چودھواں قاعدہ: دورانِ حفظ آیات کے رسم پر بھرپور توجہ 73
- پندرھواں قاعدہ: حفظِ قرآن کے ساتھ عملِ صالح کا اہتمام 74
- سولھواں قاعدہ: منزل کی مربوط دہرائی، پختگی کا ذریعہ 77
- سترھواں قاعدہ: سمجھ کر پڑھنا حفظ کے لیے معاون 78
- اٹھارھواں قاعدہ: حفظِ قرآن کے لیے سچی رغبت اور مضبوط محرک 79
- اُنیسواں قاعدہ: دُعا اور ذکرِ الٰہی سے اللہ کی بارگاہ میں التجا 81

تیسری فصل: حفظِ قرآن کے عملی طریقے اور معاون وسائل 86

- طریقہ ①: حفظِ قرآن کا مجرب طریقہ 87
- طریقہ ②: دو ساتھیوں کا مل کر قرآن حفظ کرنا 90
- طریقہ ③: دورانِ ڈرائیونگ گاڑی میں قرآن حفظ کرنا 91
- طریقہ ④: کام کاج کرنے والوں کے لیے حفظ کا طریقہ 93
- طریقہ ⑤: ریکارڈنگ سن کر قرآن حفظ کرنا 94
- پہلی صورت 94
- دوسری صورت 95
- تیسری صورت 96
- طریقہ ⑥: اپنی آواز ریکارڈ کر کے حفظ کرنا 97
- طریقہ ⑦: چھوٹے بچوں کو اُن کی آواز کی ریکارڈنگ کے ذریعے سے حفظ کروانا 98
- پہلی صورت 98
- دوسری صورت 99

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- طریقہ ⑧: کتابت کے طریقے سے قرآن حفظ کروانا 100
- طریقہ ⑨: وائٹ بورڈ کے ذریعے سے بچوں کو حفظ کروانا 101
- طریقہ ⑩: تختی کے ذریعے سے قرآن کریم حفظ کرنا 103
- طریقہ ⑪: ترغیبات، انعامات اور مقابلے کے ذریعے سے قرآن حفظ کروانا 104
- پہلی صورت: کام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ معاہدہ یا اتفاق 105
- دوسری صورت: قرآنی مقابلے کا اعلان کیا جائے 105
- ہمت بڑھانے اور شوق پیدا کرنے کے کچھ طریقے 105
- طریقہ ⑫: صفحے کے آخر سے حفظ کرنے کا طریقہ 108
- طریقہ ⑬: ایک ایک سطر کے ذریعے سے صفحے کو حفظ کرنا 109
- طریقہ ⑭: قرآن کی ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے سے حفظ کرانا 109
- پہلی صورت 110
- دوسری صورت 110
- تیسری صورت 111
- چوتھی صورت 111
- طریقہ ⑮: کمپیوٹر کی مدد سے حفظ کرنا 111
- پہلی صورت 111
- دوسری صورت 112
- تیسری صورت 112
- طریقہ ⑯: مخصوص اوقات کی مناسبت سے قرآن حفظ کرنا 113
- طریقہ ⑰: متاثر کن حوادث کے موقع پر حفظ کرنا 114
- طریقہ ⑱: محسوسات کے ساتھ آیات کا ربط بنا کر حفظ کرنا 115
- طریقہ ⑲: قرآن کی تفسیر سامنے رکھتے ہوئے حفظ کرنا 118

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- طریقہ ⑳: نابینا شخص کے لیے قرآن حفظ کرنے کا طریقہ 119
- طریقہ ㉑: مساجد میں کلاس لگا کر قرآن کریم حفظ کرانا 121
- طریقہ ㉒: دائرے کی شکل میں حفظ کرنے کا طریقہ 124
- طریقہ ㉓: حفظِ قرآن کا اُزبک طریقہ 125
- طریقہ ㉔: حفظِ قرآن کا ترکی طریقہ 126
- طریقہ ㉕: قرآنی آیات کو حقیقی مناظر سے جوڑ کر حفظ کرنا 128
- تکملہ: حفظ کے عمل میں مفید اشیائے خوردنی 130

چوتھی فصل: جائزہ، دہرائی اور منزل کی پختگی 136

- دہرائی کے مختلف طریقے اور اسالیب 137
- انفرادی دہرائی 137
- پہلی صورت: قرآن کریم کا چھٹا حصہ 137
- دوسری صورت: قرآن کریم کا ساتواں حصہ 138
- تیسری صورت: دس دنوں میں قرآن کی تکمیل 138
- چوتھی صورت: مخصوص مقدار کی بار بار دہرائی 139
- پانچویں صورت: دو اختتاموں کے ساتھ دہرائی 139
- چھٹی صورت: پورے ماہ میں ایک مرتبہ قرآن کی تکمیل 139
- ساتویں صورت: نماز میں قرآن کی دہرائی 139
- آٹھویں صورت: آڈیو تلاوت سن کر دہرائی 140
- نویں صورت: جدید طریقے سے حفظ کو بحال کرنے کا طریقہ 140
- اجتماعی دہرائی 141
- پہلی صورت: طالب علم استاد کو مکمل قرآن سنائے 141
- دوسری صورت: باہم مل کر پڑھنا اور تکرار کرنا 141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- تیسری صورت: جبرائیل علیہ السلام کی نبی ﷺ کے ساتھ دہرائی 142
- جائزے کی کچھ اجنبی اور عجیب صورتیں 144
- مراکش میں دہرائی کا طریقہ 144
- دائرے کی صورت میں جائزہ 144
- جیل کے قیدیوں کا جائزہ 145
- استاد کا ایک ہی وقت میں متعدد طلبہ سے سماع 146

پانچویں فصل: وصیتیں اور ملفوظات 148

پہلی مبحث: حفاظ کے لیے خصوصی وصیتیں اور ملفوظات 148
- متقن سے کیا مراد ہے؟ 148
- مجاز سے کیا مراد ہے؟ 149
- سند سے کیا مراد ہے؟ 149
- عالی سند کیا ہوتی ہے؟ 149
- سب سے اعلیٰ سند کون سی ہے؟ 149

دوسری مبحث: اہل قرآن، طلبہ اور نوجوانوں کے لیے عام وصیتیں اور ملفوظات 151
- خاتمہ 156
- تقاریظ 158

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کے تاثرات

■ انسان جب کسی کتاب کے مطالعے کا سامان کرتا ہے تو اسے دو ارادوں سے پڑھتا ہے: یا تو کسی راز سے پردہ اٹھانا مقصود ہوتا ہے یا پھر وقتی خوشی حاصل کرنا۔ اس کتاب کی ہر ایک سطر میں بہت سارے فوائد پنہاں ہیں۔ اس کتاب کو خریدنے والے ہر شخص کو میری وصیت ہے کہ وہ اس وقت تک اسے بند نہ کرے جب تک اسے مکمل پڑھ نہ لے کیونکہ جو چیز اسے اس کتاب سے ملے گی، وہ کہیں اور سے بہت کم حاصل ہوگی۔ (استاذ پروفیسر حسن احمد حامد)

■ اس کتاب کو تالیف کرنے پر ربِ کریم آپ کو جزائے خیر سے نوازے، یقیناً اس کتاب سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔ (فضیلۃ الشیخ علی طنطاوی)

■ یہ ایسی بحث ہے جو منہج کے مطابق ہے، قابل عمل ہے اور اپنے موضوع میں اوّلین اور مفید کاوش ہے۔
(ڈاکٹر محمد ابوفتح بیانونی)

■ میں نے آپ کی کتاب میں بیان کیے گئے قواعد اور اسالیب پر عمل کرتے ہوئے پندرہ پارے حفظ کر لیے ہیں۔ (اُردن کی ایک طالبہ)

■ یہ کتاب اپنے مؤلف کے لیے خوش بختی کی دلیل ہے۔ میں آپ کو ایک خوش کن بات بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے مکمل قرآن حفظ کر لیا ہے اور ایسا اس کتاب میں تحریر کیے گئے حفظِ قرآن کے طریقوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ممکن ہوا ہے۔ (افریقن یونیورسٹی کا ایک سٹوڈنٹ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِی أَرْسَلَہٗ دَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَبَعْدُ:

بندۂ مومن کی تمام تر کوششوں کا منتہا یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی طرح وہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل کر لے، ربِ کریم کے ہاں اکرام پا لے اور کامیاب لوگوں میں اپنا نام لکھوا کر اجرِ عظیم کا مستحق بن جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکی کے مختلف راستے دکھائے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اطاعت کے کام کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ان نیک کاموں میں سے عظیم تر نیکی قرآنِ کریم سے تعلق جوڑنا ہے اور اس کی تلاوت کرنے، اس کو حفظ کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس میں تدبر کرنے کے ذریعے سے اس سے مضبوط ربط قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ إِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝﴾

''یقیناً جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے؛ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہری طور پر خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں خسارہ ہرگز نہ ہوگا۔ تاکہ (اللہ تعالیٰ) انھیں ان کے پورے پورے اجر دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے، یقیناً وہ بڑا بخشنے والا، بہت قدردان ہے۔'' [1]

---

[1] الفاطر 35:29، 30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسولِ کریم ﷺ نے اہلِ قرآن کی شان و مقام اور قرآن کا علم سیکھنے اور سکھانے والوں کی فضیلت میں ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ»

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''[1]

یہ بات بلاشبہ رشک و سرور کے دواعی میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتابِ مقدس کی خدمت کے لیے ہمارا انتخاب کر لے، انحائے عالم میں تحفیظِ قرآن کے سلسلے میں خدمات کی توفیق بخشے، مادی و معنوی طور پر اس عظیم کام کی ذمہ داری لینے کی ہمت عطا کرے اور حفظ کرنے والے طلاب اور کروانے والے اساتذہ کی خدمت بجالانے کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

ہم آپ کے سامنے یہ مفید کتاب پیش کر رہے ہیں جو حفظِ قرآن کے پروگرام کے لیے مرتب کی گئی ہے اور اس سلسلے میں نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ یہ مؤلف کی بہت سی کاوشوں اور محنتوں کا نتیجہ ہے۔ الشیخ یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی ﷾ نے اس کتاب کو ایسے نوجوانوں کا معاون بنا دیا ہے جو قرآن حفظ کر رہے ہیں اور ان لوگوں کے لیے سہولت فراہم کر دی ہے جو اپنی مصروفیات یا کئی اور وجوہات کی بنا پر قرآن حفظ کرنے سے قاصر تھے لیکن مؤلف نے ایسے تمام امور کے اسباب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مختلف دوافع بھی ذکر کر دیے ہیں۔

مؤلف ﷾ نے اس کتاب کو علمی انداز میں اور حفظِ قرآن کے بنیادی قواعد کی روشنی میں تالیف کیا ہے اور جدید منہجی اسلوب کے ساتھ قرآن حفظ کرنے کے مختلف طریقے اور اسالیب بیان کیے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہیں کہ وہ ہمارا شمار اہلِ قرآن میں کر دے جو اس کے اپنے اور خاص لوگ ہیں، ہمیں روزِ قیامت شفاعتِ قرآن کی سعادت سے ہمکنار کرے، اس کی بدولت جنت میں بلندیٔ درجات سے نوازے اور ہمیں 'عباد الرحمان' میں شامل فرما لے۔ و الحمد للہ رب العالمین.

عبداللہ علی بصفر

نگران: تحفیظ القرآن الکریم پروگرام

امام و خطیب مسجد الشعيبي (جدہ)

[1] صحیح البخاری: 5027.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

شیخ القراء فضیلۃ المقرئ الشیخ سعید عبداللہ المحمد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَالتَّابِعِينَ، وَبَعْدُ:

میں نے برادرم الشیخ یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی ﷾ کی اس تالیف کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ کتاب اس سوال کا جواب محسوس ہوئی جو ایک عرصے سے قرآن حفظ کرنے کا ذوق وشوق رکھنے والے بے شمار لوگ ہم سے کرتے آ رہے تھے کہ ہم قرآن کس طرح حفظ کر سکتے ہیں؟ کہاں سے کریں، کیسے کریں، کب پڑھیں، کس کے ساتھ پڑھیں اور ایسا سہل ترین طریقہ کیا ہے جس کے ذریعے سے ہم بآسانی قرآن حفظ کر سکتے ہیں؟ چنانچہ مؤلف نے اس کتاب میں حفظِ قرآن کا ذوق وشوق رکھنے والوں کے لیے حفظ کرنے کے بیس سے زائد طریقے بیان کر دیے ہیں جو کہ ایک گراں قدر خدمت ہے۔ نیز اس میں حافظ کے اخلاق و اوصاف کو بھی رقم کیا گیا ہے اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ حفظ کروانے والے اساتذہ کو کن اوصاف سے متصف ہونا چاہیے۔

یہ تمام امور ماہرینِ فن کے تجربات، اساسی قواعد اور اسلاف کے اقوال کی روشنی میں مرتب کیے گئے ہیں۔ مؤلفِ کتاب کو اس سلسلے میں جو بھی بات مفید معلوم ہوئی، اسے مکمل علمی دیانت داری کے ساتھ زینتِ قرطاس کر دیا، جس پر وہ بلاشبہ داد وتحسین کے حق دار ہیں۔

الشیخ یحییٰ عبدالرزاق غوثانی نے مکہ میں طویل عرصہ اقامت کے دوران مجھ سے دو مرتبہ مکمل قرآن پڑھا۔ پہلی بار امام عاصم ؒ اور امام ابن کثیر ؒ کی قراءت میں اور دوسری بار امام ابوعمرو بصری ؒ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی قراءت میں۔ نیز انھوں نے مجھ سے احکامِ تجوید اور اصولِ قراءات کا درس بھی لیا۔ ان کی قابلیت کی بنا پر میں نے انھیں تعلیم وتدریس کی مکمل اجازت دی۔

میں اللہ تعالٰی کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو نفع مند بنائے اور اس کے مؤلف کو دنیا و آخرت میں بہترین ثواب سے نوازے۔

والحمد لله الذي بنعمته تتمّ الصالحات.

خادم القرآن الکریم

سعید عبداللہ المحمد

(استاذ القراءات اُم القریٰ یونیورسٹی، مکہ مکرمہ)

فرمان رسول ﷺ ہے:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

(صحيح البخاري، حديث: 5027)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ طبع اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ، الْقَائِلِ: ﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ﴾
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِینَ، وَبَعْدُ:

بعض احباب نے مجھ سے گزارش کی کہ میں قرآنِ کریم حفظ کرنے کا ذوق وشوق رکھنے والوں کے لیے ایک کتاب تالیف کروں جس میں ایسے طریقے اور ذرائع بیان کروں جو کتاب اللہ کو حفظ کرنے میں معاون ثابت ہوسکیں۔ میں نے اس کام کی حامی تو بھر لی لیکن بہت عرصے تک ٹال مٹول کی کیفیت میں رہا کیونکہ میں خود کو اس عظیم کام کے اہل نہیں سمجھ رہا تھا اور نہ ہی میں اس پر لکھنے کی کوئی خاص دسترس رکھتا تھا۔ مگر جب اصرار بڑھا اور احباب کی جانب سے ہمت افزائی ہوئی تو اپنی کم علمی اور قلتِ استعداد کے باوجود اس پر کام کرنے اور پھر اسے جلد نمٹانے کی ٹھان لی، چنانچہ ربِ کریم پر توکل کیا اور اس سے توفیقِ عمل مانگتے ہوئے اس کی بارگاہ میں عرضی پیش کی کہ وہ راہِ راست پر میری راہنمائی فرمائے۔

سب سے پہلے اس موضوع پر ابتدائی خطہ تیار کرنے کا آغاز کیا جسے میں نے مغرب وعشاء کے درمیان مکمل کرلیا۔ اس حوالے سے بڑی تیزی سے میرے ذہن میں باتیں آنے لگیں کیونکہ میرے سامنے تحقیق کے راستے واضح اور ہموار تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ میں اس بارے میں کئی سالوں سے حفظِ قرآن میں تجربہ رکھنے والے قراء ومشائخ سے راہنمائی لے رہا تھا۔ اس پر لکھنے کا منصوبہ چونکہ پہلے ہی سے ذہن میں تھا، چنانچہ جملہ بندی اور تحسین کلمات پر محنت کرنے کی زیادہ ضرورت پیش نہ آئی۔

مجھے یقین ہے کہ اس فن میں مہارت رکھنے والوں کو اس کتاب میں بہت سی ایسی چیزیں ملیں گی جو حفظِ قرآن کے لیے بہترین معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ حفظ کا شوق رکھنے والے کو چاہیے کہ پہلے اس کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ذکر ہونے والے تمام طریقوں کو خوب غور سے اور سمجھ کر پڑھے، پھر جو طریقہ اسے مناسب اور آسان محسوس ہو، اسے منتخب کر لے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جس طریقے کو وہ ایک بار منتخب کر لے؛ پھر ہدف کے حصول تک اسی کو اپنائے رکھنے کی کوشش کرے کیونکہ بار بار طریقہ بدلنے اور ایک کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اپنانے سے ذہن منتشر ہو جاتا ہے، لہٰذا جو طریقہ آسان ترین محسوس ہو؛ اسے اپنائیں اور پھر قواعد وضوابط اور اصولوں پر عمل کرتے ہوئے حفظ شروع کر دیں۔

میں کافی عرصے سے اس موضوع پر لکھی گئی کسی ایسی کتاب کی تلاش میں تھا جو تشنگانِ علم کی ہر لحاظ سے سیرابی کرتی ہو لیکن مجھے ایسی کوئی کتاب دستیاب نہ ہوسکی، البتہ اس سے متعلقہ چند چیزیں ضرور ملیں لیکن وہ بھی مختلف کتابوں میں بکھری ہوئی تھیں، یعنی کسی ایک کتاب میں جمع نہیں ہو سکیں۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ علوم القرآن پر لکھنے والوں نے سمجھا ہو کہ حفظِ قرآن ایک عملی مشق، یعنی Practically کام ہے جو ہر بندے کے لحاظ سے مختلف انداز میں ہوتا ہے، لہٰذا اس کو زیرِ بحث لانے یا اس پر مستقل کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جب میں اس کتاب کی تیاری کے بعد اسے مختلف مشائخ کے پاس لے کر گیا تو ''کیف تحفظ القرآن الکریم: آراء من حفاظ'' نامی ایک رسالہ میری نظر سے گزرا جو ان سوالات کے جوابات پر مشتمل تھا جو اس سلسلے میں مختلف مدرسین سے کیے گئے تھے لیکن اکثر جوابات تقریباً ایک جیسے ہی تھے، البتہ وہ رسالہ اس لحاظ سے مفید تھا کہ اس میں مدرسین کے تجربات کا تذکرہ شامل تھا۔ اس کام کے دوران میں نے الشیخ عبد الرحمان عبد الخالق کا مرتب کردہ پمفلٹ ''القواعد الذهبية لتحفيظ القرآن الکریم'' بھی دیکھا جو مختصر ہونے کے باوجود بہت مفید تھا۔ میں نے اس سے استفادہ بھی کیا ہے اور اس کی کچھ ابحاث کو اس کتاب میں اجمالاً شامل بھی کیا ہے۔ اسی طرح الشیخ احمد محمد شاور کا رقم کردہ کتابچہ ''القواعد الذهبية لحفظ کتاب رب البرية'' بھی زیرِ مطالعہ رہا جس میں انھوں نے الشیخ عبدالرحمان عبدالخالق کی بھی کچھ ابحاث کو اجمالاً بیان کیا ہے اور مزید اس میں قرآن اور قراء کے فضائل و ثمرات اور دیگر امور کا بھی اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے کتاب اپنے اصل موضوع سے ہٹ گئی ہے۔ میں نے اس کتابچے کے مراجع میں عبدالرب نواب الدین کی تالیف کردہ کتاب ''کیف تحفظ القرآن'' کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام پڑھا لیکن مجھے یہ کتاب کہیں سے دستیاب نہ ہو سکی۔

میں یہ دعویٰ قطعاً نہیں کرتا کہ میں نے اس کتاب میں موضوع سے متعلقہ ہر چیز شامل کر دی ہے، البتہ میں نے اپنی جہد و بساط کے مطابق اسے ایسا بنانے کی کوشش کی ہے کہ قارئین کی تشفی کر سکے، لہٰذا جو بھی شخص اس سے کچھ استفادہ کرنے میں کامیاب ہو جائے، وہ ربِ کریم کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ میرے لیے دعا بھی کرے۔ اور جو شخص اس کے ذریعے سے مطلوبہ ہدف حاصل نہ کر پائے؛ اس سے میں یہی عرض کروں گا کہ یہ میری ایک کوشش تھی جس کی جزا رب تعالیٰ مجھے ضرور عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ میری اس کاوش کو میرے لیے اور دیگر بھائیوں کے لیے قرآن سے تعلق جوڑنے کا ذریعہ بنا دے اور علمی و عملی لحاظ سے ہمارے دلوں میں قرآن کی عظمت پیدا کرنے کا باعث بنا دے۔ یقیناً دعاؤں کو سننے اور قبول کرنے والی وہی ذاتِ مقدس ہے۔ والحمد للہ رب العلمین.

یحییٰ بن عبد الرزاق غوثانی

جدة

29-3-1414ھ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

"اور اپنے رب کی نعمت کو بیان کرتے رہیں۔"

(الضحیٰ 11:93)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ طبع ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَمَنْ سَارَ عَلٰى مِنْوَالِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَبَعْدُ:

جو شخص تاریخِ اسلامی کے اعلام و مشاہیر سے واقف ہے؛ دورانِ مطالعہ اس کی نگاہ سے متعدد ایسے لوگوں کے نام گزرتے ہیں کہ ان کی سوانحِ حیات پڑھنے کو جی چاہنے لگتا ہے۔ لیکن ایسی نابغہ شخصیات کے احوال سے صرف واقف ہو جانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ بھی غور کرنا اور سوچنا چاہیے کہ انھوں نے اتنا بلند علمی مقام کیسے حاصل کیا؟ میں نے بھی جب اصحابِ علم کی حیاتِ علمی پر غور کیا اور ان کے اوّلیں اقدام کو معلوم کرنا چاہا تو مجھے ان کی اکثریت میں یہ بات مشترک دکھائی دی کہ انھوں نے اپنے علمی سفر کا آغاز قرآنِ کریم کو حفظ کرنے سے کیا تھا۔ اس سے ہمارے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ خود کو ایمان اور علم میں بلند مرتبے پر فائز کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے کتاب اللہ کے ذریعے سے اپنے قلب و ذہن کو زینت بخشی جائے۔

بہت سے لوگ خود قرآنِ کریم حفظ کرنا چاہتے ہیں یا اپنے بچوں کو کروانا چاہتے ہیں مگر میں نے دیکھا ہے کہ انھیں کوئی نہ کوئی مشکل درپیش آ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ ہمت ہار بیٹھتے ہیں تو ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی اور ہمت باندھنے کے لیے میں نے مفید معلومات جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ اس کتاب کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ اس کتاب کی پہلی طباعت کے بعد ہی اسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور تحفیظ القرآن کا عالمی پروگرام چلانے والے ایک ادارے نے نہ صرف اسے اپنے نصاب میں شامل کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لیا ہے بلکہ انھوں نے 30 سے زائد ممالک میں اس کتاب کو تقسیم بھی کیا ہے۔ نیز اس ادارے نے اسے ان مدرسین کے نصاب میں بھی شامل کیا ہے جن کو مختلف ممالک میں حفظ کلاس پڑھانے کی ٹریننگ دی جاتی ہے اور انھیں قواعد وقوانین سکھا کر ماہر معلمین بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح فلپائن کے مدارس میں بھی یہ کتاب نصاب کا حصہ بن چکی ہے اور دیگر ممالک میں کام کرنے والے حفظ کے مختلف اداروں نے بھی اسے اپنے نصاب کا جزو بنایا ہے۔

تحفیظ القرآن کے ایک ادارے کی جانب سے جب مجھے مختلف ممالک میں جا کر مدرسین کو ٹریننگ دینے کی ذمہ داری سونپی گئی تو ان ورکشاپس میں یہی کتاب بنیادی نصاب مقرر ہوئی جس کے ذریعے سے میں انھیں لیکچرز دیا کرتا تھا، چنانچہ اس سلسلے میں میرا افریقہ، ترکی، کینیڈا، آسٹریا، کروشیا، بوسنیا، ہرزیگووینا، سلووینیا اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جانا ہوا اور اس کتاب کے مضامین کو لیکچرز کی صورت میں بیان کیا تو سامعین نے خاصی دلچسپی لی اور بہت فوائد حاصل ہونے کا اظہار کیا۔

مختلف ممالک کے ان دوروں اور ورکشاپس سے مجھے بھی بہت فائدہ ہوا اور حفظِ قرآن کے مختلف اسالیب اور طریقے علم میں آئے۔ ان میں سے جو مجھے مفید اور ضروری محسوس ہوئے؛ انھیں اس کتاب کی زینت بنا دیا۔

میں اس پر ربِ کریم کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے بھی اس کتاب کا مطالعہ کیا؛ اس نے تعریف و تحسین ہی کی اور علومِ قرآنیہ، تعلیم و تربیت اور نفسیات کے ماہرین نے بھی اسے اپنے اپنے فن کے لحاظ سے جدید اور مفید کاوش قرار دیا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو گیا اور ہر طرف سے اس کو دوبارہ شائع کرنے کا مطالبہ ہونے لگا۔ بہت سے باذوق افراد نے مجھے خطوط بھی ارسال کیے اور کئی لوگوں نے اپنے تاثرات بھیج کر میری خوشی میں اضافہ کیا۔

چار سال کے انتظار کے بعد بالآخر اب یہ دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے اور میں نے اس میں بعض ضروری ترامیم و اضافے کر دیے ہیں۔ سب سے پہلے تو بارگاہِ الٰہی میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں کہ جس نے اس کو عام و خاص کی نظر میں مقبولیت بخشی اور اس کے بعد ان تمام اہلِ علم اور اصحابِ فضل کا شکریہ کہ جنھوں نے اس کتاب پر نظر ثانی فرما کر اپنی علمی آراء اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو میرے نامۂ اعمال میں شامل فرما دے، اسے میرے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنا دے اور اسے اس روز میرے لیے نفع بخش بنائے جب نہ مال و دولت کام آئے گا اور نہ ہی ازواج و اولاد۔ یقیناً میرا پروردگار دعائیں سنتا ہے اور انھیں شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے۔

یحییٰ بن عبد الرزاق غوثانی

جدة

29-3-1414ھ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

”جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی، وہ (قیامت کے دن) اسے دیکھ لے گا۔“

(الزلزال 7:99)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

قرآنِ کریم ربِ کائنات کی وہ عظیم اور مقدس کتاب ہے کہ جس ہستی پر اسے نازل کیا گیا، وہ تمام انبیاء و رُسل کی سردار ہے، جس فرشتے کے ذریعے سے اسے نازل کیا گیا وہ تمام فرشتوں سے بلند مرتبہ ہے، جس ماہِ مبارک میں اس کا نزول ہوا اسے تمام مہینوں پر فضیلت و فوقیت حاصل ہے، جس مبارک رات میں اسے اتارا گیا وہ ہزار مہینوں سے بہتر قرار پائی اور جس اُمت کی راہنمائی کے لیے اسے نازل کیا گیا اسے تمام اُمتوں سے افضل اُمت قرار دیا گیا ہے۔ اس میں چنداں شبہ نہیں ہے کہ قرآنِ کریم سب سے عمدہ اور بہترین کلام ہے۔ اس کی آیات بارگاہِ الٰہی سے آنے والے رُوح افزا نغمے اور چمنستانِ تمجید کے توحیدی گیت ہیں۔ یہ عرش سے اُتری ہوئی وہ آیات ہیں کہ رُوئے زمین پر جن کے نزول کے بعد زمین زمین نہیں رہی بلکہ رشکِ آسمان بن گئی ہے۔ زمین کے ذرات سے بھی زیادہ ان کے فضائل ہیں اور آسمان پر چمکتے دمکتے ستارے ان کے انوار کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ایسے الفاظ ہیں کہ اگر شدید ہوں تو بپھرتے سمندر کی موجیں ہیں اور اگر نرم ہوں تو حیاتِ اُخروی کے مسرت بخش جھونکے ہیں۔ یہ ایسے شیریں معانی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں کہ جو بیان کے شفاف پانی سے لوگوں کی پیاس بجھاتے ہیں اور اثرانگیزی کی مٹھاس سے ان کے دہنوں کو شیریں کرتے ہیں۔ یہ وہ نور ہے جس سے دل روشنی پاتے ہیں اور رُوح کو جلا ملتی ہے۔ ایمان کی حلاوت بھی اگر مل سکتی ہے تو اسی کلامِ مقدس کو پڑھنے سے، جیسا کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَفَقَّدُوا الْحَلَاوَةَ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: فِي الصَّلَاةِ، وَفِي الذِّكْرِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنْ وَجَدتُّمْ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَابَ مُغْلَقٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تین چیزوں میں لذت تلاش کرو: نماز، ذِکر اور تلاوت قرآن میں، اگر یہ لذت تمھیں نصیب ہو جائے تو بہت خوب؛ ورنہ جان لو کہ دروازہ بند ہے۔''[1]

اور اسی بات کو شاعرِ مشرق علامہ اقبال ؒ نے اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے:

گر تو می خواہی مسلماں زیستن نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

''اگر تم حقیقی مسلمان کی زندگی گزارنا چاہتے ہو تو قرآن کریم کو زندگی کا حصہ بنائے بغیر ایسا ممکن نہیں۔''

بلاشبہ وہ لوگ معراجِ سعادت پاتے ہیں جو قرآن کی تعلیم و تعلّم کو اپنی مشغولیت بنا لیتے ہیں۔ رسولِ گرامی ﷺ نے ایسے اصحابِ خوش بخت کو ''بہترین لوگ، افضل لوگ، اہل اللہ اور خدا کے خاص بندے'' جیسے القابات دے کر شان بخشی ہے۔ ان کی عزت و رفعت کے کیا کہنے کہ جنھیں دیکھ کر ذاتِ الٰہی ملائکہ کے سامنے رشک کرے کہ جس کی تخلیق پر تم معترض تھے، دیکھو! وہی میرے کلام کو اپنی جلوت و خلوت کا مدارِ گفتگو بنائے ہوئے ہے۔ ان اصحابِ ذی شان کی آن بان کیا ہو گی جنھیں ''الحمد'' سے شروع ہو کر ''والناس'' تک ختم ہونے والے تمام درجاتِ جنت عنایت کر دیے جائیں گے۔ ایسی نجات کی کیا بات ہے کہ جس میں سفارشی خود قرآن بن جائے۔ دُنیا کے لاکھوں تاجِ شاہانہ اس تاج کی ٹھوکر میں پڑے ہوں گے جو حافظِ قرآن کے والدین کے سر پر سجایا جائے گا...... تو سوچو!...... خود حافظِ قرآن کی کیا عظمت و حشمت ہو گی؟! تب اس کے شرف و اعزاز کو کون پہنچے گا جب اس کی وکالت میں خود قرآنِ کریم یوں طمطراق سے آئے گا:

«يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ، فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضَى عَنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقَ، وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً»

''روزِ قیامت قرآن آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب! (مجھے پڑھنے والے) اس شخص کو آراستہ و پیراستہ کر دیجیے، چنانچہ اس کو عزت و شرف کا تاج پہنا دیا جائے گا، پھر قرآن کہے گا:

[1] الرسالة القشيرية:378/2.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اے میرے رب! اس کو مزید عطا فرما۔ سو اسے عزت و شرف کا چوغہ پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجات پر) چڑھتے جاؤ اور ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی کا اضافہ ہوتا جائے گا۔"①

مساجد میں صفوں پر بیٹھ کر دِن رات قرآن پڑھتے رہنے والے درویش لوگ خواہ دُنیاداروں کے معیار پر پورا نہ اُترتے ہوں مگر ربِ کریم کے ہاں ان کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ اس کا اندازہ رسولِ گرامی ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے:

«مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ»

"جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھ کر سناتے ہیں، ان پر راحت و سکینت نازل ہوتی ہے، ان پر رحمت سایہ فگن ہو جاتی ہے، فرشتے انھیں اپنے حصار میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود (فرشتوں) سے کرتا ہے۔"②

ہمارا کوئی چاہنے والا اگر چند افراد کے درمیان بیٹھ کر ہمارا ذِکرِ خیر کر دے تو ہم پھولے نہیں سماتے۔ ذرا اندازہ کیجیے کہ جب ربِ کائنات کہ جو سب سے عظیم تر ہے اور اس سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں، اپنے فرشتوں کے پاس ان حفاظِ کرام کا تذکرہ کرتا ہوگا تو اِن کی شان کس قدر بلندیوں کو چھو لیتی ہو گی؟!

جس طرح زمانۂ قدیم میں دشمنانِ دِین اپنے باطل افکار کے غلبے میں قرآن کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے، اسی طرح آج بھی اَعدائے اسلام اپنی فکری برتری کے لیے قرآن کی صدا کو دبا دینے کی ناپاک خواہش رکھتے ہیں جو کہ ان کے لیے ہمیشہ کی طرح ایک خواب ہی رہے گا کیونکہ اگر وہ ﴿يُرِيدُونَ

---

① سنن الترمذي: 2915، وصحيح الجامع للألباني: 830. ② صحيح مسلم: 2699. سنن أبي داود: 1455، وسنن ابن ماجه: 225.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ﴾ کے مصداق ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بھی وعدہ کر رکھا ہے۔ بقولِ شاعر:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن　　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضلِ خاص ہے کہ جب جب باطل پرستوں نے قرآن وسنت کے خلاف محاذ کھولا تب تب اللہ تعالیٰ نے اس کے دفاع اور حفاظت کے لیے اہلِ علم کی ایک سپاہ کھڑی کر دی۔ اسباب کی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے برگزیدہ بندوں ہی سے لیا جن میں ائمہ دین، فقہائے اُمت، محدثین کرام اور قرائے عظام کی خدمات کے تابناک مظاہر نظر آتے ہیں۔

قرونِ اولیٰ میں تو یہ تصور ہی نہیں ہوتا تھا کہ کوئی عالم، فقیہ یا محدث تو ہو لیکن قرآن کا حافظ نہ ہو، بلکہ ان کی تعلیم کا آغاز ہی حفظِ قرآن سے ہوا کرتا تھا اور وہ قرآن سیکھنے سے پہلے کوئی اور علم حاصل کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے، جیسا کہ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم امام اوزاعی رحمہ اللہ کی مجلس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ جب آپ کے پاس کوئی نیا طالبِ علم آتا تو اس سے پوچھتے: بیٹا! تم نے قرآن پڑھا ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے کہ یہ آیت سناؤ: ﴿ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ﴾ لیکن اگر وہ نفی میں جواب دیتا تو فرماتے: جاؤ، پہلے قرآن کی تعلیم لو؛ پھر کوئی اور علم حاصل کرنا۔ [1]

علمی سفر کی ابتدا حفظِ قرآن سے کرنے میں بے حساب اجر وثواب کے علاوہ دیگر بھی بہت سے فوائد ہیں، مثلاً: ذہن کھلتا ہے، حافظہ پختہ ہوتا ہے، محنت کی عادت پڑتی ہے، پڑھائی سے لگاؤ ہو جاتا ہے، علم کی اہمیت معلوم ہوتی ہے، اساتذہ کا احترام دل میں بیٹھ جاتا ہے، اسلامی تربیت ہوتی ہے، تزکیہ نفس ہو جاتا ہے، ظاہری صورت دینی سانچے میں ڈھل جاتی ہے، عادات واطوار میں اسلامی رنگ نظر آنے لگتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا حافظِ قرآن دنیا میں بھی مثالی شخصیت بن جاتا ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہت سے انعامات وعنایات اس کی جزا ہوں گے۔

بہت سے لوگ قرآن حفظ کرنے کا شوق اور جذبہ تو رکھتے ہوتے ہیں لیکن مصروفیات اور وقت کی قلت کے باعث اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے ڈاکٹر یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی حفظہ اللہ نے یہ کتاب تالیف کی ہے اور قرآنِ کریم حفظ کرنے کے 25 مختلف طریقے بتلائے ہیں جو کہ آسان بھی

[1] الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، للخطيب البغدادي: 42/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور پریکٹیکل بھی۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے اپنے مزاج اور اپنی اپنی مصروفیت کے لحاظ سے جس بھی طریقے کو اپنے لیے مناسب اور زیادہ بہتر سمجھیں؛ اس پر عمل کرتے ہوئے قرآنِ کریم حفظ کر سکتے ہیں۔ یقیناً یہ ایسا شاہکار ہے کہ جس کے سامنے دنیا جہان کی ساری دولت بھی ماند پڑتی نظر آتی ہے۔ لوگوں کو اتنی بڑی سعادت سے بہرہ مند کرنے کے لیے مصنف کی یہ علمی کاوش بے حساب داد و تحسین کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے ان کا دامن بھر دے۔ آمین

میں نے اس کتاب کو اردو قالب میں ڈھالنے کی خدمت حضرت الاستاذ القاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کے حکم پر انجام دی ہے، جسے میں اپنے لیے کسی خوش بختی سے کم نہیں سمجھتا۔ یہ کتاب استادِ محترم کی پسند فرمودہ بھی ہے اور مزید اس پر نظر ثانی فرما کر اسے مستند بنا دیا ہے۔ میں اپنے پروردگار کا بہت شکر گزار ہوں کہ جس نے مجھ جیسے بے علم کو اپنی کلامِ مقدس کی اس خدمت کی توفیق بخشی۔ میں اس کی عنایاتِ مزید کا طلب گار بھی ہوں اور اس کی کرم نوازیوں کا احسان مند بھی۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں پیش کیے گئے ہمارے اس ادنیٰ سے نذرانے کو اعزازِ قبولیت بخشے اور ان تمام احبابِ گرامی کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے جو بھی اسے منصۂ شہود پر لانے میں شریک ہوئے۔ اس کے ذریعے سے ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دے اور ہماری خطاؤں کے سیاہ دفتر پر معافی کا قلم پھیر دے۔

آمین یا اللہ العالمین

خواستگارِ دُعا
حافظ فیض اللہ ناصر
hfaiznasir@gmail.com
03214697056

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل

پہلی مبحث:

قرآنِ کریم کی ہر اعتبار سے حفاظت

دوسری مبحث:

قرآنِ کریم اور حفاظ قرآن کی فضیلت

تیسری مبحث

قرآن یاد رکھنے کا وجوب اور اسے بھول جانے پر وعید

چوتھی مبحث

اسلام میں حصولِ علم کی شروط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم کی ہر اعتبار سے حفاظت

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس بات پر پختہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ مقدس کی ہر اعتبار، ہر لحاظ، ہر حیثیت اور ہر مرحلے پر حفاظت فرمائی ہے اور ربِ کریم نے اسے ہر قسم کی تحریف و تبدیلی اور کمی و بیشی سے محفوظ رکھتے ہوئے نازل فرمایا ہے۔ تا قیامت کوئی باطل نہ تو اس کے سامنے سے آ سکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے۔ یہ قطعی اور یقینی دلائل کے ساتھ ثابت شدہ ہے۔ میں اب اختصار کے ساتھ ان مراحل کا تذکرہ کرتا ہوں جن میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی حفاظت فرمائی ہے۔

پہلا مرحلہ: لوحِ محفوظ میں قرآن کی حفاظت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝﴾

''بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا، لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا)۔''[1]

لفظ مَحْفُوظٍ کو مجرور اس لیے پڑھا گیا ہے کیونکہ یہ لَوحٍ کی صفت ہے۔ یہ اس بات کی خبر ہے کہ یہ لوح جس پر بھی مشتمل ہے اور جو کچھ بھی اس میں لکھا ہوا ہے، وہ سب محفوظ ہے۔ اس لفظ کو مرفوع پڑھنے والی متواتر قراءت بھی منقول ہے، اس صورت میں یہ قُرْآنٌ کی صفت بن جائے گا۔ تب اس کا مطلب یہ

[1] البروج 85:21، 22.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہو گا کہ قرآن لوح میں محفوظ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝﴾

”یقیناً یہ کتاب لوحِ محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ، حکمت والی ہے۔“ [1]

دوسرا مرحلہ: نبی کریم ﷺ پر نزولِ قرآن کے وقت راستے میں حفاظت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝﴾

”(اللہ تعالیٰ) غیب کو جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔“ [2]

یعنی اللہ تعالیٰ جب اپنے پیارے پیغمبر ﷺ پر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے قرآنِ کریم نازل فرماتے تھے تو ان کے ساتھ فرشتوں کی ایک سپاہ بھیجتے تھے جو جبرائیل علیہ السلام کو آگے اور پیچھے سے اپنے حصار میں لیے رکھتی تھی اور جو چیز وہ ربِ کریم کے ہاں سے لا رہے ہوتے، اس کی حفاظت پر پہرہ دیتی تھی۔ جیسا کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور ضحاک رحمہ اللہ وغیرہ کا مؤقف ہے۔ [3]

اور اللہ تعالیٰ نے جنوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝﴾

”اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت پہرے داروں اور چمکدار شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔“ [4]

اللہ اکبر! غور کیجیے کہ سخت پہرے داروں سے مراد فرشتے ہیں، وہ اس قدر پابندی اور سختی سے پہرے کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں کہ نزولِ قرآن کے وقت اس کا کوئی ایک حرف چرانا بھی ممکن نہیں رہتا۔ اور شہابوں سے مراد وہ شعلے اور انگارے ہیں جو ان شیطانوں پر برستے ہیں جو قرآن کو اُچکنے کی کوشش کرتے

---

[1] الزخرف 4:43. [2] الجن 26:72، 27. [3] تفسیر ابن کثیر: 462/4. [4] الجن 8:72.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کا قول بیان فرمایا ہے:

﴿ وَ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ﴾

''اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔''

یعنی جنات؛ نبی ﷺ کی بعثت اور نزولِ قرآن کی ابتدا سے پہلے ایسا کرتے تھے۔ آگے بیان فرمایا:

﴿ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ ﴾

''اب جو بھی کان لگا کر سنتا ہے۔''

یعنی نبی ﷺ کی بعثت اور نزولِ قرآن شروع ہونے کے بعد جو بھی جن یا شیطان قرآن سننے کی کوشش کرتا ہے تو:

﴿ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ ﴾

''وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔''[1]

تیسرا مرحلہ: نبی ﷺ کے سینۂ مبارک میں جمعِ قرآن اور قلبِ اطہر میں حفاظتِ قرآن

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ ﴾

''(اے نبی!) آپ قرآن کو جلدی (یاد) کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، یقیناً اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں، پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمے ہے۔''[2]

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ پر وحی لاتے تھے تو آپ ﷺ نزولِ وحی کی وجہ سے بہت مشقت برداشت کرتے تھے اور آپ (اس وحی کو یاد کرنے کے لیے) اپنی زبان اور ہونٹوں کو ہلانے لگتے تھے جو کہ آپ پر بہت گراں ہوتا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں۔[3]

[1] الجن 7:72. [2] القیامۃ 75:16-19. [3] صحیح البخاری: 4927.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝﴾

''اسی طرح (ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا) تاکہ اس سے ہم آپ کے دل کو ثابت و قوی رکھیں اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کے پڑھ کر سنایا ہے۔''[1]

یعنی قرآن کو نبی کریم ﷺ کے قلبِ اطہر میں بھی لفظی اور معنوی؛ ہر دو اعتبار سے حفاظتِ الٰہی کے ذریعے سے ثابت و محفوظ رکھا گیا ہے اور خود ربِ کریم نے اس کا ذمہ اٹھایا ہے۔

چوتھا مرحلہ: لوگوں کو قرآن سناتے اور اس کی تعلیم دیتے وقت حفاظت

جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی اور آپ لوگوں کو پڑھ کر سناتے یا لوگوں کو احکامِ قرآنی کی تعلیم دیتے تو تب بھی اللہ تعالیٰ قرآن کی حفاظت فرماتا تھا کہ مبادا کسی کی مداخلت، کسی کے بولنے یا کسی شور شرابے کی وجہ سے کوئی شخص ایسی بات کو قرآن کا حصہ نہ سمجھ لے جو درحقیقت قرآن میں سے نہ ہو، لہٰذا اللہ تعالیٰ تب بھی قرآن کی حفاظت فرماتا اور لوگوں کے دِلوں میں صرف وہی الفاظ اتارتا جو اس کے نازل کردہ ہوتے تھے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝﴾

''اور یقیناً ہم نے لوگوں تک (نصیحت کی) بات پے در پے پہنچائی ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں۔''[2]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ ہم نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے سے اس کتابِ مقدس میں مذکور نصیحت کی باتیں لوگوں تک ویسے ہی پے در پے پہنچائی ہیں جیسے ان کا نزول ہوا ہے۔ رسولِ گرامی ﷺ کے اسی مقدس فریضے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ﴾

---

[1] الفرقان 32:25. [2] القصص 51:28.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے؛ (اسے لوگوں تک) پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی (جانب سے عائد) فریضۂ رسالت ادا نہیں کیا۔''①

گویا آپ ﷺ کی نبوت کی یہ شرط ہے کہ آپ قرآنِ کریم کو کامل طور پر لوگوں تک پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○﴾

''اور آپ (ﷺ) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے (بلکہ) وہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو انھیں کی جاتی ہے۔''②

اسی طرح فرمایا:

﴿كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾

''جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیات تمھیں پڑھ کر سناتا ہے، تمھیں پاک کرتا ہے اور تمھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''③

یہ نصوص اس بات پر قطعی دلالت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے قرآن کو بعینہٖ لوگوں تک پہنچایا ہے جس طرح وہ نازل ہوا تھا، نہ تو اس سے ایک بھی حرف کی کمی کی اور نہ ہی اضافہ کیا۔ اور یہ عقیدہ رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

www.kitabosunnat.com

پانچواں مرحلہ: روزِ قیامت تک قرآن کی حفاظت وصیانت

نبی ﷺ نے جب لوگوں کو قرآن کی تبلیغ کر دی اور اس کے احکام وفرامین کی تعلیم فرما دی تو اس کے بعد قیامت کے دن تک اسے ہر قسم کی تحریف سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری بھی خود اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے، جیسا کہ فرمایا:

① المآئدۃ 67:5. ② النجم 3:53، 4. ③ البقرۃ 151:2.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾

''یقیناً ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''[1]

اس حفاظت میں تین امور لازم آتے ہیں:

① قرآنی نصوص کی ان ہی حروف اور کلمات کے ساتھ مکمل حفاظت جن کا رسول اللہ ﷺ پر نزول ہوا تھا اور وہ تواترِ قطعی کے ساتھ روزِ قیامت تک بعینہٖ نقل ہوتی رہیں گی۔

② قرآنِ کریم کی توضیح کی حفاظت۔ توضیح سے مراد نبی ﷺ کی احادیثِ مبارکہ ہیں۔

③ حاملینِ قرآن کی حفاظت اور ان لوگوں کے ایسے طبقے کا وجود باقی رکھنا جو روزِ قیامت تک اس قرآن کو دوسروں تک پہنچاتے رہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ربِ کریم اپنے پسندیدہ بندوں کو منتخب فرماتا ہے جو اس کتابِ مقدس کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیتے ہیں اور اس کی اسی طرح نطق و ترتیل سے ادائیگی کرتے ہیں جیسے اس کا نزول ہوا ہے۔[2]

قرآنِ کریم کی ان پانچ مرحلوں میں جن کا میں نے تذکرہ کیا ہے، مکمل حفاظت کی گئی ہے، لہٰذا یہ ہر قسم کی تحریف و تبدیلی اور کمی بیشی سے محفوظ و مامون ہے۔ یہ ایسی مبارک کتاب ہے کہ:

﴿لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ﴾

''اس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا، نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے پیچھے سے (کیونکہ یہ حکمتوں والے (اور) خوبیوں والے (پروردگار) کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔''[3]

اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے حفظ کی سعادت بخشنے کے لیے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو منتخب فرمایا جو اس کے چنیدہ لوگ ہیں، لہٰذا حاملینِ قرآن کے لیے مبارک ہے کہ جنھیں ربِ کریم نے اس خاصیت کے ساتھ اکرام بخشا، چنانچہ ان پر لازم ہے کہ وہ اس امانت کی قدر و منزلت اور عظمت و رفعت کو پہچانیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کی ہے۔

---

[1] الحجر 9:15. [2] هدي القرآن الكريم إلى الحجة والبرهان، للشيخ عبد الله سراج الدين، ص: 143 وما بعدها. [3] فصلت 42:41.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری بحث

قرآنِ کریم اور حفاظِ قرآن کی فضیلت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ ﴾

''یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے، کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟''①

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو حفظ کے لیے آسان بنا دیا ہے اور جو اس کو حفظ کرنا چاہتا ہے؛ ہم اس کی اعانت کریں گے، سو کیا کوئی حفظِ قرآن کا طالب ہے؟ تا کہ اس کی اس سلسلے میں اعانت کی جائے۔②

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ﴾

''بلکہ یہ تو واضح آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جنھیں علم سے نوازا گیا۔''③

سبحان اللہ! یہ آیت کتنی شاندار ہے کہ ربِ کریم نے اس میں ان سینوں کی عظمت اور شان بیان فرمائی ہے جو اس کے مقدس کلام کو حفظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حاملینِ قرآن کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ وہ علم کی دولت سے بھی بہرہ مند ہوتے ہیں۔ تو کتاب اللہ کے بعد بھی کوئی علم ہے؟!

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس بات کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ اس نے اپنے بندوں میں سے ایسی جماعت کو منتخب فرمایا جن کے سینوں کو اپنے کلام کو محفوظ رکھنے کے لیے خاص کر دیا۔ بلاشبہ یہی فضیلت بہت بڑی ہے بلکہ اگر لوگ اسی پر غور کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے اصحابِ علم کے سینوں کو قرآنِ

① القمر 17:54. ② تفسیر القرطبی: 134/17. ③ العنکبوت 49:29.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم کی حفاظت کا سبب بنایا ہے تو وہ حفاظ قرآن کی قدر و عظمت کو جان لیں گے۔

اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ بہت سے بیٹے عجمی لوگوں کے ہوتے ہیں جن کی زبان عربی نہیں ہوتی لیکن قرآن کو وہ ایسی فصاحت سے پڑھتے ہیں کہ بندہ حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔

رسول کریم ﷺ کی نظر میں حفظ قرآن کا مقام

■ رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ حفاظِ قرآن کو امتیازی مقام بخشا کرتے تھے، جیسا کہ آپ جب کوئی لشکر روانہ کرتے تو حکم فرماتے:

«وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا»

”تم میں سے امامت اسی شخص کو کروانی چاہیے جس کے پاس تم سب سے زیادہ قرآن کا علم ہو۔“ [1]

اسی طرح جب شہداء صحابہ رضی اللہ عنہم کو اکٹھا دفنانے کا مرحلہ آیا تو آپ قبر میں سب سے پہلے اپنے اس شہید صحابی کو اُتارتے جو قرآن کا حافظ ہوتا، اس کے بعد کسی اور کو۔ [2]

ایک موقع پر تو آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کا نکاح پڑھاتے ہوئے حق مہر ہی یہ مقرر کر دیا تھا کہ تجھے جتنا قرآن یاد ہے، وہ اپنی بیوی کو سکھا دینا۔ [3]

اسی طرح نبی ﷺ معرکے میں جھنڈا اس صحابی کے سپرد کرتے جو قرآن کا حافظ ہوتا کیونکہ اسے دیگر پر امتیازی فضیلت حاصل ہوتی تھی۔

■ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ»

”دو ہی لوگوں کے بارے میں رشک ہو سکتا ہے: (ایک) اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا ہو اور وہ اس کی رات دن تلاوت کرتا ہو اور (دوسرا) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ

[1] صحیح البخاری: 4302. [2] صحیح البخاری: 1347. [3] صحیح البخاری: 5149.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے مال و دولت سے نوازا ہوا ور وہ اسے شب و روز خرچ کرتا رہتا ہو۔“ ①

■ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اقْرَأْ وَارْقَ فِي الدَّرَجَاتِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ كُنْتَ تَقْرَؤُهَا»

”روزِ قیامت صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتے جاؤ اور درجات پر چڑھتے جاؤ، اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جس طرح دنیا میں ترتیل سے پڑھتے تھے، یقیناً تمھارا مقام وہیں ہوگا جہاں تم آخری آیت مکمل کرو گے۔“ ②

■ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»

”تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“ ③

■ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ عَلَيْهِ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ: الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ عَشْرٌ وَلَامٌ عَشْرٌ وَمِيمٌ عَشْرٌ فَتِلْكَ ثَلَاثُونَ»

”قرآن پڑھا کرو، یقیناً تمھیں اس (کی تلاوت) پر اجر و ثواب سے نوازا جاتا ہے۔ سنو! (میں یہ نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک ہی لفظ ہے بلکہ الف پر دس نیکیاں، لام پر الگ دس نیکیاں اور میم پر الگ دس نیکیاں ملتی ہیں، لہٰذا یہ تیس نیکیاں بن جائیں گی۔“ ④

■ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ

---

① صحيح البخاري: 7529، وصحيح مسلم: 815. ② سنن الترمذي: 2914، وسنن أبي داود: 1464، وصحيح ابن حبان: 1790. ③ صحيح البخاري: 5027. ④ صحيح الجامع: 1164، وسلسلة الأحاديث الصحيحة: 660.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ فیمن عندہ »

’’جو بھی لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے مل کر پڑھتے اور سمجھتے ہیں، ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے، رحمت ان پہ سایہ فگن ہو جاتی ہے اور فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان (فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔‘‘ [1]

اسلاف کی نگاہ میں علمِ قرآن کی اہمیت

ہمارے سلف صالحین، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعینِ عظام رحمہم اللہ اور ان کے بعد کے ائمہ، محدثین اور صلحاء قرآن پر کسی اور علم کو مقدم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی وہ کسی طالب علم کے لیے یہ پسند کرتے تھے کہ وہ قرآن کا علم حاصل کرنے سے پہلے علمِ حدیث یا دیگر اصول وفنون سیکھے۔

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم امام اوزاعی رحمہ اللہ کی مجلس میں شریک ہوتے تھے تو جب آپ ہم میں کوئی نیا طالبِ علم دیکھتے تو اس سے پوچھتے: بیٹا! تم نے قرآن پڑھا ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے کہ یہ آیت سناؤ: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾ لیکن اگر وہ نفی میں جواب دیتا تو فرماتے: جاؤ، پہلے قرآن سیکھو؛ پھر کوئی اور علم حاصل کرنا۔ [2]

اس سلسلے میں اسلاف سے بہت سے آثار و واقعات منقول ہیں لیکن ہم اختصار کے پیشِ نظر صرف اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

[1] صحیح مسلم: 2699. [2] الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع، للخطیب البغدادی: 42/1.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تیسری بحث

قرآن یاد رکھنے کا وجوب اور اسے بھول جانے پر وعید

اس بات میں شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی طبیعت میں بھول جانا رکھا ہوا ہے، اسی وجہ سے کئی حفاظِ کرام قرآن کو دہراتے رہنے اور یاد کرتے رہنے میں کوتاہی کا شکار ہو جاتے ہیں اور دیگر مشغولیات میں اس قدر کھو جاتے ہیں کہ قرآن کو وقت دینا ہی بھول جاتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ۝﴾

”یقیناً ہم نے اپنی جناب سے آپ کو ذِکر (قرآن) عطا کیا ہے۔ جو اس سے منہ پھیرے گا، بلاشبہ وہ روزِ قیامت سخت بارِگناہ اٹھائے گا۔“[1]

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ۝﴾

”اور جو میرے ذِکر (قرآن) سے رُوگردانی کرے گا تو اس کی معیشت تنگ کر دی جائے گی اور ہم اسے روزِ قیامت اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے؟ حالانکہ میں تو (اچھا بھلا) دیکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ (اس کے جواب میں) فرمائے گا: اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئیں تو تُو نے انھیں بھلا دیا اور آج (تیرے اس جرم کی پاداش میں) تجھے بھی بھلا دیا گیا ہے۔“[2]

---

[1] طٰہٰ 20:99، 100۔ [2] طٰہٰ 20:124-126۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کا ظاہری حکم قرآن کی تلاوت وقراءت ہی پر محمول کیا جائے گا۔[1]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مفسرین نے اس آیت سے یہ مفہوم بھی مراد لیا ہے کہ (یہ وعید اس کے لیے ہے) جو قرآن کی تلاوت چھوڑ دے، اس کے بھولنے کی پروانہ کرے اور اس سلسلے میں حد درجے کی کوتاہی برتے۔ اللہ کی پناہ![2]

امام ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا تَعَلَّمَ أَحَدٌ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا بِذَنْبٍ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾

''جو شخص قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسے بھول جاتا ہے تو یہ گناہوں کی بدولت ہی ہوتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے، وہ تمھارے ہاتھوں کی کمائی (تمھارے برے اعمال) کے باعث ہی آتی ہے۔''[3]

اور بلاشبہ قرآن کو بھول جانا تو سب سے بڑی مصیبت ہے۔[4]

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾

''(اے نبی!) رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں؛ آپ کے لیے یہ نفلی عبادت ہے، عنقریب آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔''[5]

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کی دہرائی کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان نمازِ تہجد میں قرآن پڑھنے کا اہتمام کرے کیونکہ اس وقت انسان ہر کام سے کٹ کر ربِ کریم کے حضور میں پہنچا ہوتا ہے، اس کا دل خشوع وخضوع سے لبریز ہوتا ہے اور اس کا ذہن دیگر جملہ مشاغل سے خالی ہوتا ہے۔

بہت سی احادیثِ مبارکہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآنِ کریم سے تعلق مضبوط بنایا جائے اور اس سے

[1] تفسیر القرطبي: 258/11. [2] فضائل القرآن لابن کثیر، ص: 116. [3] الشوری 30:42، مختصر قیام اللیل، ص: 162. [4] فضائل القرآن لابن کثیر، ص: 116. [5] الإسراء 79:17.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعراض ہرگز نہ برتا جائے۔ ان میں سے چند احادیث زینتِ قرطاس کرتے ہیں۔

① سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا»

''قرآنِ کریم ہمیشہ پڑھتے رہو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً یہ قرآن اُونٹ کے اپنی رسّی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔'' ①

② سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ»

''صاحبِ قرآن کی مثال پاؤں بندھے اونٹوں (کے مالک) کی مانند ہے کہ اگر اس نے اونٹوں کی نگہداشت کی تو وہ انھیں قابو میں رکھ پائے گا اور اگر انھیں چھوڑ دیا تو وہ چلے جائیں گے۔'' ②

③ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي، فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا»

''مجھے میری اُمت کے اجر وثواب دِکھائے گئے، حتیٰ کہ ایک تنکا بھی جو کوئی مسجد سے نکالتا ہے (وہ بھی نیکیوں میں شامل تھا) اور مجھے میری اُمت کے گناہ دِکھائے گئے تو میں نے دیکھا کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں تھا کہ ایک آدمی کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو اور وہ اسے بھلا دے۔'' ③

④ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

① صحيح البخاري:5033، وصحيح مسلم:791. ② صحيح مسلم:789. ③ [ضعيف] سنن أبي داود:461، وسنن الترمذي:2916.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

«مَا مِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْذَمُ»

''جو بھی آدمی قرآن پڑھتا ہے، پھر اسے بھلا دیتا ہے تو وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ کوڑھ میں مبتلا ہوگا۔''①

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے شب و روز میں کثرت سے قرآن کی قراءت کا شوق رکھا کرتے تھے اور انھوں نے اپنے روزمرہ کے اذکار میں یہ شامل کر رکھا تھا کہ سونے سے پہلے وہ قرآن کا ایک حصہ ضرور پڑھیں گے، حالانکہ وہ اس کے ساتھ ساتھ جہاد بھی کرتے تھے، دیگر فرائض بھی انجام دیتے تھے اور حصولِ معاش کے لیے بھی وقت نکالا کرتے تھے، یعنی ایسی بات نہیں ہے کہ انھیں قرآن پڑھنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔ لیکن انھوں نے اپنی ترجیحات کا تعین کر رکھا تھا اور قرآن پڑھنے سے چنداں غافل نہیں رہتے تھے، بلکہ ان سے چلتے پھرتے اور اپنے کام کاج کرتے ہوئے آہستہ آواز میں قرآن پڑھنے کی اس طرح آواز آتی رہتی تھی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی آواز ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

''بلاشبہ ہم ہی نے ذکر (قرآن) اتارا ہے اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

(الحجر 15:9)

① [ضعيف] مسند أحمد: 327/5، وسنن أبي داود: 1474، وسلسلة الأحاديث الضعيفة: 1354، وضعيف الجامع: 5136.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی مبحث

اسلام میں حصولِ علم کی شروط

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے:

أَخِي لَنْ تَنَالَ الْعِلْمَ إِلَّا بِسِتَّةٍ سَأُنْبِئُكَ عَنْ تَفْصِيلِهَا بِبَيَانِ
ذَكَاءٌ وَحِرْصٌ وَاجْتِهَادٌ وَبُلْغَةٌ وَصُحْبَةُ أُسْتَاذٍ وَطُولُ زَمَانِ

''میرے بھائی! آپ چھ چیزوں کے بغیر علم حاصل نہیں کر سکتے، جن کی تفصیل میں ابھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں: ذہانت، حرص، محنت، مناسب وسائل، استاد کی صحبت اور طویل مدت۔''

ان سب کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

① ذہانت: ذہانت کی دو قسمیں ہیں: ایک ذہانت وہبی ہوتی ہے، یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی عنایت ہوئی ہوتی ہے اور دوسری قسم اکتسابی ہوتی ہے، یعنی جو اپنی محنت سے حاصل کی جاتی ہے، درحقیقت یہ بھی بالواسطہ اللہ ہی کی عطا ہوتی ہے۔ پہلی قسم والی ذہانت انسان کے اپنے بس میں نہیں ہوتی لیکن دوسری قسم والی ذہانت کا حصول ممکن ہوتا ہے۔

اگر انسان سیکھنے، آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے لیے تدریجی مراحل طے کرنا شروع کر دے اور اپنی عمر کے لحاظ سے ایسے وسائل و اسباب اپنانے لگے جو اس کو مطلوبہ کام اور فن میں ماہر بنا سکتے ہیں اور وہ ان کے ذریعے سے اس علم وفن کی کلیات و جزئیات سے واقفیت حاصل کرنے لگے تو سمجھو وہ ذہانت پانے کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے۔

اگر ہم اپنے بچوں کو بھی شروع سے ایسی مشق کروانے لگیں اور اسی نہج پر انھیں بھی سکھانے لگیں تو یقیناً ان کی ذہانت خاطر خواہ حد تک بڑھنا شروع ہو جائے گی۔ میں نے جاپان کے نظامِ تعلیم کے بارے میں پڑھا ہے کہ وہاں بچے کو تین سال کی عمر ہی سے ابتدائی درس گاہ میں داخل کروا دیا جاتا ہے اور پھر اس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبار اور ماہر اساتذہ محنت کرتے ہیں تاکہ وہ اس کے اگلے مراحلِ تعلیم کو مضبوط بنیاد مہیا کرسکیں۔ یوں وہ چودہ سال کی عمر میں سیکنڈری کی تعلیم مکمل کر چکا ہوتا ہے اور اس دوران اس نے علوم و معارف کی وہ باتیں سیکھ لی ہوتی ہیں جو ہمارے یہاں کی یونیورسٹیز کے فاضل طلبہ کو بھی معلوم نہیں ہوتیں۔ اس کی بنیادی وجہ تعلیم کا ایسا منہج اور اسلوب ہے جس کے ذریعے سے طالب علم کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو باہر نکالا جائے اور اس کے ذہن کا بھرپور استعمال کروایا جائے، اسی سے اس کی ذہانت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

② حرص: اگر آپ کو کوئی شخص بہت بڑی رقم دے اور کہے کہ یہ فلاں آدمی کو دے دینا۔ تو ذرا بتلایئے کہ آپ اسے کس نگاہ سے دیکھیں گے؟ کیا آپ اسے بار بار ٹٹولیں گے نہیں کہ کہیں آپ کی جیب سے گر ہی نہ جائے؟ کیا آپ اس پر اپنا ہاتھ جمائے نہ رکھیں گے؟ کیا آپ اسے چوری ہونے سے بچانے کے لیے نہایت احتیاط سے سنبھال کر نہیں رکھیں گے؟ یقیناً ایسا ہی ہوتا ہے...... بس اسی کو حرص کہتے ہیں۔

اسی طرح حصولِ علم اور حفظِ قرآن کے سلسلے میں بھی طالبِ علم کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر ایسی ہی حرص پیدا کرے۔ قرآن کو یاد رکھنے، درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے، اس کی منزل دہرانے اور اسے بھولنے سے بچانے کے لیے آپ کے اندر مال و زر کی حرص سے بھی بڑھ کر حرص ہونی چاہیے، تبھی آپ اس عظیم مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

③ محنت: محنت تو ہر مقصد کے حصول کے لیے نہایت ضروری ہوتی ہے، حفظِ قرآن میں تو بالاولیٰ لازم ہے۔ محنت سے مراد بلند ہمتی ہے کہ طالبِ علم کا عزم، حوصلہ اور ہمت اس قدر بلند ہونی چاہیے کہ بسا اوقات اگر کسی وجہ سے حصولِ علم کی راہ میں مشکلات اور پریشانیاں آئیں تو ان کے باعث اس کا جی نہ گھبرانے لگے بلکہ مضبوط ارادے کے ساتھ اپنے مشن پر کمربستہ رہے اور کلاس میں حاضری، سبق سنانے اور منزل دہرانے میں کسی طرح بھی کاہلی کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ ہمیشہ اچھی پوزیشن بنائے رکھے۔

④ مناسب وسائل: ایسے مناسب اسباب و وسائل جن کے ذریعے سے آپ کے لیے تعلیم کا حصول ممکن ہو سکے۔ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ بالکل بھی پسند نہیں کرتے تھے کہ طالبِ علم کسی کا محتاج بن کر رہے یا اپنی گزر بسر کے لیے قرآن کو ذریعۂ آمدنی بنائے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تحصیلِ علم کے لیے مناسب وسائل کی دستیابی ضروری قرار دیتے تھے۔ اس سے مراد ضروری اخراجات اور وہ مناسب خوراک ہے جس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طالب علم کو جسمانی و ذہنی تقویت مل سکے۔

⑤ استاد کی صحبت: استاد کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا اور ان کے سامنے طویل وقت تک زانوئے تلمذ تہ کرنا تحصیلِ علم کی بنیادی شرط ہے۔ ایسے استاد کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو راہِ راست پر گامزن کرائے اور میٹھے پانی کے چشمے سے سیراب کرے۔ اسلاف کی نصیحت ہے کہ ایسے استاد کی صحبت مت اختیار کرو جس کی ذات آپ میں ذمہ داری کا احساس پیدا نہ کر سکے اور اس کی بات آپ کو اللہ کے قریب نہ کر سکے۔

حصولِ علم اور حفظِ قرآن کسی ماہر استاد کے بغیر ممکن نہیں ہے اور نہ ہی اس سے مستغنی ہوا جا سکتا ہے، بلکہ استاد سے منسلک ہو کر ہی ان سے سیکھا جا سکتا ہے۔ اگر کتاب بھی پڑھنی ہو تو اسے سمجھنے کے لیے استاد کی ضرورت ہوتی ہے اور جو کتاب ہی کو استاد بنانے کی کوشش کرتا ہے، یعنی جو سمجھتا ہے کہ میں خود ہی مطالعہ کر کے سب کچھ سیکھ لوں گا، وہ فہم اور فکر کی بہت سی غلطیوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

⑤ طویل مدت: بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں حصولِ علم کا شوق وقتی طور پر پیدا ہوتا ہے اور تھوڑے ہی عرصے بعد وہ اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور عملِ تعلیم سے کنارہ اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ عموماً وہ ہوتے ہیں جو کسی واعظ سے علم کی فضیلت سنتے ہیں یا کہیں سے علم کی اہمیت کے بابت کچھ پڑھ لیتے ہیں یا کہیں سے اس کی ترغیب مل جاتی ہے یا کسی کامیاب شخص کو دیکھ کر علم حاصل کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں جو کہ ان کا جذباتی فیصلہ ہوتا ہے اور وہ وقتی جوش سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ کچھ ہی عرصے بعد جی چرانے لگتے ہیں اور پس و پیش کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔ وہ اپنے اس دورانیے میں حاصل کیے ہوئے علم کے کچھ حصے کو بھی ضائع کر دیتے ہیں اور اپنا مستقبل بھی اپنے ہاتھوں تاریک کر لیتے ہیں۔

بسا اوقات تو اس سے بھی بدتر حالت ہوتی ہے کہ جب وہ حصولِ علم کی راہ پر چل پڑتے ہیں تو کچھ ہی عرصے بعد شیطان انھیں اس خوش فہمی میں مبتلا کر دیتا ہے کہ تم نے اتنا علم حاصل کر لیا ہے کہ جس سے تم ''شیخ'' کہلائے جا سکو، چنانچہ وہ چند مسائل کا عالم شیطانی بہکاوے میں آ کر خود کو بڑا عالم اور عظیم مفتی سمجھنے لگتا ہے، بلکہ اپنے تئیں نئی نئی تحقیقات کر کے کبار علماء کے مقابلے میں اپنی ایک الگ رائے پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگ جاتا ہے۔ یہ بہت خطرناک صورتِ حال ہوتی ہے کیونکہ ایسا شخص صرف اپنی ہی نہیں بلکہ دیگر بہت سے لوگوں کی بھی گمراہی کا سبب بنتا ہے۔

لہٰذا یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ علم کا حصول ایک دو درس لینے یا استاد کی صحبت میں ایک دو مہینے گزارنے سے ممکن نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے اہلِ علم کی مصاحبت میں لمبا عرصہ گزارنا پڑتا ہے۔ امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَتِمُّ طَلَبُ الْعِلْمِ إِلَّا بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ: بِالْفَرَاغِ، وَالْمَالِ، وَالْحِفْظِ، وَالْوَرَعِ.

''حصولِ علم چار چیزوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتا: فراغت، مال، حفظ اور پرہیزگاری۔''[1]

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ

''جو حصولِ علم کے لیے کسی راہ پر چلے تو اللہ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔''

(جامع الترمذي، حديث: 2646)

[1] شعب الإيمان للبيهقي: 359/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

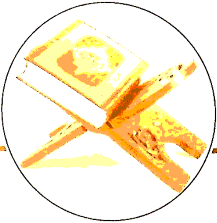

دوسری فصل

حفظِ قرآن کے عمومی اور بنیادی قواعد وضوابط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظ قرآن کے عمومی اور بنیادی قواعد وضوابط

اس فصل میں اہم بنیادی قواعد بیان کیے جائیں گے جو حفظ کرنے والے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ ان قواعد کی اجمالی فہرست یہ ہے:

پہلا قاعدہ: اخلاص کی اہمیت

دوسرا قاعدہ: کم سنی میں حفظ کی اہمیت

تیسرا قاعدہ: حفظ کے لیے وقت کا انتخاب

چوتھا قاعدہ: حفظ کے لیے جگہ کا انتخاب

پانچواں قاعدہ: خوبصورت آواز میں قرآن کی قراءت

چھٹا قاعدہ: قرآن کریم کے ایک ہی طبع کا انتخاب

ساتواں قاعدہ: حفظ قرآن سے پہلے تلفظ کی درستی کا اہتمام

آٹھواں قاعدہ: مضبوط حفظ کے لیے ربط آیات کا عمل

نواں قاعدہ: دہرائی کا عمل نئے حفظ کو ضائع ہونے سے بچانے میں معاون

دسواں قاعدہ: مرتب انداز میں روزانہ حفظ کا اہتمام

گیارھواں قاعدہ: سست روی کا پختہ حفظ؛ عجلت کے غیر پختہ حفظ سے بہتر ہے

بارھواں قاعدہ: متشابہات پر توجہ سے حفظ کی مشکلات ختم ہو جاتی ہیں

تیرھواں قاعدہ: استاد کے ساتھ گہرے تعلق کی ضرورت

چودھواں قاعدہ: دورانِ حفظ آیات کے رسم پر بھرپور توجہ

پندرھواں قاعدہ: حفظ قرآن کے ساتھ عمل صالح کا اہتمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سولھواں قاعدہ: منزل کی مربوط دہرائی پختگی کا ذریعہ

سترھواں قاعدہ: سمجھ کر پڑھنا حفظ کے لیے معاون

اٹھارھواں قاعدہ: حفظِ قرآن کے لیے سچی رغبت اور مضبوط محرک

اُنیسواں قاعدہ: دُعا اور ذکرِ الٰہی سے اللہ کی بارگاہ میں التجا

اب ان تمام قواعد کی تفصیل نذرِ قارئین ہے:

پہلا قاعدہ اخلاص کی اہمیت

نیت میں اخلاص، جذبے میں سچائی اور مقاصد میں فقط رضائے الٰہی کا حصول ہو تو اللہ تعالیٰ توفیقِ عمل بھی عطا فرماتا ہے اور مقصد میں کامیابی بھی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۝﴾

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کہ مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کروں کہ اسی کے لیے عبادت کو خاص کرلوں۔''[1]

لہٰذا حفظِ قرآن جیسے مقدس عمل میں تو اخلاص کا بالا ولیٰ اہتمام ہونا چاہیے تا کہ اس سفر میں کامیابی بھی ملے اور محنت بھی اکارت نہ جائے کیونکہ جو شخص اس نیت سے حفظ کرتا ہے کہ وہ حافظ کہلا سکے اور لوگوں کو قرآن سنا کر ان سے داد و تحسین وصول سکے، وہ اجر و ثواب سے بھی محروم رہتا ہے اور گناہ کا بوجھ بھی اپنے اوپر لاد لیتا ہے۔

جیسا کہ رسول مکرم ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ روزِ قیامت تین عظیم عمل کرنے والے لوگوں کو لایا جائے گا۔ ایک مجاہد ہوگا، دوسرا عالم اور تیسرا سخی۔ اللہ تعالیٰ مجاہد سے پوچھے گا کہ میں نے تجھے جان دی تھی، تو نے وہ کس راہ میں لٹائی؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تیرے دین کے دشمنوں سے لڑتا لڑتا شہید ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ تیرا مقصد صرف یہ تھا کہ تیری جرأت و بہادری کے چرچے ہوں اور لوگ تیری شجاعت کے گن گائیں، پھر اللہ تعالیٰ عالم سے سوال

[1] الزمر 11:39.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کرے گا کہ میں نے تجھے قرآن کے علم جیسی عظیم دولت سے نوازا تھا، تو نے کیا کیا؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں نے تیرے قرآن کا علم سیکھا، پھر اس کی تبلیغ وترویج کی اور اسے دوسرے لوگوں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تیری نیت صرف یہ تھی کہ لوگ تیرے علم کی تعریف کریں اور تجھے بہت بڑا عالم سمجھیں، پھر اللہ تعالیٰ سخی کو بلائے گا اور اس سے پوچھے گا کہ میں نے تجھے مال ودولت کی فراوانی عطا کی تھی، تو نے اس کا کیا کیا؟ تو وہ جواب دے گا کہ باری تعالیٰ! میں نے وہ مال تیری راہ میں خرچ کیا اور تجھے راضی کرنے کے لیے محتاج وضرورت مندوں میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تیرا مطلوب ومقصود صرف یہ تھا کہ لوگوں میں تیری سخاوت کا شہرہ ہو اور لوگ تجھے محسن ومنفق مانیں۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں سے فرمائے گا کہ تمھاری جو جو نیت اور مقصد تھا، وہ تم نے دنیا ہی میں حاصل کر لیا تھا۔ تم شہرت ونمود کے خواہاں تھے تو لوگوں میں تمھاری خوب مقبولیت ہوگئی تھی، لہٰذا اب میرے پاس تمھارے لیے کوئی جزا نہیں ہے کیونکہ تمھاری نیتوں میں میری رضا کا حصول شامل ہی نہیں تھا، پھر ان تینوں کو حکمِ الٰہی سے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔[1]

اندازہ کیجیے کہ یہ تینوں لوگ ہی کتنے بڑے بڑے عمل لے کر آئیں گے لیکن ان کی نیت درست نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف ان کے اعمال رَدّ کر دیے جائیں گے بلکہ انھیں جہنم کی دردناک سزا بھی بھگتنی پڑے گی۔ دراصل انھوں نے یہ نیک اعمال کرتے ہوئے اپنی نیت میں رضائے الٰہی کے حصول کا جذبہ رکھنے کی بجائے دیگر عارضی اور دُنیوی فوائد کا ارادہ کر لیا تھا، یعنی مقاصدِ اعمال میں شرک کر لیا تھا جس کی بنا پر ان کا اپنی جان تک کی قربانی دینا، اپنی ساری زندگی تعلیم وتعلّم کے لیے وقف کر دینا اور اپنا سارا مال محتاجوں اور مسکینوں میں خرچ کر دینا بھی ان کے کچھ کام نہیں آئے گا، بلکہ اُلٹا ان کے لیے باعثِ عذاب بن جائے گا۔

علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے سفیان کو الوداع کیا تھا تو ان سے کہا تھا: اب آپ کی آزمائش ہوسکتی ہے کیونکہ اب متلاشیانِ علم آپ کے پاس آیا کریں گے، لہٰذا اللہ سے ڈرتے رہنا اور اس عمل میں اپنی نیت کو درست رکھنا۔[2]

---

[1] صحیح مسلم: 1905. [2] الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع: 213/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ»

''بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو صرف وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو، سو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی خاطر (شمار) ہوگی اور جس کی ہجرت کسی دنیوی غرض ومقصد یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اسی کام میں شمار ہوگی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی ہوگی۔''[1]

طالب علم کو قرآن حفظ کرتے وقت یہ شعور ہونا چاہیے کہ میں جس مقدس کتاب کو حفظ کر رہا ہوں، یہ ربِ کریم کا ذاتی کلام ہے جو بلاشبہ ہر کلام سے اعلیٰ وارفع اور افضل واعظم ہے اور حفظ کا یہ عمل اتنی بڑی سعادت ہے کہ جس کا مقابلہ دنیا کی بڑی سے بڑی کامیابی بھی نہیں کر سکتی۔

اساتذہ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ گاہے گاہے طلبہ کو نصیحت فرماتے رہا کریں اور انھیں ان کے مقصد کی عظمت اور شان سے آگاہ کرتے رہا کریں، اس سے ایک تو طلبہ میں جوش اور جذبہ پھر سے جوان ہو جاتا ہے اور دوسرا وہ اس عمل کی تقدیس کو پہچانتے ہوئے اپنے مقاصد نیک اور نیتیں خالص رکھیں گے۔

حافظِ قرآن کو ریاکاری اور نمود ونمائش کے مرض سے دُور رہنا چاہیے کیونکہ یہ ایسی خطرناک بیماری ہے کہ جو ہمت اور طاقت سلب کر لیتی ہے اور تمام تر مقاصد غیر اللہ سے منسلک کر دیتی ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

لِلْمُرَائِي ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَكْسِلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ، وَيَنْشِطُ إِذَا كَانَ فِي النَّاسِ، وَيَزِيدُ فِي الْعَمَلِ إِذَا أُثْنِيَ عَلَيْهِ.

ریاکار شخص کی تین علامات ہیں:

① جب تنہا ہوتا ہے تو سست پڑ جاتا ہے۔

[1] صحيح البخاري: 6689، وصحيح مسلم: 1907.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② جب لوگوں میں ہوتا ہے تو چست ہو جاتا ہے۔

③ جب اس کی تعریف کر دی جائے تو زیادہ کام کرنے لگ جاتا ہے۔

طالب علم کے والدین اور اساتذہ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ دورانِ تعلیم ایک مناسب حد تک ہی اپنے بچے اور شاگرد کی تعریف کریں۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ اس کے اچھے رزلٹ پر حوصلہ افزائی ہی نہ کی جائے، بلکہ ضرور کرنی چاہیے کیونکہ اس سے طالب علم میں مزید ہمت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اور بھی شوق سے محنت کرنے لگتا ہے لیکن یہ تعریف اتنی زیادہ بھی نہ کر دی جائے کہ وہ خود کو بڑا ذہین وفطین اور صاحب علم سمجھنے لگ جائے اور شیطان کے حملے کا شکار ہو کر فخر میں آ جائے، اپنی کامیابی کا سہرا اپنے سر ہی باندھنے لگے، غرور کرنے اور خود کو دوسروں سے ممتاز سمجھنے لگ جائے۔ بسا اوقات تو طالب علم اس قدر بہک جاتا ہے کہ پہلے سے کم محنت کرنے لگتا ہے، یہ اسی بدماغی کا نتیجہ ہوتا ہے جو اس کی ضرورت سے زیادہ تعریف وستائش کر دی جاتی ہے، اس لیے ایک مناسب حد تک ہی تعریف وتوصیف ہونی چاہیے۔

دوسرا قاعدہ: کم سنی میں حفظ کی اہمیت

بچے کا ذہن؛ بڑے کے ذہن کی بنسبت صاف ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر طرح کے کام کاج اور مشغولیات کی ذمہ داریوں سے آزاد ہوتا ہے، اس لیے بچپن کی فراغت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بچے کو اسی عمر میں حفظ کروانا بہت ہی مفید اور بہتر رہتا ہے۔ خالی الذہن ہونے کی بنا پر جو بھی چیز اس کے دماغ کی تختی پر لکھ دی جائے گی، وہ اسے تا عمر یاد رہے گی۔ اسی سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«حفظ الغلام الصغیر کالنقش فی الحجر، و حفظ الرجل بعد ما یکبر کالکتاب علی الماء»

”چھوٹے بچے کا حفظ پتھر پر لکیر کی طرح ہوتا ہے جبکہ بڑے ہونے کے بعد آدمی کا حفظ کرنا پانی پر لکھنے کے مترادف ہے۔“①

① إحياء علوم الدين 3/ 380، و ضعيف الجامع 2727، و مسند الفردوس للديلمي 2730، [illegible] کے نزدیک یہ حدیث [illegible] ہے [illegible] سے بیان کی ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«مَنْ قَرَأَ الْقُرآنَ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ فَقَدْ أُوتِيَ الْحُكْمَ صَبِيًّا»

"جس نے بالغ ہونے سے پہلے قرآن پڑھ لیا، یقیناً اسے کم سنی ہی میں حکمت عطا کر دی گئی۔"[1]

جب بچے کو کم سنی میں قرآن پڑھایا جاتا ہے تو وہ اس کے گوشت اور خون میں شامل ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی عمر کے اوّلین حصے میں ہوتا ہے اور ہر طرح کی فکر، پریشانی، ذمہ داری اور مصروفیت سے آزاد ہوتا ہے۔ اس حال میں وہ جو کچھ بھی یاد کرتا ہے، وہ گویا اس کے جسم کا حصہ بن جاتا ہے، پھر جیسے جیسے جسم اور عقل کی افزائش ہوتی جاتی ہے، ویسے ویسے قرآن بھی پختہ اور مضبوط ہوتا جاتا ہے۔

اسی سے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَهُوَ فَتِيُّ السِّنِّ، أَخْلَطَهُ اللهُ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ»

"جو شخص نوعمری میں قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے خون اور گوشت میں شامل کر دیتا ہے۔"[2]

بچپن میں حفظ کی بہترین عمر پانچ سال ہے اور بسا اوقات تو چار سال کی عمر کا بچہ بھی قواعد و کلمات سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس سے کم عمر کے بچے کو تصویروں کے ذریعے سے حروفِ تہجی کی پہچان کروائی جائے۔ یہ تصاویر جتنی بڑی ہوں گی اتنے ہی بہتر نتائج برآمد ہوں گے کیونکہ انھیں بآسانی دیکھنے، سیکھنے اور ان کا نقشہ ذہن میں بٹھانے میں بچے کو کسی دُشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

ایسے بچے کو سکھلانے کی ایک ممکن صورت یہ ہے کہ اس کو ریکارڈ شدہ کوئی چھوٹی سورت یا ایک آیت بار بار سنائی جائے، حتیٰ کہ وہ اس کی سماعت میں اس قدر گھل مل جائے کہ وہ اس کی زبان پر بھی جاری ہو جائے۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ بچے کے اسلوب ہی میں ریکارڈ کی گئی ہو، یعنی جس طرح عموماً قرائے کرام کی تلاوتیں ہوتی ہیں؛ ویسی ہو کیونکہ وہ اسے بالکل سمجھ نہیں سکے گا، بلکہ اپنی آواز میں ریکارڈ کر کے دی جائے اور اسی انداز میں پڑھا جائے جیسے کسی بچے کو لاڈ پیار سے سکھایا جاتا ہے۔

---

[1] [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: 507/4. [2] [إسناده لا بأس به] شعب الإيمان للبيهقي: 508/4، والتاريخ الكبير للبخاري: 94/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر بچہ ہوشیار ہو اور گھر والوں کی حرکات وسکنات کو دیکھ کر ردِ عمل دیتا ہو تو پھر اس کے والدین کو چاہیے کہ چھوٹی چھوٹی سورتوں کی ایک ایک آیت اس کو سکھلانا شروع کر دیں اور جب تک وہ اسے اچھی طرح ادا کرنے نہ لگ جائے تب تک اگلی آیت شروع نہ کریں۔ اس سے بچے کی ذہن سازی ہو جائے گی اور وہ حفظ کے لیے تیار ہو جائے گا کیونکہ بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض بچے یہ سوچ کر ہی ڈر جاتے ہیں کہ ہم قرآن کیسے حفظ کر پائیں گے؟ تو بچپن کی یہ مشق اس کی ذہن سازی میں خاصا کردار ادا کر سکتی ہے۔

یہ بات ہمارے مشاہدے کی ہے کہ بچے کو اگر کہانیاں سنائی جائیں تو وہ لمبی لمبی کہانیاں بڑی آسانی سے یاد کر لیتا ہے۔ اس کی ایک وجہ اس کا خالی الذہن ہونا ہوتا ہے اور دوسری وجہ اس کی توجہ کو اس سمت موڑ دینا ہوتا ہے، لہٰذا اگر بچے کی توجہ شروع ہی سے قرآنی سورتوں کو یاد کرنے کی طرف موڑ دی جائے تو یہ چنداں مشکل نہیں ہے کہ وہ باقاعدہ حفظِ قرآن شروع کرنے سے پہلے ہی کئی ایک سورتیں یاد کر چکا ہو۔

تنبیہ: یہ باتیں پڑھتے ہوئے آپ بالکل بھی کبیدہ خاطر اور مایوس نہ ہوں اور یہ مت سوچیں کہ حفظ کی بہترین عمر تو گزر چکی ہے۔ نہیں، بلکہ آپ اب بھی ہمت باندھیں، شوق اور رغبت کو بیدار کریں اور محنت شروع کر دیں تو حفظ کر سکتے ہیں کیونکہ جو شخص پوری محنت کے ساتھ کسی ہدف کو حاصل کرنے کی ٹھان لیتا ہے، وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ اور میں نے بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنھوں نے چالیس سال کی عمر کے بعد قرآنِ کریم حفظ کیا ہے۔

تیسرا قاعدہ: حفظ کے لیے وقت کا انتخاب

حفظ کے لیے مناسب وقت کا انتخاب بہت ضروری اور اہم ہے۔ سخت پریشانی اور تکلیف کی حالت میں حفظ نہ کریں، اسی طرح اگر گھر میں بچے شور کر رہے ہوں تو یہ وقت بھی مناسب نہیں ہے، بلکہ مناسب ترین وقت وہ ہے کہ جب آدمی ہر طرح کے جھنجھٹ اور ہر تکلیف و پریشانی سے آزاد ہو اور مکمل راحت و سکون کا ماحول میسر ہو۔

یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ حفظ کے لیے سب سے مفید اور افضل وقت نمازِ فجر سے پہلے اور بعد کا ہے۔ اس وقت انسان کا ذہن بھی تازہ ہوتا ہے، پُرسکون ماحول میسر ہوتا ہے، اردگرد شور وغل بھی نہیں ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نیند پوری کرنے کے باعث جسم بھی راحت و اطمینان میں ہوتا ہے۔

خطیب بغدادی ؒ فرماتے ہیں: یاد رکھو! حفظ کے لیے تمام اوقات میں سب سے مفید اور بہترین وقت تہجد کا ہے۔ [1]

امام ابن الجماعۃ ؒ فرماتے ہیں: حفظ کے لیے سب سے عمدہ وقت تہجد کا ہے، بحث و تحقیق کے لیے صبح (نمازِ فجر کے بعد) کا وقت بہترین ہے، کتابت کے لیے دوپہر کا وقت موزوں ترین ہے اور مطالعہ و مذاکرہ کے لیے رات کا وقت زیادہ مناسب ہے۔ [2]

اسماعیل بن ابی اویس ؒ فرماتے ہیں: جب تم کوئی چیز حفظ کرنا چاہو تو سو جاؤ، پھر تہجد کے وقت اُٹھو اور چراغ جلا کر پڑھنا شروع کر دو، یقیناً اس وقت اتنا پختہ یاد ہو گا کہ اِن شاء اللہ کبھی نہیں بھولے گا۔ [3]

امام حماد بن زید ؒ سے پوچھا گیا کہ حفظ کے لیے سب سے زیادہ معاون کیا چیز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: پریشانیوں کی قلت۔ [4]

اس لیے کہ جو شخص پریشانیوں اور مصائب میں گھرا ہوتا ہے، اس کی تمام تر توجہ ہر وقت اسی جانب ہی رہتی ہے جس کی بنا پر وہ ٹھیک سے پڑھ نہیں پاتا، البتہ تہجد کے وقت طبیعت قدرے ہشاش بشاش ہوتی ہے۔ اگر پریشان حال شخص اس وقت اُٹھ کر رب تعالیٰ سے اپنے حالات کی بہتری اور مصائب سے نجات کی دعا بھی مانگے اور ساتھ ساتھ حفظ بھی شروع کر دے تو یقیناً اسے دونوں فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

چوتھا فائدہ: حفظ کے لیے جگہ کا انتخاب

حفظ کے عمل میں جگہ کا انتخاب بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب زیادہ مفید رہتا ہے جہاں شور و غل نہ ہو، لوگوں کی بکثرت آمد و رفت نہ ہو، وہاں سے مناظر وغیرہ دکھائی نہ دیتے ہوں اور سامنے کوئی ایسی دیوار، جگہ یا چیز نہ موجود ہو کہ جس میں نقش نگاری اور تزئین کاری کی گئی ہو تا کہ طالب علم کی توجہ منتشر نہ ہو اور وہ اپنا مکمل دھیان قرآنِ کریم کی طرف ہی مرکوز رکھے۔ اگر کسی ہوادار کمرے میں بیٹھ کر پڑھا جائے تو یہ اس کی بنسبت زیادہ بہتر ہے کہ کسی کھلی جگہ، کھیت و کھلیان یا درختوں کے باغ وغیرہ میں بیٹھ کر پڑھا جائے، اس لیے کہ پھر نگاہ ان نظاروں کی طرف ہی محو رہتی ہے۔

---

[1] الفقیه والمتفقه للخطیب البغدادی: 103/2. [2] تذکرة السامع، ص: 72. [3] الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص: 177. [4] الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص: 177.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیب بغدادی ؒ فرماتے ہیں: حفظ کرنے کے لیے کچھ موزوں ترین مقامات ہیں، طالب علم کو ان کا اہتمام لازمی کرنا چاہیے۔ ان میں سے ایک تو بالا خانہ ہے، یعنی جو کمرہ اوپر والی منزل پر ہو۔ اس کے علاوہ ہر وہ جگہ اس عمل کے لیے مناسب ترین ہے جہاں شور و غل نہ پہنچ سکتا ہو اور دل بھی ہر اس منظر سے دور رہے جو اس کی توجہ پڑھائی سے ہٹا سکتا ہے۔ کسی سرسبز و شاداب جگہ میں، نہر کے کنارے پر اور عام گزرگاہ پر بیٹھ کر حفظ کرنا بالکل بھی مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے نہ تو توجہ یکسو ہوگی اور نہ ہی نگاہ و دل ان کی طرف سے ہٹ پائیں گے۔[1]

امام ابن الجوزی ؒ فرماتے ہیں: نہر کے کنارے اور سرسبز و شاداب مقام پر بیٹھ کر حفظ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دل ان ہی مناظر میں مشغول رہے گا۔[2]

اس سلسلے میں سب سے بہترین اور افضل جگہ مسجد ہے، اس لیے کہ وہاں انسان کا دل یکسو رہنے کے ساتھ ساتھ اس کی نگاہ بھی بدنظری سے محفوظ رہتی ہے، اس کے کان کوئی ایسی بات نہیں سنتے کہ جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہو اور اس کی زبان بھی سوائے قرآن پڑھنے کے اور کچھ نہیں بول رہی ہوتی۔

ایک مفید صورت یہ ہے کہ مسجد میں چل پھر کر قرآن یاد کیا جائے، اس سے طبیعت میں پیدا ہونے والی سستی بھی ختم ہوتی رہتی ہے اور طالب علم کامل نشاط کے ساتھ سبق یاد کرتا ہے۔ خاص طور پر جب دہرائی کرنی ہو تو یہی صورت اپنائی جائے اور ہاتھ میں چھوٹے سائز کا قرآن پکڑ لیا جائے، جب کہیں غلطی آئے یا بھول لگے تو اسے کھول کر تصحیح کر لی جائے۔

ایک عمدہ انداز یہ اپنایا جا سکتا ہے کہ ہر پارے یا ہر سورت کے لیے الگ الگ جگہ مختص کر لی جائے، مثال کے طور پر گھر کے ایک کمرے میں سورۃ البقرۃ حفظ کی جائے، دوسرے میں سورۃ آل عمران اور مسجد میں سورۃ بنی اسرائیل، اسی طرح دیگر مناسب اور پُرسکون مقامات پر بھی الگ الگ سورتیں حفظ کی جائیں۔ اس سے ذہن میں ہر سورت کے ساتھ ایک خاص جگہ منسلک ہو جاتی ہے، جب بھی آپ اس سورت کو پڑھیں گے تو اس طور سے زیادہ یاد رہے گی کہ یہ فلاں جگہ حفظ کی تھی اور وہاں فلاں فلاں غلطی آئی تھی، جو اَب نہیں آنی چاہیے۔

نیز قرآن حفظ کرتے ہوئے ہر سورت کے مقامِ نزول کو اگر ذہن میں رکھ لیا جائے تو اس سے بھی حفظ

[1] الفقیه والمتفقه: 103/2. [2] الحث علی حفظ العلم، ص: 255.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آسانی اور مدد ملتی ہے۔ صحابہ اس کا اہتمام کیا کرتے تھے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ.

''قرآن کی جو بھی سورت نازل ہوئی ہے، مجھے اس کے متعلق معلوم ہے کہ وہ کہاں نازل ہوئی تھی۔''[1]

پیارے بھیا! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو زیارتِ حرمین کی سعادت بخشے تو آپ وہاں بھی قرآنِ کریم کا کچھ حصہ حفظ کر آئیں، ایک سورت بیت اللہ میں، ایک مسجد نبوی میں، اسی طرح دیگر تمام تاریخی ومقدس مقامات کو حفظِ قرآن کے ساتھ یادگار بنا لیجیے۔ یقیناً آپ جب بھی وہ سورتیں پڑھا کریں گے تو آپ کی نگاہ کے سامنے حرمین کے وہی مناظر آ جائیں گے جس سے آپ کو ایک عجیب سی لذت اور چاشنی محسوس ہوگی۔

پانچواں فائدہ: خوبصورت آواز میں قرآن کی قراءت

قرآن کے لامتناہی خصائص ہیں جن میں سے ایک خاصہ نغمگی، یعنی خوبصورت آواز میں قرآن پڑھنا ہے۔ یہ خاصہ قرآن کو تین طرح سے کلامِ عرب سے ممتاز کرتی ہے:

اول: نون ومیم مشدد، ادغام اور اخفاء میں مقدارِ غنہ کی زیادتی

دوم: بعض معروف مقامات پر مقدارِ مد میں اضافہ

سوم: وہ خاص فطری ردھم جو قاری کی آواز میں تلاوت کے دوران پیدا ہو جاتا ہے، اگرچہ پڑھنے والا کسی بھی علمی استعداد کا ہو۔

یوں قرآن کریم کی تلاوت ایک خاص دل پسند نغمے کی شکل میں قواعد تجوید کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور وہ نغمگی اس قدر مربوط ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے قرآن کریم کا حفظ آسان ہو جاتا ہے اور اسے دوبارہ دہرانا بھی آسان ہو جاتا۔ اگر آپ ایک خاص طریقے پر اور خاص لہجے میں قرآن کریم پڑھنے کی عادت رکھتے ہیں تو قرآن پڑھتے ہوئے اگر کوئی لفظ حافظے سے اُتر جائے تو زبان اس لفظ کے بغیر قراءت جاری رکھنے سے انکار کرتی ہے اور باقاعدہ لہجہ باور کراتا ہے کہ یہاں لفظ چھوٹ گیا ہے اور اگر زبان اسے ادا کر بھی دے تو کان اسے قبول نہیں کرتے کیونکہ وہ بھی تارِ تسلسل کے ٹوٹنے کو باقاعدہ محسوس کرتے ہیں،

[1] صحيح البخاري: 5002.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی سبب ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ»

''جس نے خوش آوازی سے قرآن نہ پڑھا، وہ ہمارے طریقے پر نہیں ہے۔''[1]

عبدالجبار بن ورد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے پوچھا: اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ تو انھوں نے فرمایا: جس قدر ممکن ہو وہ احسن انداز میں قرآن پڑھنے کی کوشش کرے۔[2]

امام وکیع رحمہ اللہ اور امام ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اس فرمان سے مراد یہ ہے کہ جو قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنے کی کوشش ہی نہ کرے؛ وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔[3]

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

«زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو۔''[4]

قرآن کو اچھی آواز اور عمدہ لب و لہجے میں پڑھنا مستحب ہے۔ یہ فطری امر ہے کہ خوبصورت آواز میں قرآن سننے میں اور ہی لذت محسوس ہوتی ہے اور نسبتاً زیادہ سے زیادہ قرآن سننے کو اور لمبا قیام کرنے کو دل کرتا ہے، اس کے برعکس اگر قاری کی آواز بھلی نہ ہو تو سامع کو طبیعت میں گرانی محسوس ہونے لگتی ہے۔

قرآن کریم حفظ کرنے والے کے لیے زیادہ لائق تحسین ہے کہ وہ اپنے خاص فطری لہجے ہی میں قرآن پڑھے اور بتکلف معروف قراء کے لہجے اپنانے میں نہ پڑ جائے کہ اپنا اصل مقصد ہی بھول جائے۔ بس بآوازِ بلند اپنے لہجے میں پڑھتا رہے اور یہ طریقہ اس کے حفظِ قرآن میں معاون ہوگا۔

زبیر بن بکار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اپنے رجسٹر سے سبق دہرا رہا تھا اور دل ہی دل میں یہ دہرائی جاری تھی کہ میرے والد گرامی آئے اور کہنے لگے: تمھاری دہرائی کے اس طریقے سے تمھارے قلب و ذہن تک صرف تمھاری آنکھ کے ذریعے سے علم پہنچ رہا ہے، لہٰذا جب بھی تم دہرائی کرنے لگو تو اپنے لکھے ہوئے کو بغور دیکھو اور بآواز بلند پڑھنے لگ جاؤ، اس طرح سبق تمھاری بصارت اور سماعت؛ دونوں

---

[1] صحيح البخاري: 7527. [2] سنن أبي داود: 1471. [3] سنن أبي داود: 1472. [4] سنن أبي داود: 1468، وسنن النسائي: 1015، وسنن ابن ماجه: 1342.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستوں کے ذریعے سے لوحِ دل تک پہنچے گا۔[1]

ابو ہلال عسکری رحمہ اللہ اس سلسلے میں رقم طراز ہیں کہ طالب علم کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ باآوازِ بلند اپنا سبق پڑھے، یہاں تک کہ وہ خود اس کی سماعت کرے کیونکہ کان جس چیز کو سنتا ہے وہ دل میں پختہ ہو جاتی ہے، لہٰذا وہ شخص زیادہ بہتر حافظ ہوگا جو پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی قراءت کو سنتا بھی ہے۔ جب کسی پڑھی ہوئی چیز کو زیادہ فصاحت سے ادا کرنا مطلوب ہو تو قاری اسے باآوازِ بلند پڑھے، اس سے ادائیگی میں فصاحت بڑھ جائے گی۔[2]

حاصل کلام یہ ہے کہ تجوید اور ترتیل کے اصولوں میں ڈھلی ہوئی نغمگی قرآن ہی کی خصوصیت ہے۔ مشائخِ قرآن کے ہاں یہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب وہ کوئی آیت پڑھاتے ہیں یا انھیں کوئی پڑھ کر سناتا ہے تو جہاں ایک حرف بھی درستی سے ادا نہ ہو، انھیں فوراً احساس ہو جاتا ہے اور وہ قاری کو دوبارہ اسی لہجے میں پڑھنے کا کہتے ہیں جس میں اس نے حفظ کیا ہوتا ہے تو وہ غلطی خودبخود درست ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم کا یہ پہلو بھی اس کی معجزاتی شان کا حصہ ہے جو الگ سے اس لائق ہے کہ اس پر تحقیقات کی جائیں۔

چھٹا قاعدہ: قرآن کریم کے ایک ہی طبع کا انتخاب

باری تعالیٰ نے اپنی کتاب کی کتابت کی توفیق بے شمار کاتبوں اور خطاطوں کو دی ہے جنھوں نے ہزاروں مصاحف مختلف انداز اور سائز میں لکھے ہیں۔ ان مصاحف میں کاتبینِ قرآن نے باقاعدہ یہ لحاظ رکھا ہے کہ قرآن کریم کو اس انداز میں تحریر کیا جائے کہ حفظ میں سہولت ہو، لہٰذا انھوں نے یہ بھی تجویز کیا کہ آیت کی ابتدا صفحے کے شروع سے کی جائے اور آیت کا اختتام صفحے کے اختتام پر ہو۔

یہ ترتیب حفظ کے لیے بے حد آسان ہے جس سے قرآن کریم کے مختلف حصوں کی مقدار بھی بآسانی متعین ہو جاتی ہے اور صفحات کی ترتیب سے قرآن کریم بھی یاد کر لیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے بہت سے ماہرین یہی نصیحت کرتے ہیں کہ بچوں کو اسی مصحف سے حفظ کروایا جائے اور یہ وہی مصحف ہے جس کی اعلیٰ پیمانے پر اشاعت کی ذمہ داری ملک فہد کمپلیکس (سعودی عرب) نے لے رکھی ہے۔

[1] الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص: 174. [2] الحث علی طلب العلم والاجتهاد فی جمعه، ص: 37.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیگر اہلِ علم اس رائے کے مخالف ہیں، وہ تلقین کرتے ہیں کہ ایسے مصحف کے ذریعے سے حفظ کروایا جائے جس میں صفحہ آیت کے درمیان میں ختم ہوتا ہے تا کہ حفاظِ قرآن پر صفحات کو باہم ربط دینا آسان ہو جائے۔ ان نسخہ ہائے قرآن میں پارے کو رکوعات میں تقسیم کیا جاتا ہے اور بچہ ان کی مدد سے حفظ کرتا ہے اور رکوع کی تقسیم میں معانی کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔

بہرحال حافظ قرآن کریم کے جس نسخے اور طبع (پرنٹ) کا انتخاب کرے؛ ضروری ہے کہ اس مخصوص مصحف کے علاوہ کسی اور مصحف سے نہ پڑھنے لگ جائے، تا کہ آیات کے ابتداء و اختتام کے مقامات اس پر خلط ملط نہ ہوں اور حافظے میں موجود صفحات کی تصویروں کے آگے پیچھے ہونے سے پریشانی نہ ہو کیونکہ حفظ کے دوران صفحات کا مکمل پرنٹ اور تصویر بھی حافظے میں نقش ہو جاتی ہے۔

بہت سے ایسے حفاظ کرام کہ جنھوں نے مصحفِ مدینہ کے حافظی نسخے کا انتخاب کیا ہوتا ہے، جب وہ صفحہ ختم کرتے ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں اور عام طور پر دوسرا صفحہ مکمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے کیونکہ ان کے حافظے میں قرآن کریم الگ الگ تختیوں کی شکل میں موجود ہوتا ہے اور ایک تختی کو دوسری سے بالکل الگ تصور کرتے ہے، اس لیے ایسے حفاظ کو آٹھویں قاعدہ میں توجہ دِلائی جائے گی کہ وہ کس طرح ربطِ صفحات کی مشکل سے نبرد آزما ہوں اور کیسے اپنی تمام تر توجہ صفحات کے ابتداء اور اختتام پر صرف کریں، خاص طور پر جب پہلی بار حفظ کیا جاتا ہے۔

ساتواں قاعدہ: حفظ قرآن سے پہلے تلفظ کی درستی کا اہتمام

کسی بھی سورت کو حفظ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس سورت کی قراءت کو درست کیا جائے۔ قراءت میں حرکات کی درست ادائیگی، مخارج کا لحاظ رکھنا اور صفات کی رعایت رکھتے ہوئے ادا کرنا شامل ہے اور یہ چیز ذاتی کوشش سے حاصل ہوتی ہے لیکن ضروری ہے کہ ایک پختہ کار استاد سے بھی مدد لی جائے کیونکہ قرآنِ کریم صرف ان مشائخ سے بغیر کسی واسطے کے اخذ کرنا ضروری ہے جنھوں نے اپنے مشائخ سے پڑھ کر اخذ کیا ہو، یہاں تک کہ ان کی سند رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔ اگر کوئی ماہر اور پختہ کار استاد میسر نہ ہو تو کسی بڑے مجود کی کیسٹ سے مدد لی جا سکتی ہے لیکن یہ طریقہ مستقل اختیار کرنا نقصان دہ ہے، لہٰذا اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اعتماد کر بیٹھنا درست نہیں۔

یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ جو طلبہ تصحیح قراءت کے بغیر حفظ شروع کر دیتے ہیں، وہ حرکات اور تلفظ کی بڑی بڑی غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں، بعد میں ان غلطیوں سے چھٹکارا پانا بے حد مشکل کام بن جاتا ہے، باوجودیکہ انھیں ان کے بارے میں علم بھی ہو جائے۔ ایسے ہی یہ بات بھی تجربے سے ثابت ہے کہ وہ اساتذہ جو حفظ سے قبل قراءت درست کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، وہ دیگر معلمین کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ وہ بچہ جس کے مخارج اور لہجہ درست ہو، وہ ان طلبہ سے جن کے تلفظ درست نہیں ہوتے اور لہجے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے؛ آدھے وقت میں حفظِ قرآن کی تکمیل کر لیتا ہے، خصوصاً اس وقت جب بچہ چھوٹی عمر میں حفظ کرے۔ حفظِ قرآن کے مدارس میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہ حفظ سے پہلے تصحیح قراءت پر مکمل ایک سال صرف کرتے ہیں جس میں حروفِ تہجی کی تصحیح، مخارج کی پہچان اور ناظرہ قرآن میں پختگی پیدا کی جاتی ہے اور جب تک وہ مکمل قرآن کو درست قراءت کے ساتھ دیکھ کر پڑھنا سیکھ نہیں جاتا، اسے پہلے سال میں حفظِ قرآن کی اجازت نہیں دی جاتی اور دوسرے سال میں جب وہ حفظِ قرآن کی ابتدا کرتے ہیں تو سال کے مکمل ہونے تک بیشتر طلبہ حفظ بھی مکمل کر لیتے ہیں اور ان کی منزل بھی بے حد مضبوط ہوتی ہے۔

تنبیہ: ہم نے اپنے امتحانی دورہ جات میں مغربی ممالک میں یہ دیکھا ہے کہ وہاں طلبہ کی آسانی کے لیے حروفِ قرآن کو رومن انگلش میں لکھا جاتا ہے جو کہ بہت خطرناک غلطی ہے اور اکثر طلبہ اس انداز میں پڑھتے ہوئے قرآن کے کچھ الفاظ کی قراءت ہی غلط کر جاتے ہیں، مثلاً: لفظ عَمَّ کو (AMMA) اور أَعْطَيْنَاكَ کو (AATAINAAKA) لکھا جاتا ہے جو کہ واضح طور پر قرآن میں تحریف کی ایک صورت ہے اور یہ حرام ہے۔

فرانس میں تیسویں پارے کے ابتدائی حصے کو فرانسیسی زبان میں جبکہ انڈونیشیا میں مکمل قرآن انڈونیشی زبان میں لکھ کر شائع کیا گیا ہے، ایسے ہی انگریزی زبان میں بھی طباعتِ قرآن موجود ہیں۔ الشیخ صالح علی العود نے ''تحريم كتابة القرآن بحرف غير العربية'' کے عنوان سے ایک بحث رقم کی ہے جس میں انھوں نے اس طریقے کے حرام ہونے پر قرآن وحدیث، اجماع علماء اور فتاویٰ جات میں سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پچاس سے زائد دلائل دیے ہیں۔

عجمی لوگوں کے لیے حفظِ قرآن کا بہترین طریقہ

ایسے افراد جن کی مادری زبان عربی نہیں ہے، ان کے لیے قرآن حفظ کرنے کا بہترین طریقہ تین مراحل پر مشتمل ہے:

ا) قراءتِ قرآن سے پہلے حروفِ تہجی سیکھیں۔ اس مرحلے میں کسی مفید ابتدائی قاعدے کا انتخاب کیا جا سکتا ہے اور پورے اہتمام سے یہ کوشش کی جائے کہ بچے حروف کی درست ادائیگی اور پہچان کے قابل ہو جائیں۔

ب) دوسرے مرحلے میں اجزائے حروف کی پہچان اور کلمات کو جوڑنے کی مشق کروائی جائے، یہاں تک کہ بچے حروف اور حرکات کی درست ادائیگی کے ساتھ ناظرہ قرآنِ کریم پڑھنے کے قابل ہو جائیں۔ ناظرہ کی ابتدا مختصر سورتوں سے کی جائے۔

ج) تیسرے مرحلے میں حفظِ قرآن کی طرف متوجہ ہوا جائے اور اس کے لیے ان طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جن کا ذکر آئندہ فصل میں ہوگا۔

آٹھواں قاعدہ: مضبوط حفظ کے لیے ربطِ آیات کا عمل

ربطِ آیات مضبوط حفظ تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حفظِ قرآن کے اہم قواعد میں سے ایک قاعدہ عملِ ربط کا ہے جو آیات کے اواخر کو اوائل سے صوتی اور نظری طور پر مربوط کرنے سے عبارت ہے۔ وہ اس طرح کہ اپنے سامنے قرآن کا وہ صفحہ کھول لیا جائے جو حفظ کرنا ہے، پھر پہلی آیت کو حفظ کرتے ہوئے اس کے آخر پر نظر مرکوز رکھی جائے، مثال کے طور پر دوسرے پارے کی پہلی آیت کو لیجیے:

﴿سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○﴾

اس آیت کے آخری حصے کو بآوازِ بلند پڑھا جائے، پھر جلدی سے بغیر کسی توقف کے دوسری آیت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ﴾ کے ابتدائی حصے کو ساتھ ملایا جائے اور اس کا بار بار تکرار کیا جائے، جو پانچ مرتبہ سے کم نہ ہو۔ اسی طرح بکثرت آیتوں اور سورتوں کے آخری اور ابتدائی اجزاء کو پڑھا جائے، اس سے یقینا ایک بہت بڑا فائدہ ملے گا اور زبان خودبخود ایک آیت سے دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے گی اور حفظِ قرآن کے دوران طلبہ کے لیے ربط آیات کی مشکل بخوبی حل ہو جائے گی، نیز ایک مربوط انداز میں حفظِ قرآن کا مرحلہ مکمل ہوگا۔

نیز اسی عمل کو صفحات کے اوائل اور اواخر میں بھی دہرایا جائے، خصوصاً ان مصاحف میں کہ جہاں صفحے کے اختتام پر آیت بھی ختم ہوتی ہے۔ اس کی مشق کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ رات کو سونے سے پہلے اس کی زبانی مشق کی جائے اور صفحات کے اوائل کو صفحات کے اواخر سے ملانے کی حتی الامکان کوشش کی جائے، یہاں تک کہ یہ لوحِ قلب پر نقش ہو جائے۔ اسی طرح ربط کو ارباع اور احزاب میں بھی استعمال میں لایا جائے اور اس کی پوری تصویر ذہن میں بنائی جائے کہ ہر پارے میں دو احزاب ہوتے ہیں اور ہر حزب؛ چار ارباع پر مشتمل ہوتا ہے اور کوشش کی جائے کہ رُبع کا پہلا جملہ ذہن میں نقش ہو، مثلاً پہلے پارے کو اگر اس تقسیم کے مطابق دیکھا جائے کہ حزبِ اول میں چار ارباع ہیں جن کے پہلے جملے یہ ہیں:

رُبع اول ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾

رُبع ثانی ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا ﴾

رُبع ثالث ﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ ﴾

رُبع رابع ﴿ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ ﴾

اور حزبِ ثانی میں بھی چار ارباع ہیں:

رُبع اول ﴿ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ ﴾

رُبع ثانی ﴿ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ﴾

رُبع ثالث ﴿ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا ﴾

رُبع رابع ﴿ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر اسی طرح تمام اجزاء کو تقسیم کر کے ذہن میں بٹھا لیا جائے تو تھوڑے ہی وقت میں بہترین نتیجے کا امکان ہے، بشرطیکہ اس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔

نواں قاعدہ دہرائی کا عمل نئے حفظ کو ضائع ہونے سے بچانے میں معاون

حفظ کیے ہوئے حصے کو یاد رکھنے کے سلسلے میں لوگوں کی صلاحیت میں تفاوت ہوتا ہے، کچھ لوگوں کو کم دہرانے سے بھی منزل یاد رہتی ہے جبکہ کچھ کو منزل یاد رکھنے کے لیے کثرت سے دہرانا پڑتا ہے۔ اس دہرائی کی دو صورتیں ہیں:

(۱) حفظ کیے ہوئے حصے کی دل میں دہرائی

اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ سونے سے پہلے ایک بار بغیر آواز کے اپنے حافظے ہی سے دہرائی کریں۔ اس مشق سے اس کے حافظے میں یاد کیے ہوئے حصے کی تصویر اس طرح محفوظ ہو جائے گی کہ آیات کے ابتدا و اختتام اور صفحات کا پورا نقشہ ایک تصویر کی شکل اختیار کر لے گا، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِجْعَلُوا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَنْفُسِكُمْ وَ فِكْرَ قُلُوبِكُمْ تَحْفَظُوهُ.

”حدیث شریف کو اپنی خود کلامی اور غور و فکر بنا لو، تاکہ تم اسے یاد رکھ سکو۔“[1]

اس قول کی روشنی میں یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ قرآن کریم کو خود کلامی اور دل کے غور و خوض کا حصہ بنا لو، تاکہ یہ تمھارے قلوب میں نقش ہو جائے۔

عز بن عبدالسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا نِمْتُ لَيْلَةً إِلَّا وَ أَمْرَرْتُ أَبْوَابَ الْفِقْهِ عَلَى قَلْبِي قَبْلَ النَّوْمِ.

”میں ایک شب بھی ایسی نہیں سویا کہ میں نے فقہ کے تمام ابواب کو سونے سے پہلے اپنے دل میں دہرایا نہ ہو۔“[2]

[1] الجامع في الحث على حفظ العلم، ص: 199. [2] طبقات الشافعيه: 213/8.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ب) باآواز بلند حفظ شدہ حصے کا تکرار

جس شخص کی خواہش ہے کہ وہ قرآن کو پختہ حفظ کرے اور اسے قرآن کبھی بھولے نہیں تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ باآوازِ بلند کثرت سے دہرائی کیا کرے اور ایک یا دو مرتبہ دہرانے ہی پر اکتفاء نہ کرے، اگر چہ وہ جتنا بھی ذہین ہو۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں حسن بن بکر نیشاپوری رحمہ اللہ نے بتلایا کہ مجھے اس وقت تک کوئی چیز حفظ نہیں ہوتی جب تک اسے پچاس بار دہرا نہ لوں۔ اور ابو اسحاق شیرازی رحمہ اللہ سبق کو سو بار دہرایا کرتے تھے۔[1]

یہ بات حقیقت ہے کہ کثرت سے دہرائی کرنا انسان کو تھکا دیتا ہے لیکن ایسا صرف ابتدا ہی میں ہوتا ہے، بعد میں یہ معمول بن جاتا ہے اور کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے نتائج انتہائی شاندار ہوتے ہیں اور قرآن کے جس حفظ شدہ حصے کی کثرت سے دہرائی نہ کی جائے، وہ بہت جلد حافظے سے محو ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اس واقعے کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے جسے امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ہمیں حسن رحمہ اللہ نے بیان کیا: ایک فقیہ نے اپنے گھر میں ایک درس کو باآوازِ بلند اس قدر دہرایا کہ اس کے گھر کی ایک بڑھیا کہنے لگی: یہ درس تو مجھے سن سن کر یاد ہو گیا ہے۔ تو فقیہ نے کہا: سنائیے۔ اس بڑھیا نے بالکل ٹھیک سنا دیا۔ چند روز گزرنے کے بعد اس فقیہ نے پھر اس بڑھیا سے کہا: ذرا اس سبق کو دوبارہ سنا دیجیے۔ تو وہ کہنے لگی: اب وہ مجھے یاد نہیں ہے۔ تو فقیہ کہنے لگے: میں نے اسی لیے بار بار دہرایا تھا کہ جس چیز کا آپ شکار ہوئی ہیں، میں اس سے محفوظ رہوں۔[2]

یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ عام لوگوں میں سے بہت سوں کو قرآن کی آخری سورتیں، سورۂ یسین، سورۂ سجدہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات نمازوں میں امام صاحب سے بکثرت سننے کی وجہ سے زبانی یاد ہو چکی ہوتی ہیں۔

www.kitabosunnat.com

[1] الحث علی حفظ العلم، ص: 254. [2] الحث علی حفظ العلم، ص: 254.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دسواں قاعدہ: مرتب انداز میں روزانہ حفظ کا اہتمام

انسان کا کسی بھی کام کو اپنی ذات پر لازم کرنا ابتدا میں بے پناہ مشکل ہوتا ہے، خصوصاً ایسا کام جس کی طرف طبیعت مائل نہ ہوتی ہو۔ ان میں سے ایک کام کسی چیز کو زبانی یاد کرنا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ طلبہ ایسے اسباق سے بھاگتے ہیں جن میں حفظ بکثرت ہو، باوجودیکہ وہ جانتے ہیں کہ جب زبانی یاد کرنے کی عادت ہو جائے تو وہ آسان ہو جاتا ہے اور ایک محبوب مشغلہ بن جاتا ہے۔

حفظ قرآن کے اہم ترین قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ خود کو روزانہ کی بنیاد پر حفظ کا پابند بنایا جائے، یعنی اگر قرآن کا ایک خاص حصہ حفظ کرنے کا ارادہ کیا ہے تو اس میں کمی نہ کی جائے۔ چند دنوں تک جب آپ اس کی پابندی کریں گے تو شیطانی وساوس، سستی اور کاہلی کا خاتمہ ہو جائے گا، پھر یہ انتہائی پُرلطف مشغلہ بن جائے گا اور آپ کی روزمرہ زندگی کا اس طرح حصہ بن جائے گا جس طرح کھانا پینا ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلاشبہ آدمی جب علم حاصل کرنا شروع کرتا ہے تو اس کا دل ایک گھاٹی کی مانند ہوتا ہے، پھر کچھ عرصے بعد وہ ایک ایسی وادی بن جاتا ہے کہ جس میں جو چیز بھی ڈالی جائے، وہ اس کو نگل جائے۔ [1]

یعنی طلبِ علم کے ابتدائی دور میں حافظ کو انتہائی تنگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن مسلسل حفظ، قراءت، مطالعے اور محنت سے اس کے ذہن کے دریچے وا ہو جاتے ہیں، حفظ سے اس کو ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر دل علم کو یوں نگلتا ہے جس طرح وادی ہر شے کو نگل جاتی ہے۔

ابو السمح الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچوں سے اشعار سنتا تھا، پھر جب میں انھیں دوبارہ سنانے کو کہتا تو وہ مجھے ڈانٹتے اور کہتے کہ تم سنتے ہو لیکن یاد نہیں رکھتے ہو، چنانچہ میں نے یاد کرنا شروع کر دیے۔ ابتدا میں جب میں نے یاد کرنے کا ارادہ باندھا تو یہ میرے لیے انتہائی کام مشکل تھا، پھر میں نے اپنے آپ کو اس کی عادت ڈالی، یہاں تک کہ میں نے رؤبہ کا قصیدہ؛ جو کہ دو سو اشعار پر مشتمل تھا، ایک رات میں حفظ کر لیا۔ [2]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ روزانہ کی بنیاد پر حفظ کے لیے وقت نکالیں، اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اگر

[1] الحث علی حفظ العلم، ص: 36. [2] الحث علی حفظ العلم، ص: 255.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پتھر پر پانی کا ایک ایک قطرہ بھی مسلسل گرتا رہے تو اس میں بھی گڑھا ڈال دیتا ہے۔

ابو ہلال عسکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احمد بن فرات رحمہ اللہ روزانہ صبح کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور حفظ کیا کرتے تھے، خواہ تھوڑا ہی کرتے۔ اسی طرح ایک شیخ کا قول ہے کہ میں جمعے کے روز (یعنی چھٹی کے دن) بھی صرف اس لیے کلاس میں حاضر ہوتا ہوں تا کہ حاضری کی عادت نہ ٹوٹے، اگرچہ درس نہ بھی ہو۔

قرآن کے عمل کو منظم کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک یا دو روز طبیعت کو راحت فراہم کی جائے اور اس دوران حفظ نہ کیا جائے۔ یہ چیز حافظے کی نشاط اور حفظ میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

طالب علم کے لائق یہ ہے کہ وہ خود کو ہفتے میں ایک یا دو روز راحت فراہم کرے، اس معمار کی طرح کہ جو اپنے کام کی مزید بہتری کے لیے کچھ وقت کے لیے کام کو روک دیتا ہے۔"

حفظِ قرآن کے عمل کو مزید مرتب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے آپ پر روزانہ کچھ متعین حصہ حفظ کرنے کی قید لگا لی جائے تا کہ خاص وقت میں قرآنِ کریم کا کچھ طے شدہ حصہ مکمل ہو سکے اور پھر چند دنوں کے لیے آرام کی غرض سے اس عمل کو چھوڑ دے، پھر طبیعت کی بحالی کے بعد دوبارہ شروع کرے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ یہ سب کچھ استاد کے مشورے اور اس کی نگرانی میں ہو تا کہ ذاتی ترجیحات اور شخصی رغبتیں جگہ نہ پا سکیں۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

طالب علم کے لائق ہے کہ اپنے اوپر حفظ کی ایک متعین مقدار لازم کرے اور جب اسے مکمل کر لے تو پھر چند روز کا وقفہ کرے، اس کی مثال ایک عمارت کی سی ہے کہ جو شخص عمارت کی خوبصورت تعمیر چاہتا ہے، وہ اسے پختہ ہونے کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور پھر وقفے کے بعد دوبارہ شروع کرتا ہے۔ اگر ایک ہی روز میں ساری تعمیر مکمل کرنے کی کوشش کرے تو بہتری کی اُمید نہیں ہوتی اور بہت جلد اس کے گرنے کا امکان ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایک طالب علم اپنے اوپر حفظ کی ایک خاص مقدار لازم کرے اور اسے یاد کرنے کے بعد پھر وقفہ کرے، یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جائے۔ جب طبیعت دوبارہ نشاط کے ساتھ پڑھنے کی طرف مائل ہو تو پھر حفظ کرنا شروع کر دے۔ اگر طبیعت پوری یکسوئی کے ساتھ مائل نہیں ہے تو اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمت کو اس کے لیے مت کھپائے۔[1]

حفظ کی بہتری کے لیے ضروری ہے کہ پریشانی اور تکلیف کے اوقات میں حفظ نہ کیا جائے بلکہ ایسے اوقات میں کسی ایسے کام کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنے کی کوشش کی جائے جس سے پریشانی کے ختم ہونے کا امکان ہو، یعنی سکون و راحت کے حصول کی تگ و دو یا پسندیدہ چیزوں کی طرف متوجہ ہوا جائے۔ نیز کچھ نادر قصے اور ایسے خوبصورت اشعار سننے کا اہتمام کیا جائے جو حکمت سے بھرپور ہوں تاکہ غم کا مداوا ہو۔

گیارھواں قاعدہ: سست روی کا پختہ حفظ؛ عجلت کے غیر پختہ حفظ سے بہتر ہے

آنکھ کے عدسے کا حفظ کے عمل میں ایک اہم کردار ہے، بالکل ایسے ہی جس طرح کسی کیمرے کے شیشے کا ہوتا ہے۔ کیمرہ میں جس طرح کیمرے کے شیشے کو انتہائی آہستگی سے مناظر کی تصویر کشی کے لیے حرکت دیتا ہے اور مناظر کا بہت دقت سے مشاہدہ کرتے ہوئے عکس بندی کرتا ہے جس کے نتیجے میں انتہائی نادر تصاویر سامنے آتی ہیں، اسی طرح وہ شخص جو قرآنِ کریم کے صفحات کو خوبصورتی سے اپنے حافظے میں نقش کرنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ پہلی مرتبہ آیت کو ٹھہر ٹھہر کر نظر کو مرکوز کر کے پڑھے اور پھر بار بار اسی رفتار سے اس کو دہرائے، یہاں تک کہ اسے یاد ہو جائے۔ جس قدر وہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت بنائے گا، اسی قدر بہترین نتائج برآمد ہوں گے اور اگر نظر کو تیزی سے آیات پر سے گزارے گا اور اسی اسلوب میں اپنے طے شدہ سبق کو حفظ کرے گا تو امکان ہے کہ کہیں وہ ایک کلمہ چھوڑ دے اور کہیں پوری سطر ہی نظر سے اوجھل ہو جائے، نتیجتاً جلدی سے کیا ہوا حفظ ایک نامکمل اور کمزور حفظ ہوگا جسے شاید دوبارہ حفظ کرنے کی ضرورت پڑے۔

حفظ قرآن کے حلقات میں ہم نے بکثرت دیکھا ہے کہ بچہ ایک صفحے کو جلد یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ شاید اس نے یاد کر لیا ہے اور وہ استاد کو بہت کم اغلاط کے ساتھ سنا بھی دیتا ہے لیکن استاد کو چاہیے کہ ایسے بچے کو تنبیہ کرے کہ وہ جلدبازی میں حفظ کرنے سے باز رہے اور آئندہ تیزی سے

[1] الفقيه والمتفقه: 100/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنائے گئے سبق کو قبول نہ کرے۔
یہ بات میرے تجربے میں آئی ہے کہ جن آیات کو انسان مکمل توجہ اور آہستہ رفتار کے ساتھ حفظ کرتا ہے اور اسی انداز میں اسے دہراتا ہے تو یہ حفظ تیز رفتاری سے کیے گئے حفظ سے انتہا درجے پختہ اور مضبوط ہوتا ہے جس کا احساس خود طالب علموں کو بھی ہوتا ہے کہ ان کی بعض سورتیں دیگر کی نسبت زیادہ پختہ ہیں۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ انھوں نے ان سورتوں کو یاد کرنے میں زیادہ کوشش اور وقت صرف کیا ہوتا ہے اور آہستہ رفتار کے ساتھ انھیں یاد کیا ہوتا ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو آدمی حفظ کا ارادہ رکھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ پختگی کے ساتھ حفظ کرے، کثرت کی فکر میں نہ لگا رہے بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کرے اور اس کے ساتھ اس کو سمجھنے کی کوشش بھی کرتا رہے، جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝ ﴾

''اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی دفعہ میں نازل کیوں نہ کر دیا گیا؟ ایسا اس لیے کیا گیا ہے تا کہ ہم اس کے ساتھ آپ کے دل کو مضبوط کریں اور اسے ہم نے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔''[1]

بارھواں قاعدہ: متشابہات پر توجہ سے حفظ کی مشکلات ختم ہو جاتی ہیں

حفظ قرآن کے راستے میں آنے والی وہ مشکلات جن کا حفاظ کو بکثرت سامنا رہتا ہے، ان میں سے ایک بعض آیات کا دوسری آیات کے ساتھ متشابہ ہونا بھی ہے، جیسے سورۂ اعراف میں ہے: ﴿ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ ﴾ جبکہ سورۂ ھود میں: ﴿ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ ﴾ ہے۔ دہرائی کے دوران آدمی جب ان مقامات پر پہنچتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ فہمِ معنی بھی متشابہات سے بچنے میں معاون نہیں رہتا، اگرچہ ان متشابہات کی کچھ حکمتیں بھی ہیں جنھیں مفسرین نے ذکر کیا ہے۔

[1] الفرقان 32:25.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مشکل گھاٹی کو عبور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک ماہر استاد ان مواقع پر طالب علم کی راہنمائی کرے اور دورانِ حفظ آیات کے ان فرق کو یاد کروائے۔ جب بھی طالب علم ان آیات پر پہنچے تو استاد اسے باخبر کرے کہ ایسی ہی ایک آیت تھوڑے سے فرق کے ساتھ فلاں مقام پر آتی ہے، مثلاً جب بچہ سورۃ البقرۃ کی آیت: ﴿وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ تلاوت کرے تو استاد اسے بتائے کہ یہ لفظ تین مقامات پر وارد ہوا ہے۔ اوّل اسی جگہ میں اور دو مرتبہ سورۂ آل عمران میں: ﴿وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ اور ﴿وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾۔ سورۃ البقرۃ والے میں الحق پر ''الف لام'' ہے جبکہ آل عمران والے دو مقامات پر ''الف لام'' نہیں ہے۔ طالب علم اسے اپنی کاپی میں نوٹ کر لے اور استاد اسے کہے کہ تم جب بھی دہرائی کرو تو ان مقامات کا خصوصاً خیال رکھو، نیز جب تم کسی دوسرے ساتھی کا سنو تو اس کی بھی اسی انداز میں راہنمائی کرو۔ اس طرح جب بھی طالب علم کسی ایسے مقام سے گزرے تو استاد دیگر مثالوں کے ساتھ اس کی راہنمائی کرے۔

یہاں سے ایک پختہ حفظ والے استاد کی اہمیت بھی فکر ونظر کے سامنے اُجاگر ہوتی ہے کیونکہ پختہ حفظ والا استاد ہی متشابہات کے بارے میں راہنمائی پر قادر ہوتا ہے۔ اگر ایسا استاد میسر نہ ہو تو طالب علم متشابہات کی کتب سے راہنمائی لے جو کہ عام دستیاب ہوتی ہیں۔

ان میں ایک قسم ایسی کتب کی ہے جن میں متشابہات کے تعین کے ساتھ ساتھ ان کی لغوی وتفسیری توجیہ بھی کی جاتی ہے، جیسے کرمانی کی کتاب ''البرهان في متشابه القرآن'' اور شیخ الاسلام زکریا الانصاری کی کتاب ''فتح الرحمٰن''، اسی طرح ابوالحسین المنادی کی ''متشابه القرآن''۔

دوسری قسم میں وہ کتب آتی ہیں جن میں صرف متشابہات کا تذکرہ ہے، وجوہ اور علل بیان نہیں کی گئیں۔ جیسے ''سبيل التثبيت واليقين لحفاظ آي الذكر الحكيم'' از: عبدالحمید صفی الدین۔ ''تنبيه الحفاظ الى الآيات المتشابهات الألفاظ'' از: محمد بن عبدالعزیز المسند۔ ''ضبط المتشابهات في القرآن الكريم'' از: محمد بن عبداللہ الصغیر اور ''عون الرحمٰن في حفظ القرآن'' از: قلمونی۔

تیسری قسم منظوم کتب کی ہے جن کو زبانی یاد کرنا طلبہ کے لیے قدرے آسان ہوتا ہے، جیسے ''نظم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متشابہ القرآن" از: محمد تشیتی۔"منظومة الدمیاطی" اور"منظومة السخاوی"۔ یہ آخری کتاب زبانی یاد کرنے کے لحاظ سے سب سے عمدہ اور آسان ہے۔

تیرھواں قاعدہ استاد کے ساتھ گہرے تعلق کی ضرورت

حفظ قرآن کے کام میں استاد سے گہرا ربط بنیادی رُکن ہے، اس لیے کہ قرآن کا اعتماد بلاواسطہ استاد سے پڑھنے اور سیکھنے پر ہے جس کے لیے ابتدا میں طالب علم کو استاد کی سخت ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ اس کی درست راہنمائی کر سکے اور بچے کا ہاتھ پکڑ کر اسے حفظ قرآن کے مثالی راستے پر گامزن کر سکے، لہٰذا حفظ قرآن کے ابتدائی طالب علم کے لیے ان توجیہات کی بہت اہم ضرورت ہے جن سے اس کا یہ عمل مربوط انداز میں انجام پا سکے۔ مثال کے طور پر پہلے مرحلے میں طالب علم کے لیے استاد سے جس چیز میں استفادہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ استاد ان مشکلات کو حل کرے جن کا طالب علم کو سامنا ہوتا ہے اور ان آیات کے بارے میں تنبیہ کرے جو ایک دوسری سے مشابہ ہیں۔ نیز طالب علم کو مسلسل تذکیر کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور اس عمل کو فقط رضائے الٰہی کے لیے انجام دے۔ استاد کی یہ تنبیہات کس قدر مؤثر ہیں، یہ کسی صاحب عقل و دانش سے مخفی نہیں۔

قابسی کہتے ہیں:

وَقَدْ مَضٰى أَمْرُ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُمْ يُعَلِّمُونَ أَوْلَادَهُمُ الْقُرْآنَ وَيَأْتُونَهُمْ بِالْمُعَلِّمِينَ وَيَجْتَهِدُونَ فِي ذَالِكَ.

"مسلمانوں کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ اپنی اولادوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں، انھیں باقاعدہ معلمین کے پاس لاتے ہیں اور اس سلسلے میں تمام کوششیں بروئے کار لاتے ہیں۔"[1]

استاد کی اہمیت یوں بھی زیادہ ہو جاتی ہے کہ وہ نوجوانوں اور ابتدائی طالب علموں کے افکار کو روشن کرے، ان کی ہمتوں کو بیدار کرے، فکر و نظر کو زندگی بخشے، قوتِ ادراک کو ترقی دے اور انھیں باطل کے مقابلے میں حق کے اسلحے سے لیس کرے، فضائل کی تعلیم دے تا کہ وہ رذائل کو ختم کر دیں، انھیں علم

[1] الرسالة المفصلة بأحوال المعلمين والمتعلمين، ص: 287.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھائے تاکہ وہ جہالت کو شکست دیں، ان کے نفوس کو شوقِ حیات سے بھر دے اور مردہ شعور کو زندگی دے، ان کی کمزور قوتوں کو مضبوط کرے، ان کے بجھے چراغوں کو جلا بخشے، ان کے اندھیرے راستوں کو روشن کر دے، ان کی بنجر زمینوں کو سرسبز و شاداب کر دے اور اُجڑے درختوں کو ثمر آور کر دے۔[1]

بلاشبہ استاد کے رُو برو ایک مرتبہ بیٹھنے اور استاد کے اپنے شاگرد کے سبق کو سننے کا تربیتِ نفس پر بے پناہ اثر ہے اور یہ مہذب زندگی گزارنے کی مشق ہے۔ لقمان حکیم اپنے بیٹے سے فرماتے ہیں: اے میرے بیٹے! تیری دانائی کہاں تک پہنچی ہے؟ اس نے کہا: جس چیز کا مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوتا، میں اس کی ذمہ داری نہیں اٹھاتا۔ تو انھوں نے فرمایا: بیٹا! ایک چیز باقی ہے۔ علماء کی مجالس میں پوری تندہی اور ذوق سے بیٹھا کرو، اللہ تعالیٰ حکمت کے ذریعے سے مردہ دلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے موسلا دھار بارش بنجر زمین کو زندگی بخش دیتی ہے۔

استاد کیسے منتخب کیا جائے؟

انتخابِ استاد میں طالب علم کے لیے کچھ چیزوں کی رعایت رکھنا بہت اہم ہے:

① طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ استاد کے انتخاب میں خوب غور وفکر سے کام لے اور کسی قسم کی عُجلت کا شکار نہ ہو اور ایسا استاد منتخب کرے جس میں معلم کی جملہ شروط موجود ہوں۔

زرنوجی بیان کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کو بہت غور وفکر کے بعد استاد منتخب کیا تھا۔[2] اسی طرح زرنوجی کہتے ہیں کہ ایک انتہائی دانش مند مرشد اپنے طلبہ سے کہا کرتے تھے کہ جب تم بخارا جاؤ تو ائمہ کے ساتھ ملاقات اور انتخابِ استاد میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو بلکہ دو ماہ تک انتظار کرو اور مکمل غور وفکر کے بعد استاد منتخب کرو، پھر جب تم نے کسی ایک استاد کو منتخب کر لیا اور پڑھنا بھی شروع کر دیا لیکن اس کا درس تمھیں اطمینان بخش نہ لگا جس کی وجہ سے تم اسے چھوڑ کر کسی دوسرے استاد کے پاس چلے گئے تو علم کی برکت اُٹھ جائے گی، لہٰذا دو ماہ تک اچھی طرح غور وفکر کرنے کے بعد ہی انتخابِ استاد کے مرحلے کو طے کرنا چاہیے۔[3]

① روح التربیة والتعلیم، ص: 165. ② تعلیم المتعلم وطرق التعلم، ص: 41. ③ تعلیم المتعلم وطرق التعلم، ص: 43.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② طالب علم کو چاہیے کہ ثقات اہلِ علم کے مشورے اور علم تجوید وقراءات کے ماہر اساتذہ کے ارشادات کی روشنی میں انتخابِ استاد کا مرحلہ طے کرے، جیسا کہ قرآنِ کریم میں حکم ہے:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾

''اپنے معاملات میں ان سے مشورہ کرلیا کریں۔''[1]

اسی لیے کہا جاتا ہے:

مَنْ شَاوَرَ أَهْلَ النَّصِيحَةِ، سَلِمَ مِنَ الْفَضِيحَةِ

''جس نے اہلِ نصیحت سے مشورہ کیا، وہ شرمساری سے بچ گیا۔''

③ انتخابِ استاد میں اللہ سے استخارہ بھی کرنا چاہیے کیونکہ مشورہ کرنے والا رُسوائی سے اور استخارہ کرنے والا شرمندگی سے محفوظ رہتا ہے۔

ابن الجماعۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ خوب غور وفکر کرے اور اللہ سے استخارہ کرے کہ کس شخص سے علم حاصل کرنا چاہیے اور کس سے اخلاق وآداب سیکھنے چاہئیں۔[2]

استاد میں پائی جانے والی خصوصیات؛ جن کی رعایت ضروری ہے

طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ استاد کے انتخاب میں اپنی فکرونظر کے سامنے کچھ لازمی شروط رکھے، خصوصاً جس سے حفظِ قرآن کرنا چاہتا ہے:

① صحیح عقیدہ: ضروری ہے کہ استادعقیدۂ اہل السنۃ والجماعۃ پر کار بند ہو، اسی لیے بعض سلف کا قول ہے:

هٰذَا الْعِلْمُ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.

''یہ علم دین ہے، لہٰذا یہ ضرور دیکھو کہ تم اپنا دین کن سے اخذ کر رہے ہو۔''[3]

② علمی مہارت: حفظِ قرآن کے لیے جس استاد کو منتخب کیا جائے، اس کے بارے میں یہ اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ اسے قرآن پر کامل مہارت حاصل ہو۔ مزید یہ کہ اس کی منزل بھی پختہ ہو، متقی ہو، خیرخواہ ہو اور اللہ سے ڈرنے والا ہو۔

[1] آل عمران 3:159. [2] تذکرۃ السامع والمتکلم، ص:85. [3] تذکرۃ السامع والمتکلم، ص:85.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ استاد ایسا ہو کہ جو معلومات کو منتقل کرنے پر قادر ہو۔ ابن الجماعۃ رحمہ اللہ نے اجمالاً استاد کی ان تمام خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے جن سے اسے مزین ہونا چاہیے لیکن اگر ممکن ہو تو استاد ایسا شخص ہو جو اپنے فن میں ماہر ہو، شفیق ہو، صاحبِ مروّت ہو، اس کی پاک دامنی کی شہرت ہو اور گناہوں سے بچنے کے بارے میں معروف ہو۔ خصوصاً بچوں کو تعلیم دینے میں بہترین اور سمجھانے پر کامل قدرت رکھتا ہو۔

④ قرآنِ کریم کا حافظ بھی ہو اور پختہ یاد بھی ہو، اہلِ علم کے ہاں اس کا علمی تعارف ہو، اس کی ثقاہت مسلّم ہو، سند متصل ہو، قرآن کے ساتھ گہرا تعلق ہو، ممکن ہو تو قراءاتِ عشرہ کا بھی فاضل ہو، البتہ اس میں عالی سند کے حامل استاد کو ترجیح دی جائے گی۔

اگر ان صفات کا حامل استاد نہ ملے تو پھر جو بھی بہتر لگے، اسے منتخب کر لیا جائے۔ لیکن اگر استاد میسر ہی نہ ہو تو پھر اپنے ایسے بھائی کے ساتھ تعلق پیدا کر لے جو حفظِ قرآن میں اس کا معاون بن سکے یا وہ خود حافظِ قرآن ہو کیونکہ جب انسان حفظ کرتا ہے اور حفظ میں غلطی کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے اس بات کا قطعی احساس نہیں ہوتا کہ اس نے کس جگہ پر غلطی کی ہے۔ بعض دفعہ ایسی غلطی پر لمبا عرصہ گزر جاتا ہے، لہٰذا کسی حافظ کو سنا لینے کے بعد غلطی معلوم کر لینے میں آسانی ہو جاتی ہے، چنانچہ اس بات سے حتی الامکان بچنا چاہیے کہ قرآنِ کریم کا کوئی لفظ غلط شکل میں اس کے ذہن میں محفوظ ہو جائے۔ اس تعلق کا مزید فائدہ یہ بھی ہے کہ دورانِ حفظ طالب علم کو کسی ایسی شخصیت کی ضرورت ہوتی ہو جو اسے ثابت قدم رکھے اور اس کے شوق کو مسلسل ابھارتی رہے، نیز طالب علم کے ہاتھ کو تھامے رکھے، یہاں تک کہ وہ حفظ قرآن کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائے۔

اسی وجہ سے ہم نے سطورِ بالا میں بے حد تاکید کی ہے کہ استاد سے تعلق بہت مضبوط ہو اور صرف ایسے استاد پر اکتفا نہ کیا جائے جس کے پاس سند موجود ہو بلکہ قراءت میں مضبوط اور قرآن کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے استاد کو منتخب کیا جائے۔

چودھواں قاعدہ: دورانِ حفظ آیات کے رسم پر بھرپور توجہ

حفظ کے عمل میں نظر ایک بنیادی آلہ ہے جس پر اعتماد کیا جاتا ہے اور حفظ قرآن میں اس پر مزید توجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے کی ضرورت ہے۔ پہلے مرحلے میں طالب علم کو چاہیے کہ قرآنِ کریم کے صفحے کو اس طرح غور سے دیکھے کہ اس کی نگاہوں میں آیات کے نقوش سما جائیں کیونکہ الفاظ کو مسلسل دیکھنے سے وہ حافظے کی تختی پر نقش ہو جاتے ہیں اور ایک لمبے عرصے بعد اگر اس سے کسی آیت کے بارے میں سوال کیا جائے تو پورا صفحہ کھل کر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور یہاں تک معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ آیت قرآن کے دائیں صفحے پر ہے یا بائیں صفحے پر۔

احمد بن فرات رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم ہمیشہ اپنے شیوخ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنتے رہے ہیں کہ حفظ میں پختگی کا باعث صرف یہ ہے کہ اسے بکثرت دیکھا جائے۔[1]

اسماعیل بن ابی اویس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب تم کسی چیز کو زبانی یاد کرنے کا ارادہ کرو تو رات کو سو جاؤ اور سحری کے وقت اُٹھو، چراغ جلاؤ اور اس چیز پر نظریں گاڑ لو جسے تم یاد کرنا چاہتے ہو، اس کے بعد تم اسے کبھی بھولو گے نہیں۔[2]

طالب علم کی تربیت میں اور مزید تحقیق کے میدان میں علمائے تزکیہ کے ان ارشادات کی بہت قیمت ہے۔

پندرھواں قاعدہ: حفظِ قرآن کے ساتھ عملِ صالح کا اہتمام

اطاعتِ الٰہی دل و دماغ کو روشن کرتی ہے، نزولِ سکینت کا باعث بنتی ہے، لوحِ ذہن کو چمکا دیتی ہے اور حفظِ قرآن کی استطاعت میں بے پناہ اضافہ کرتی ہے جبکہ معاصی سے پراگندہ ہونے والا سیاہ دل اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے اور اس سے حفظ اور علم کی نعمت سلب کر لی جاتی ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَحْسِبُ الرَّجُلَ يَنْسِي الْعِلْمَ كَانَ يَعْلَمُهُ بِالْخَطِيئَةِ يَعْمَلُهَا.

''میں سمجھتا ہوں کہ ایسا آدمی جو علم کو جاننے کے باوجود بھول جاتا ہے، وہ صرف گناہ کی پاداش سے ہوتا ہے جو اس کے عمل کا حصہ بن جاتے ہیں۔''[3]

---

[1] الجامع في الحث على حفظ العلم، ص: 177. [2] الجامع في الحث على حفظ العلم، ص: 177. [3] جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 226.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا گناہ کی وجہ سے آدمی کا علم سلب کر لیا جاتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ[1]

''پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت برسا دی اور ان کے دل سخت کر دیے، وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور انھیں جو کچھ نصیحت کی گئی تھی، اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے۔''[2]

جبکہ یہ تو کتاب اللہ ہے اور تمام علوم سے بڑا علم ہے، سو اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کو حفظ کرتے ہوئے عملی کوتاہی نہ برتی جائے تا کہ یہ طالب علم کے خلاف دلیل نہ بن جائے۔ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حافظے کو درست اور پختہ کرنے والی کوئی چیز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا:

إِنْ كَانَ شَيْئٌ فَتَرْكُ الْمَعَاصِي.

''اگر کوئی چیز ہے تو وہ گناہوں کو چھوڑنا ہے۔''[3]

علی بن خشرم نے امام وکیع رحمہ اللہ سے کہا: میں ایک کند ذہن آدمی ہوں، مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہوتا، میرے لیے کوئی دوا تجویز فرمایئے۔ تو انھوں نے فرمایا: اے بیٹے! اللہ کی قسم! حفظ کے لیے آج تک جو میری سب سے مجرب دوا ہے، وہ گناہوں سے پرہیز ہے۔[4]

یہاں یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے اس سوال کو ذکر کیا جائے جو انھوں نے امام وکیع رحمہ اللہ سے کیا تھا کہ:

شَكَوْتُ إِلٰى وَكِيعٍ سُوءَ حِفْظِي ... فَأَرْشَدَنِي إِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِي

وَقَالَ اعْلَمْ بِأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ ... وَنُورُ اللهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصِي

''میں نے (اپنے استاد) وکیع رحمہ اللہ سے اپنا حافظہ کمزور ہونے کی شکایت کی تو انھوں نے مجھے گناہ چھوڑ دینے کی ہدایت کی اور فرمایا: جان لو! علم نور ہے اور اللہ کا نور کسی گناہ گار کو نہیں دیا جاتا۔''

[1] المائدة 5:13. [2] جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 227. [3] جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 228.
[4] جزء فيه أخبار لحفظ القرآن، ص: 228.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اس شخص کے لیے کس قدر ضروری ہے جو حفظِ قرآن کا شوق رکھتا ہو۔ ویسے بھی علم بلاعمل کے متعلق قرآنِ کریم میں شدید وعید وارد ہوئی ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○﴾

''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ تم جو کرتے نہیں اس کا (لوگوں کو) کہنا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا جرم ہے۔'' [1]

گزشتہ صفحات میں وہ حدیثِ مبارکہ گزر چکی ہے جس میں بیان ہے کہ روزِ قیامت تین آدمیوں؛ مجاہد، سخی اور عالم کو صرف نیت خالص نہ ہونے کی وجہ سے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جب عالم سے سوال کرے گا کہ میں نے تجھے قرآن کے علم جیسی عظیم دولت سے نوازا تھا تو تُو نے کیا کیا؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے تیرے قرآن کا علم سیکھا، پھر اس کی تبلیغ و ترویج کی اور اسے دوسرے لوگوں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تیری نیت صرف یہ تھی کہ لوگ تیرے علم کی تعریف کریں اور تجھے بہت بڑا عالم سمجھیں، لہٰذا اب میرے پاس تیرے لیے کوئی جزا نہیں ہے کیونکہ تیری نیت میں میری رضا کا حصول شامل ہی نہیں تھا، پھر اسے حکمِ الٰہی پر جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ [2]

اسلام علم اور عمل کے ربط کا نام ہے۔ جن آیات کو انسان حفظ کر رہا ہوتا ہے، ان پر عمل کرنے سے وہ آیات ذہن میں ثبت ہو جاتی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص کی روزمرہ زندگی میں قرآن موجود نہ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے حفظ کے دروازے کھول دے؟

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ، فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ.

''علم؛ عمل کے ساتھ ہی منادی لگاتا ہے، اگر تو کوئی اسے قبول کر لے تو ٹھہر جاتا ہے، ورنہ رختِ سفر باندھ لیتا ہے۔'' [3]

[1] الصف61:2، 3. [2] صحيح مسلم: 1905. [3] إحياء العلوم: 65/1.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام غزالی ؒ فرماتے ہیں:

لَوْ قَرَأْتَ الْعِلْمَ مِائَةَ سَنَةٍ وَ جَمَعْتَ أَلْفَ كِتَابٍ، لَا تَكُونُ مُسْتَعِدًّا لِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى إِلَّا بِالْعَمَلِ.

''اگر تو ایک سو سال تک علم حاصل کرے اور ایک ہزار کتابیں جمع کر لے تو عمل کے بغیر اللہ کی رحمت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔''[1]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی﴾

''انسان کو وہی ملتا ہے جس کے حصول کی وہ کوشش کرتا ہے۔''[2]

امام وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حدیث کو حفظ کرنے کے لیے اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے تھے اور ہمارا یہ معمول تھا کہ بکثرت روزے رکھ کر حدیث حفظ کیا کرتے تھے۔[3]

انتہائی اہم قاعدہ ہے کہ حفظ سے پہلے حفظ کی تیاری کرنی چاہیے اور یہ اعضائے جسمانی کو گناہوں سے پاک کرنے اور اعمالِ صالحہ سے مزین کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ پیارے بھائی! وہ آنکھ جس کے ساتھ آپ نے قرآنِ کریم حفظ کرنا ہے؛ اس کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھے، وہ کان جس کے ذریعے سے آپ نے قرآن سن کر حفظ کرنا ہے؛ اس کے بھی لائق نہیں ہے کہ اس سے لہو لعب اور بے ہودگی کی باتیں سنی جائیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور وہ دل جس کے بارے میں آپ اُمید رکھتے ہیں کہ وہاں کتاب اللہ محفوظ ہو، ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی گندگی سے پاک ہو اور شیشے کی طرح صاف ہو، گناہوں کے داغ دھبوں سے مبرا ہو۔

سولھواں قاعدہ: منزل کی مربوط دہرائی، پختگی کا ذریعہ

منزل کی پختگی کے لیے دہرائی کرنے کی اہمیت حفظ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے، لہٰذا ہم نے جس

[1] أیها الولد للغزالی، ص:99. [2] النجم 39:53. [3] جزء فیه أخبار لحفظ القرآن، ص:229.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح حفظِ قرآن کو اہتمام سے بیان کیا ہے، ایسے ہی قرآن کی دہرائی کو بھی خصوصی اہمیت دینی چاہیے۔ بلکہ دہرائی کا مرحلہ حفظ سے بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ حفظ طبیعت پر آسان ہوتا ہے جس کا انسان کو شوق بھی ہوتا ہے اور نسبتاً طبیعت ہشاش بشاش بھی رہتی ہے جبکہ دہرائی ایک مشکل اور صبر آزما کام ہے جس میں مستقل مزاجی، شدید محنت اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے، خاص طور پر حفظ کے فوراً بعد جب پہلی دہرائی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے ہم نے اس کے لیے خاص فصل متعین کی ہے اور اس کے مفید طریقہ کار پر بحث کی ہے۔ یہاں صرف یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ دہرائی پر گفتگو حفظ کی بحث کو مکمل کرنے والے قواعد میں سے ہے، اس لیے کہ جب تک دہرائی نہ کی جائے، اس وقت تک حفظ شدہ قرآنِ کریم سے استفادہ ممکن نہیں ہے کیونکہ اگر انسان دہرائی چھوڑ دے تو کچھ عرصے بعد قرآنِ کریم کو نئے سرے سے یاد کرنے کی زحمت اٹھانا پڑے گی جو کہ بے حد مشکل ہے۔

اسی سلسلے میں امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قلوب کی مثال مٹی کی سی ہے، علم اس کے پودے ہیں اور مذاکرہ (دہرانا) اس کا پانی ہے۔ جب کسی بھی کھیت کا پانی بند کر دیا جائے تو پودے خشک ہو جاتے ہیں۔[1]

اور ایک شاعر کا قول ہے:

فَأَدِمْ لِلْعِلْمِ مُذَاكَرَةً فَدَوَامُ الْعِلْمِ مُذَاكَرَتُهُ

''علم کی دہرائی پر ہمیشگی اختیار کرو کیونکہ علم کی بقا دہرائی ہی پر منحصر ہے۔''

سترھواں قاعدہ سمجھ کر پڑھنا حفظ کے لیے معاون

اہم ترین قواعد میں سے ہے کہ انسان قرآنِ کریم کو بقدرِ استطاعت سمجھ کر حفظ کرے۔ لیکن کیا یہ ایک عام قاعدہ ہے؟ یہ بات عیاں ہے کہ چھوٹا بچہ اور غیر عربی شخص قرآنِ کریم کو سمجھے بغیر ہی حفظ کرتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض حضرات پورے قرآن کے پختہ حافظ ہوتے ہیں لیکن وہ عربی کا ایک کلمہ بھی بولنے کی قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہی ایک لفظ کے معنیٰ تک کو جانتے ہیں، اس لیے سمجھ کر

[1] الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع:334/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کا قاعدہ عمومی نہیں ہے بلکہ یہاں طالب علم کی کیفیت کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا۔ عام سے ہماری مراد یہ ہے کہ قرآن کے جس حصے کو حفظ کرے، اس کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے ایک زندہ واقعے کے طور پر ذہن میں بٹھائے، اس لیے جب کسی مشکل کلمے سے گزر ہو تو تفاسیر کی طرف رجوع کر کے اسے سمجھنے کی کوشش کرے۔ اس سے ذہن میں حفظ راسخ ہوگا اور آیات کو دہرانے میں مددگار ہوگا، البتہ چھوٹے بچے کو ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ جسے یاد کرے، اسے جانتا بھی ہو اور نہ ہی اس کی عقل اس قابل ہوتی ہے کہ معانی کو بکثرت جان سکے۔ بسا اوقات تو باوجود لمبی چوڑی شرح کے بھی حقیقی معنی تک پہنچنا اس کے لیے مشکل ہو جاتا ہے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے ذہن میں غلط معنی راسخ ہو جاتا ہے جسے زائل کرنا ممکن نہیں رہتا۔ لیکن یہاں ایک استثنائی شکل یہ بھی ہے کہ جب کسی بچے پر ایک آیت کا حفظ مشکل ہو جائے تو امکان موجود ہے کہ آپ اس آیت کی مختصر تشریح کر دیں اور اس کے لیے وہ قصہ بیان کر دیں جو اس آیت سے متعلقہ ہے تو اس کے لیے وہ آیت حفظ کرنا آسان ہو جائے گا۔

اٹھارھواں قاعدہ: حفظِ قرآن کے لیے سچی رغبت اور مضبوط محرک

علمائے تربیت کے ہاں محرک سے مراد وہ قوت ہے جو اسے ایک ہدف کی طرف مسلسل متحرک اور متوجہ رکھتی ہے۔①

اس کی ایک اور بھی دقیق تعریف یوں کی گئی ہے: انسان کی داخلی جسمانی یا نفسانی کیفیت جو خاص حالات میں کام کرنے پر ابھارتی ہے اور ایک متعین مقصد کی طرف پہنچانے میں مددگار ہوتی ہے۔②

اگر ہم یہ سوال کریں کہ مسلمان کے لیے حفظِ قرآن کے کیا محرکات ہیں؟ تو درج ذیل نکات میں ان کا خلاصہ ممکن ہے:

① اجر وثواب کی چاہت اور جنت میں درجات کی بلندی۔

② اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کے لیے مسابقت، جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے:

---

① الجامعة والتدريس الجامعي، ص:56. ② مدخل الى التربية، ص:78.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝ ﴾

''سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے۔''[1]

③ حافظ کے لیے اس بات کی معرفت بھی بے انتہا لازم ہے کہ جسے وہ حفظ کر رہا ہے، وہ کس قدر قیمتی چیز ہے اور اس کے ذہن میں یہ شعور بھی پختہ ہونا چاہیے کہ وہ درجہ بدرجہ ارتقائی منازل طے کر رہا ہے۔

④ طالب علم کا اپنے ذاتی شوق اور ارادے سے حفظ کرنا اور حفظ کی تکمیل کے لیے ایک ہدف مقرر کرنا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ مسلمان کا پہلا ہدف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور اس تک پہنچانے کا سب سے بڑا ذریعہ قرآنِ کریم ہے۔ یہ بات کسی مسلمان سے مخفی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حافظِ قرآن کے لیے کیا انعامات تیار کر رکھے ہیں اور آخرت میں اس کے لیے کس قدر بلند درجات ہیں۔ نوجوانوں اور بوڑھوں کے لیے حفظِ قرآن کے لیے یہی محرک کافی ہے۔

یہ محرکات طالب علم کو اللہ تعالیٰ کا اہلِ قرآن کے لیے فضل و کرم اور بے پناہ اجر یاد دلاتے رہتے ہیں جس سے انسان کے اندر ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ بہت جلد اس مشکل گھاٹی کو طے کر لے اور ان فضائل کا حقدار ٹھہرے۔ حفظِ قرآن کا سچا شوق ایک طالب علم کے لیے سخت ترین گھاٹیاں بھی آسان کر دیتا ہے۔ میں اساتذہ کو سختی سے یہ تاکید کرتا ہوں کہ وہ پوری ذمہ داری سے تربیت کے فرض سے عہدہ برآ ہوں اور ان محرکات کو چھوٹی عمر ہی میں طالب علم کے ذہن میں پختہ کر دیں تاکہ بعد میں وہ ذاتی شوق کی بنا ہی پر اس راستے پر گامزن رہیں۔

مثال کے طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر سپاہیوں کو دیگر زبانیں سکھائی جائیں تو وہ انھیں بہت جلد سیکھ لیتے ہیں جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے سامنے ایک بہت واضح ہدف دیکھ رہے ہوتے ہیں جسے انھوں نے بہت کم وقت میں حاصل کرنا ہوتا ہے اور یہ ایسا محرک ہوتا ہے کہ جوان کے لیے ہر چیز کو آسان کر دیتا ہے، جبکہ اس کے برعکس مدارس اور جامعات میں طالب علم اسی زبان کو سیکھنے میں لمبا عرصہ صرف کر دیتے ہیں کیونکہ ان کے اندر وہ محرک کام نہیں کر رہا ہوتا جو ایک سپاہی کے اندر کام کر رہا ہوتا ہے بلکہ طالب علم کی تو بسا اوقات یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اس زبان کی تدریس کو مشکل اور ناممکن سمجھتے ہوئے چھوڑنے کی بھی خواہش کرتا ہے۔

[1] المطففين 26:83.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس کو ایک مثال سے یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ امتحانات کے دوران طالب علم ایک رات میں جو کچھ یاد کر لیتا ہے وہ سال بھر میں یاد نہیں کر پاتا، اس کے پیچھے بھی اس وقت ایک محرک کام کر رہا ہوتا ہے کہ وہ ایک رات اس کی کامیابی یا ناکامی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

پچیسواں قاعدہ: دعا اور ذکرِ الٰہی سے اللہ کی بارگاہ میں التجا

میں نے گزشتہ صفحات میں جتنے بھی قواعد ذکر کیے ہیں، وہ حسی اور مادی ہیں لیکن میں آخر میں ایک قاعدہ معنوی اور روحانی بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حفظِ قرآن جیسے اس عظیم اور مقدس عمل کے لیے بارگاہِ خداوندی میں دعا اور ذکرِ الٰہی کے ذریعے سے مدد بھی مانگنی چاہیے کیونکہ ربِ کریم کے حضور التجا کرنے سے ہر مشکل کام آسان ہو جاتا ہے۔ اس کام کو آسان بنانے کے لیے یہ سب سے بہترین دوا ہے۔ مجھے ایک طالب علم نے بتلایا کہ میں نے شاطبیہ (علمِ قراءت کی کتاب) حفظ کرنا شروع کی تو مجھے بہت دُشواری ہونے لگی اور ایک بھی باب حفظ نہیں کر پا رہا تھا۔ ایک رات میں نے رب تعالیٰ کے سامنے روتے ہوئے التجا کی کہ مولائے کریم! اس سلسلے میں میری مدد فرمائیے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرا ذہن یوں کھل گیا کہ پوری کتاب بآسانی حفظ کر لی۔

بہت سے حفاظ کو یہ مسئلہ بھی درپیش ہو جاتا ہے کہ دورانِ حفظ بعض وجوہات کی بنا پر بے دلی کا شکار ہو جاتے ہیں اور عملِ حفظ سے بے اعتنائی برتنے لگتے ہیں۔ حفظِ قرآن اور منزل کی دہرائی کے تمام تر طریقوں کا علم ہونے کے باوجود قرآن یاد کرنے کو ان کا جی نہیں چاہ رہا ہوتا۔ ایسی حالت کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کیا جائے، اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگی جائے اور اس کے سامنے انکساری اور مسکنت کا اظہار کیا جائے۔ اگر اس عمل کے لیے تہجد کے وقت کا انتخاب کیا جائے تو نہایت مفید ہوگا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سچے طالب کو نامراد نہیں لوٹاتا۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی التجا کو قبول نہ فرمائے؟ جبکہ وہ خود ہی فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾

”(اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں (تو انھیں بتلائیے کہ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یقینا میں تو قریب ہوں (اور) دعا کرنے والا جب بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں۔'' [1]

اس سلسلے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کرنا بھی نہایت مفید ہو گا۔ اس حدیث کی صحت کے متعلق اگرچہ محدثین نے کلام کیا ہے لیکن امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے اور اسے بخاری ومسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ قرآن میرے سینے سے نکلتا جا رہا ہے اور میں اس پر قابو نہیں کر پا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تمھیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمھیں نفع عطا فرمائے اور جس کو تو یہ کلمات سکھائے گا اس کو بھی ان کی وجہ سے نفع دے گا اور جو کچھ تیرے علم میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی ثابت وقائم رکھے گا؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، سکھلا دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعے کی رات آئے تو رات کے آخری تہائی حصے میں اُٹھ جانا کیونکہ یہ ایسا وقت ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت دعا کو قبولیت سے نوازا جاتا ہے اور اس بارے میں سیدنا یعقوب علیہ السلام کا قول بھی ہے جو انھوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا کہ جب جمعے کی رات آئے گی تو میں تمھارے لیے اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا۔ لیکن اگر تم (اس وقت) اٹھنے کی طاقت نہ رکھو تو رات کے درمیانی حصے میں اُٹھ جانا اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو رات کے اوّل حصے ہی میں (رب کے حضور) کھڑے ہو جانا اور چار رکعات نماز پڑھنا۔ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ یٰس پڑھنا، دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ السجدہ پڑھنا، تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الدخان پڑھنا اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور تبارك المفصل پڑھنا، پھر جب تم تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا، مجھ پر اور تمام انبیاء پر اچھی طرح درود پڑھنا، اپنے ان بھائیوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنا جو تم پر ایمان میں سبقت لے گئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بھی بخشش کی دعا کرنے کے بعد آخر میں یہ کلمات پڑھنا:

---

[1] البقرۃ 2:186.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَّا أَبْقَيْتَنِي، وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي، وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ، وَ نُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي، وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ، أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي، وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي، وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي، وَأَنْ تَشْغَلَ بِهِ بَدَنِي، فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ، وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

’’اے اللہ! جب تک تو مجھ کو باقی (یعنی زندہ) رکھے تب تک مجھ سے گناہ ترک کرا کے مجھ پر رحم فرما، مجھ پر یہ بھی رحم فرما کہ میں ان امور میں بتکلف نہ پڑتا پھروں جن کا مجھ سے کوئی مطلب ہی نہیں ہے اور مجھ کو ان معاملات میں حُسنِ نظر عطا فرما جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دیں، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے پیدا کرنے والے! اے بزرگی اور اکرام والے! اے کبھی نہ ختم ہونے والی عزت والے! اے اللہ! اے رحمان! میں تجھ سے تیری بزرگی اور تیرے چہرے کے نور کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے سے میری بصارت کو منور کر دے اور اسی کے ذریعے سے میری زبان کو بولنے کی توفیق بخش دے، اسی کی برکت سے میرے دل پر پڑے پردے ہٹا دے، اسی کے باعث میرا سینہ کھول دے، اسی کے ساتھ میرے بدن کو مشغول رکھ کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی میری حق پر مدد نہیں کر سکتا اور نہ ہی یہ تیرے سوا کوئی عطا کر سکتا ہے، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ممکن ہے، جو بڑی بلندی وعظمت والا ہے۔‘‘

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے ابوالحسن! تم یہ عمل تین، پانچ یا سات ہفتے تک کرو، اللہ کی توفیق سے تمھاری دُعا کو قبولیت سے نوازا جائے گا۔‘‘ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابھی پانچ یا سات دن ہی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گزرے تھے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اسی جیسی ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس عمل سے پہلے میں چار آیات بھی سیکھتا تھا تو انھیں پڑھتے ہوئے وہ مجھ سے پھسلنے لگتیں (یعنی مجھے بھولنے لگتیں) لیکن آج یہ صورتِ حال ہے کہ میں نے چالیس آیات سیکھی ہیں، پھر میں نے انھیں پڑھا تو وہ اس طرح ثابت ہوئیں کہ جیسے کتاب اللہ کو میری آنکھوں پر رکھ دیا گیا ہو اور پہلے جب میں حدیث سن کر اسے پڑھنا چاہتا تو وہ بھول جاتی جبکہ آج یہ صورتِ حال ہے کہ میں بہت سی احادیث سنتا ہوں اور پھر جب انھیں بیان کرنے لگتا ہوں تو ان کا ایک بھی حرف نہیں بھولتا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تو مومن ہے۔[1]

بہت سے احباب نے یہ عمل کیا اور حیران کن فوائد حاصل ہوئے، اللہ تعالیٰ نے انھیں مضبوط حافظے کے ساتھ ساتھ وفورِ علم سے بھی نواز دیا۔

چنانچہ حفظِ قرآن کے طالب علموں سے میری یہی التماس ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھیے۔ جب کبھی آپ کو محسوس ہو کہ پڑھنے میں دُشواری ہو رہی ہے یا حافظہ کمزور ہو گیا ہے تو اس عمل کو اپنائیے اور پھر سے ذہنی و روحانی قوت حاصل کر لیجیے۔

یہ بات بھی خاص طور پر طلبہ کے ذہن نشین رہنی چاہیے کہ قرآن کو صرف حفظ کرنے ہی پر اکتفا نہیں کرنا بلکہ حفظ کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی برابر جاری رہنا چاہیے۔ کیونکہ اساسی اور مطلوب چیز تو عمل بالقرآن ہی ہے جو بہت ہی کم لوگوں کے نصیب میں ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی معمول ہوتا تھا کہ قرآن کا جتنا حصہ سیکھتے، ساتھ ساتھ اس پر عمل پیرا بھی ہوتے اور تب تک آگے سبق نہ بڑھاتے جب تک گزشتہ سبق پر کامل طور پر عمل نہ کر لیتے۔

قرآن حفظ کرنے کی کیفیت، حفظ کے طریقے اور وہ اسالیب کہ جن کے ذریعے سے انسان کے لیے حفظ کرنا ممکن ہو جاتا ہے؛ خواہ وہ عمر کے کسی بھی حصے میں ہو اور خواہ کسی بھی پیشے سے منسلک ہو، یہ سب کچھ ہم اگلی فصل میں تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور وہی بحث اس کتاب کا اصل محور ہے۔

---

[1] سنن الترمذی مع تحفة الأحوذی:10/18، والمستدرك للحاكم:1/316، وسلسلة الأحاديث الضعيفة: 3374. شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

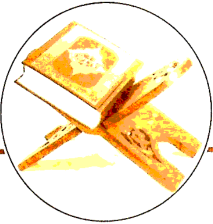

تیسری فصل

حفظِ قرآن کے عملی طریقے اور معاون وسائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری

حفظ قرآن کے عملی طریقے اور معاون وسائل

اس فصل میں ان مشہور طریقوں کا ذکر ہوگا جو حفظِ قرآن کے لیے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ہر طریقے کو میں علیحدہ علیحدہ بیان کروں گا، اگرچہ بعض طریقوں کی آپس میں کچھ مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔ یہ اس لیے ہے تاکہ ہر عمر کے آدمی کے لیے قرآن حفظ کرنے میں آسانی پیدا ہو جائے، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو مختلف پیشوں کے ساتھ منسلک ہیں۔

ایک طریقہ اگر ایک پیشے سے منسلک شخص کے لیے مفید ہوگا تو دوسرا طریقہ کوئی دوسرے کام کاج والا اپنے لیے آسان سمجھے گا۔ دفتر میں کام کرنے والا آدمی جب یہ کتاب پڑھے گا تو وہ محسوس کرے گا کہ فلاں طریقہ اس کے لیے قرآن حفظ کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے اور اس کی وجہ سے اسے اپنے کام میں بھی دقت کا سامنا نہیں ہوگا۔

اسی طرح کوئی نوجوان جو ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہا ہے، جب وہ ان طریقوں کا مطالعہ کرے گا تو اسے قرآن حفظ کرنا نہایت آسان محسوس ہوگا اور وہ کسی نہ کسی طریقے کو اپنے لیے آسان اور فائدہ مند محسوس کرے گا۔

اگر کوئی تاجر یہ کتاب پڑھے گا تو ان طریقوں کے مطالعے کے بعد اسے بھی حفظِ قرآن کا ایک واضح اور روشن راستہ نظر آئے گا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو جوانی کی عمر گزار چکے ہیں، وہ بھی ان طریقوں سے استفادہ کرتے ہوئے حفظِ قرآن کی دولت حاصل کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ کوئی بھی آدمی ان سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اگر کسی کو حفظ کرنے کا شوق ہے لیکن مصروفیات کی وجہ سے کرنہیں پا رہا، اس کے لیے تو یہ کتاب ایک مبارک تحفہ ہے لیکن اگر کوئی بغرضِ مطالعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی ان آسان اور سادہ سے طریقوں کو پڑھ لے گا تو مجھے یقین ہے کہ اس کے دل میں بھی حفظ کا ذوق و شوق بیدار ہو جائے گا، البتہ شرط یہ ہے کہ وہ مذکورہ تمام قواعد او رشروط کا خصوصاً خیال رکھے اور ان پر ویسے ہی عمل کرے جس طرح ہم نے ذِکر کیا ہے۔

طریقہ ① حفظِ قرآن کا مجرب طریقہ

میری نظر میں قرآن کریم حفظ کرنے کا بہترین طریقہ وہ ہے جو میرے ذاتی تجربے سے گزرا ہے۔
اس طریقے کی صورت یہ ہے کہ جوشخص قرآن حفظ کرنا چاہتا ہے:

① وہ قرآنِ مجید کا ایک نیا نسخہ لے جس کو بعد میں تبدیل نہ کرے تاکہ اس کے لیے صفحات اورسطور کو یاد رکھنے میں آسانی ہو۔ بہتر تو یہ ہے کہ حفاظ ایسے مصحف کا انتخاب کریں جس کے صفحے کی ابتدا آیت کی ابتدا سے ہو اور اس کا اختتام بھی آیت کے اختتام پر ہو (جیسا کہ سعودیہ میں حفظ کے لیے پندرہ سطروں والا قرآن ہوتا ہے) کیونکہ اس مصحف سے ایک بہترین تقسیم بھی ہو جاتی ہے، وہ یہ کہ قرآن کے تیس پاروں میں سے ہر پارہ 20 صفحات پر مشتمل ہوگا اور ہر صفحے پر 15 سطریں ہوں گی۔ایسا نسخہ مدینہ منورہ میں ملک فہد اکیڈمی نے شائع کیا ہے۔ میری نصیحت ہے کہ اسی نسخے کو لیا جائے کیونکہ یہ باقی موجودہ طبعوں سے قدرے بہتر ہے۔ (پاکستان میں البتہ حفظِ قرآن کے لیے عمومی طور پر سولہ سطری قرآن استعمال کیا جاتا ہے،جس کے 18 صفحات ہوتے ہیں۔)

② حفظ کے لیے بیٹھنے کی ایک جگہ مخصوص کر لی جائے۔اس میں چند چیزیں شامل ہیں:

ا) نفس کو تیار کرنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ثواب کی نیت کر کے اور حفظ میں رغبت کے ساتھ بیٹھے۔

ب) اچھی طرح وضو کرے اور کامل طہارت کا اہتمام کرے، یعنی لباس وجسم بھی پاک ہونے چاہئیں۔ اگرچہ اس میں کچھ علماء نے رخصت دی ہے لیکن کلام اللہ کی تعظیم اور ادب اسی میں ہے کہ کامل طہارت کا اہتمام کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج) بیٹھنے کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کرے جو ہوادار ہو، صاف ستھری ہو، جہاں توجہ تقسیم نہ ہو اور روحانیت کا ماحول ہو۔ اس کے لیے مسجد سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں ہے۔

د) ایسی جگہ بیٹھنے سے بچا جائے جہاں زیادہ مناظر دیکھنے کو ملیں، مختلف قسم کی نقش کاری موجود ہو اور ایسے عوامل نظروں کے سامنے ہوں جو توجہ کو منتشر کرنے کا باعث بن سکتے ہوں۔

ر) بڑی سکینت، وقار اور خشوع خضوع کے ساتھ قبلے کی جانب رُخ کر کے بیٹھے۔

③ ایسے عمل سے ابتدا کرے جو اس میں جوش وخروش پیدا کر دے، یعنی اسے ذہنی و عملی طور پر تیار کر دے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے قرآن کے صفحات کی صرف قراءت کرے، یعنی حفظ کرنے ہی سے ابتدا نہ کر دے۔ قراءت جیسے چاہے کرے، خواہ مصحف سے دیکھ کر کرے یا زبانی کرے، البتہ خوبصورت آواز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔ اس سے اس کے اندر ایک خاص جوش اور رغبت پیدا ہو جائے گی۔

④ ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھے کہ اس کی آواز کی خوبصورتی اسے مدہوش نہ کر دے کہ وہ ترنم کی وادی میں کھو جائے اور اس کی لذت اس پر ایسی سوار ہو کہ وہ خود پسندی ہی کا شکار ہو جائے اور اپنا عظیم مقصد بھول جائے۔ اس سے صرف وقت کا ضیاع ہوگا اور کچھ حاصل نہیں ہوگا، لہٰذا صرف اپنے نفس اور دل کو تیار کرنے کے لیے کوئی چھوٹی سورت یا رکوع خوبصورت آواز میں تلاوت کرنا ہی کافی ہے۔

⑤ یہ عمل شروع کرنے کے دس پندرہ منٹ بعد انسان اپنے اندر حفظ کرنے کی شدید رغبت محسوس کرنے لگتا ہے اور پھر خوب ذوق وشوق اور دل جمعی سے حفظ کرتا ہے۔

⑥ اس کے بعد آپ اپنی نظریں قرآن کے صفحے پر گاڑ لیں اور اسے پوری توجہ سے دیکھتے ہوئے پڑھنا شروع کر دیں۔ آپ یہ سمجھیں کہ آپ کی آنکھ عدسے (یعنی نگاہ کو تیز کرنے والے شیشے) کے طور پر کام کر رہی ہے اور اگر آپ نے اس عدسے کو ہلا دیا تو دِلچسپی کے ساتھ دیکھا جانے والا سارا منظر خراب ہو جائے گا، لہٰذا اِدھر اُدھر بالکل توجہ نہ دیں اور مکمل دھیان اسی صفحے پر مرکوز کر دیں۔

⑦ آنکھوں کو اچھی طرح کھول کر رکھیں، ذہن کو ہر قسم کی مشغولیت سے پاک رکھیں اور صفحے کے شروع کی پہلی آیت کو دیکھتے ہوئے تجوید کے ساتھ پڑھیں۔ آپ کا پڑھنے کا انداز بالکل صحیح ہونا چاہیے۔ مثال کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر اگر آپ یہ آیت پڑھتے ہیں:

﴿ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ ﴾[1]

اس آیت کو آپ تین مرتبہ پڑھیں یا تین سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتے ہیں تاکہ یہ آپ کو خوب اچھی طرح سمجھ آ جائے، پھر آپ اپنی آنکھیں بند کر لیں، اپنے ذہن میں کلمات کی جگہ کی تصویر بنائیں اور پھر دوبارہ پڑھیں۔ اگر آپ بغیر کسی غلطی کے اپنی قراءت کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آیت کو بار بار 3، 4 یا 5 مرتبہ دہرائیں۔

⑧ پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ اپنی آنکھوں کو کھول دیں، پھر قرآن پر دیکھ کر اس آیت کو پڑھیں تاکہ حفظ پختہ ہو جائے۔ جب آپ کو سو فیصد یقین ہو جائے کہ آپ نے آیت کو اچھی طرح یاد کر لیا ہے تو پھر بھی آپ نے بس نہیں کرنی، بلکہ اپنی آنکھیں بند کر لینی ہیں اور اس کو آخری مرتبہ پڑھنا ہے۔ اس طرح یہ آپ کے ذہن میں نقش ہو جائے گی اور ان شاء اللہ یہ پھر کبھی نہیں بھولے گی۔

تنبیہ: اعادہ اور تکرار کے عمل کے دوران آپ نے اپنی نظر کو اردگرد کی اشیاء سے بچا کر رکھنا ہے، جیسا کہ دیواروں پر بنی ہوئی مختلف اشیاء یا چمکی ہوئی چیزیں، اسی طرح قیمتی اشیاء، کھلونے وغیرہ اور نہ ہی پنکھے کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا ہے کہ وہ کیسے گھوم رہا ہے۔ اسی طرح جس فرش پر آپ بیٹھے ہیں، اس کی بناوٹ کو دیکھتے رہنے یا فضول اِدھر اُدھر دیکھنے سے توجہ منتشر ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی نظر ایسی چیز پر پڑ جاتی ہے جو اس کو پسند نہیں ہوتی تو پھر وہ طبیعت پر اثرانداز ہوتی ہے، لہٰذا اِدھر اُدھر دیکھنے سے گریز ہی کرنا چاہیے۔ اسی طرح لوگوں کا ہجوم بھی توجہ کو مبذول کرتا ہے، اگر کسی وجہ سے کہیں کچھ لوگ اکٹھے ہوئے دِکھائی دیں تو آپ بالکل بھی ان کی طرف توجہ نہ کریں کیونکہ اس سے آپ کو فائدہ تو کچھ ہونا نہیں، اُلٹا نقصان یہ ہو جائے گا کہ آپ کی توجہ بٹ جائے گی اور دھیان خراب ہو گا۔

میرے بھائی! ایسے بے فائدہ اور فضول کاموں میں مشغول ہونا آپ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ آپ اپنے نفس کو اس طرح تیار کریں کہ آپ اہلِ قرآن میں سے ہوں اور آپ کا شمار حفاظ میں سے ہو اور

[1] البقرۃ 2:142.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان باہمت ہو، مسلسل کام کرنے والا ہو، توجہ کو ایک ہی جگہ مرکوز رکھنے والا ہو اور فضول کاموں میں مشغول ہونے سے بچنے والا ہو۔

⑨ اس کے بعد پھر آپ دوسری آیت کی طرف آ جائیں اور اس کو بھی اسی انداز سے یاد کریں۔ اگر آیت لمبی محسوس ہو تو اس کو صحیح وقف کا خیال رکھتے ہوئے دو یا تین حصوں میں تقسیم کر لیں۔

آیت کو تقسیم کرتے وقت وقف اور معنی کا خاص خیال رکھا جائے، یعنی کسی ایسی جگہ سے تقسیم نہ کیا جائے کہ جہاں وقف کرنے سے مقصود و مفہوم میں خرابی آتی ہو، پھر آیت کے ہر حصے کو بار بار دہرائیں تاکہ وہ ذہن میں نقش ہو جائے۔

⑩ اب ان حصوں کو عملی طور پر جوڑنا شروع کریں۔ اس کا تذکرہ میں نے قواعدِ حفظ کے تحت آٹھویں قاعدے میں کیا ہے۔ وہ اس طرح کہ آپ قرآن کو کھول لیں اور پہلے آیت کے آخری حصے کو غور سے دیکھیں، پھر اس کو پڑھنا شروع کریں اور بغیر وقف کیے پہلے حصے کے آخری الفاظ کو دوسرے حصے کے ابتدائی الفاظ کے ساتھ ملا دیں اور اس عمل کو بار بار دہرائیں۔ کم از کم پانچ مرتبہ تو لازمی دہرائیں۔

یہاں تک حفظ کے پہلے طریقے کا بیان تھا۔ اس طریقے کے مطابق پڑھنے سے اگر آپ کو فائدہ محسوس ہو تو فوری اس پر عمل شروع کر دیں اور خاص کاپی یا رجسٹر پر حفظ شروع کرنے کی تاریخ لکھیں اور اپنے ساتھ کوئی اور دوست، ساتھی یا رشتے دار بھی شامل کر لیں اور اس کو بتائیں کہ میں نے آج قرآن کے حفظ کا ایک طریقہ تلاش کیا ہے، آپ بھی میرے ساتھی بن جائیں تاکہ ہم دونوں ہی اس سعادت سے بہرہ ور ہو جائیں۔ کسی کو ساتھ ملانے کا فائدہ یہ ہے کہ آپ کو حفظ کرنے میں آسانی ہوگی۔ اس طریقے کو اگر مختصر انداز سے بیان کریں تو اس انداز سے کیا جا سکتا ہے:

① اپنے آپ کو تیار کرنا۔ ② اپنے اندر جوش و جذبہ پیدا کرنا۔ ③ ایک ہی جگہ جم کر بیٹھنا۔
④ بار بار آیت کو دہرانا۔ ⑤ سابقہ آیات کے ساتھ ربط قائم کرنا۔

طریقہ ② دو ساتھیوں کا مل کر قرآن حفظ کرنا

میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس طریقے کو لازماً ذکر کروں جسے ہمارے ایک استاد نے تختہ سیاہ پر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت لکھا تھا جب میں معہد القرآن میں شرعیہ ثانویۃ کا طالب علم تھا۔ ہمارے استاد نے یہ جملہ لکھا: «نَبَتَ الْعِلْمُ بَیْنَ اثْنَیْنِ» یعنی علم دو چیزوں کے درمیان بڑھتا ہے۔ میں نے اپنی علمی زندگی میں اس قاعدے پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا، چنانچہ جو شخص اس قاعدے پر عمل کرتے ہوئے قرآن مجید حفظ کرنا چاہتا ہے تو وہ درج ذیل امور پر عمل کرے:

① اپنے بہترین دوستوں میں سے ایک اچھے دوست کا انتخاب کریں۔ ایک مناسب وقت کا اس سے وعدہ لیں۔ افضل اور بہترین وقت نمازِ فجر کے بعد کا ہے اور مغرب وعشاء کے درمیان کا ہے، پھر روزانہ اس وعدے کی پاسداری کی جائے اور کسی ناگزیر مصروفیت کے بغیر ناغہ نہ کیا جائے۔

② جس سورت کو پہلے حفظ کرنے کا ارادہ ہے، اس پر اتفاق کر لیں۔

③ دونوں ساتھی اپنے اپنے سامنے قرآن کھول کر بیٹھ جائیں۔ پہلا ساتھی ایک آیت کو دیکھ کر پڑھے اور دوسرا اس کو اپنے مصحف پر دیکھتے ہوئے سنے، پھر دوسرا اس آیت کو دیکھ کر دہرائے، پھر پہلا اس آیت کو زبانی پڑھے، پھر دوسرا بھی اس کو زبانی دہرائے۔

④ اس کے بعد پھر دوسری آیت شروع کر دی جائے۔ اس طرح صفحے کے اختتام تک آیات کو یاد کرتے چلے جائیں۔

⑤ پھر آیات کو ملا کر پڑھنا شروع کر دیں اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک یقین نہ ہو جائے کہ مجھے یہ آیات اچھی طرح یاد ہو گئی ہیں۔

⑥ اس کے بعد ان میں سے ایک ساتھی طالب علم بن جائے اور دوسرا استاد بن جائے۔ طالب علم استاد کو وہ سارا یاد کیا ہوا سبق سنائے۔ اسی طرح دوسری مرتبہ جو طالب علم تھا، وہ استاد بن جائے اور جو استاد تھا، وہ طالب علم بن جائے اور پھر وہ اپنا یاد کیا ہوا سبق سنائے تاکہ دونوں اچھی طرح اس کو حفظ کر لیں اور کسی بھی غلطی سے محفوظ رہیں۔

طریقہ ③ دورانِ ڈرائیونگ گاڑی میں قرآن حفظ کرنا

ہمارے بہت سے بھائی ایسے ہیں جو بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں لیکن وہ قرآن مجید حفظ کرنے کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شوق بھی رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ مجھے ان کی اس بات میں صداقت محسوس ہوئی کیونکہ اُن کا زیادہ تر وقت سفر میں گاڑی چلاتے ہوئے گزر جاتا ہے تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ ان کے سامنے حفظ کرنے کا ایسا طریقہ پیش کیا جائے جو ان کے لیے نہایت مفید، مؤثر اور مناسب ہو۔

اس طریقے پر حفظ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کیا جائے:

① جس صفحے کو وہ حفظ کرنا چاہتے ہیں، اس کو کسی بھی کاغذ پر لکھ لیں۔

② گاڑی میں اسے اپنے سامنے ایسی جگہ پر لٹکا لیں جہاں بآسانی نگاہ بھی پڑ سکے اور گاڑی چلانے میں دِقت بھی پیش نہ آئے۔

③ جب صبح کے وقت گاڑی میں بیٹھنے لگیں تو اس وقت پہلی آیت کو پڑھ لیں اور پھر دورانِ ڈرائیونگ اسے دہراتے رہیں۔

④ جب کسی اشارے پر رُکیں تو دوسری آیت جو اس کے بعد ہو؛ اس کو دیکھ کر پڑھنا شروع کر دیں اور جب اشارہ کھل جائے تو گاڑی چلاتے ہوئے اس آیت کو زبانی پڑھتے رہیں۔

اسی طرح پورا صفحہ پڑھنے کی کوشش کریں۔لیکن ایک چیز کا خیال رکھنا ہے بلکہ یہ نصیحت کے طور پر ہے کہ آیت کسی ایسی چیز پر لکھی جائے جسے محفوظ کیا جا سکے اور بعد میں جب پارے کی دہرائی کا وقت آئے تو وہ چیز بالکل محفوظ پڑی ہو اور اسی سے منزل یاد کر سکے۔

دوسرا اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ دورانِ ڈرائیونگ اپنی نظر اس کاغذ پر مرکوز نہ رکھیں تاکہ اللہ نہ کرے کسی حادثے کا شکار نہ ہو جائیں۔ کاغذ کی طرف صرف اسی وقت دیکھیں جب کسی جگہ رُکنا پڑ جائے یا اشارہ آ جائے۔

ہمارے بعض بھائیوں نے اس کا تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ انھوں نے ایسے مضبوط کارڈ لیے جن پر قرآن کا پورا صفحہ آ جاتا ہے اور وہ بآسانی جیب میں بھی ڈالے جا سکتے ہیں، نیز وہ اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ کثرتِ استعمال کی وجہ سے خراب نہیں ہوتے اور نہ ہی پانی لگنے سے خراب ہوتے ہیں۔

اس انداز سے ہمارے بعض مشائخ نے پورا قرآن حفظ کیا ہے، حالانکہ اُن کے پاس گاڑی کی بجائے سائیکل ہوتی تھی یا پھر وہ جانور کی سواری کرتے تھے، جیسا کہ ہمارے استاد عبدالفتاح المرصفی رحمہ اللہ بتاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ انھوں نے قراءاتِ عشرہ کا متن اپنے سواری کے جانور ہی پر یاد کیا ہے۔ اسی طرح ”الفیۃ ابن مالك“ کو بھی دورانِ سفر ہی یاد کیا ہے اور مجھے یہ طریقہ بہت اچھا لگا ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر گاڑی میں موجود ٹیپ کے ذریعے سے قرآن سنا جائے تو یہ بھی بہت مفید ہے کہ اس میں انسان کی نظر مشغول نہیں ہوتی اور بندہ آسانی کے ساتھ قرآن دہرا سکتا ہے۔ اس طریقے کی وضاحت میں بعد میں کروں گا۔ ان شاء اللہ

طریقہ ⑬ کام کاج کرنے والوں کے لیے حفظ کا طریقہ

یہ طریقہ میں اپنے ان بھائیوں کے لیے ذکر کر رہا ہوں جو مختلف کاموں میں انتہائی مصروف رہتے ہیں اور قرآن بھی حفظ کرنا چاہتے ہیں تو میں چند کاموں کی طرف اشارہ کروں گا کیونکہ یہاں ہر کام کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ ایک کام کپڑا بننا ہے کہ کچھ لوگ مختلف آلات پر کپڑا بنتے ہیں۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں نے اس کام کا ذکر کیوں کیا اور اس کو باقی کاموں پر ترجیح کیوں دی؟ اس لیے کہ استاد شیخ عبدالغفار الدروبی جنھوں نے مجھے قراءاتِ عشرہ پڑھائی ہے، انھوں نے مجھے بتایا کہ انھوں نے اپنے اسی کام کے دوران چار ماہ میں سورۃ البقرۃ سے لے کر سورۃ الفرقان تک قرآن حفظ کر لیا تھا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ:

① بندہ جب یہ کام کرنے کے لیے بیٹھے تو ایسی جگہ پر بیٹھے جہاں اس کو اچھی طرح دکھائی دے سکتا ہو، یعنی روشنی کا مسئلہ نہ ہو۔

② اسی جگہ پر وہ اپنے سامنے دو بڑی کیلیں گاڑ لے جس پر قرآن کو محفوظ انداز میں لٹکا سکے یا ایسے انداز سے کوئی رحل وغیرہ رکھ لے جس پر وہ مصحف کو یوں رکھ سکے کہ اسے پڑھنے میں کسی قسم کی کوئی دشواری نہ ہو۔

③ اب پہلی آیت کو دیکھ کر پڑھنا شروع کرے اور پھر کام کے دوران اس کو زبانی پڑھتا رہے۔ یہ کام ایسا ہے کہ جس میں غور و فکر کم کرنا پڑتی ہے، اس لیے بندہ زیادہ توجہ قرآن کے حفظ میں لگا سکتا ہے، بلکہ جب بندہ قرآن کو بار بار زبانی پڑھتا ہے تو یہ چیز اس میں ہمت پیدا کرتی ہے اور وہ بڑی چستی سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کام بھی کرنے لگتا ہے اور یوں اس کے لیے حفظ کرنے میں بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

ہمارے بہت سے مشائخ ایسے ہیں جنھوں نے اپنے کام کے دوران ہی قرآن حفظ کیا ہے اور انھوں نے بھی یہی طریقہ اپنایا تھا۔ ان میں سے دمشق کے شیخ القراء علامہ حسین خطاب رحمہ اللہ ہیں۔ آپ چمڑے کا کام کیا کرتے تھے اور اسی کام کے دوران حفظِ قرآن کی دولت بھی حاصل کر لی۔ اسی طرح ہمارے شیخ القر ی ابوالحسن الکردی حفظہ اللہ ہیں، آپ نے بھی قرآنِ مجید کو دورانِ کام ہی حفظ کیا۔ شروع شروع میں آپ مذبح خانے میں کام کرتے تھے لیکن جب قرآن کے علم سے سینہ منور ہوا تو دمشق میں جامع ''زید بن ثابت'' میں بطور شیخ قاری مقرر ہوئے۔

اسی طرح ہمارے دمشق کے قراء مشائخ میں سے شیخ عزی ہیں، انھوں نے مکمل قرآن اپنے کام کے دوران حفظ کیا۔ اس وقت وہ تنور پر کام کرتے تھے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، الحمدللہ!

آپ کو قراء کے حالاتِ زندگی میں اکثر یہ القاب ملیں گے: القزاز (ریشم فروخت کرنے والا) البزاز (کپڑے بیچنے والا) البزار (بیج فروخت کرنے والا) الزَّیَّات (تیل فروخت کرنے والا) النجاد (فرش ساز) النقار (سنگ تراش) النجار (بڑھئی) النقاش (نقش و نگار کرنے والا) الحذاء (جوتا بنانے والا) وغیرہ۔

طریقہ ⑤ ریکارڈنگ سن کر قرآن حفظ کرنا

اس کی کئی صورتیں ہیں، جن میں سے چند ذیل میں رقم کی جا رہی ہیں:

پہلی صورت

① سب سے پہلے ایک اچھے قاری کی آواز میں مکمل قرآن کریم پر مشتمل سننے والا آلہ (مثلاً: ٹیپ ریکارڈ، موبائل، یو ایس بی اور ایم پی تھری وغیرہ) خریدیں اور اس کے ذریعے سے گاڑی میں تلاوت لگا کر کوئی ایک پارہ یا سورت اوّل تا آخر مکمل سنیں۔

② دوسری مرتبہ پھر مکمل سنیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

③ تیسری مرتبہ پھر سنیں اور ساتھ ساتھ آیات کو دہرانے کی کوشش کریں۔ جیسے وہ شروع کرتا ہے، آپ بھی ویسے ہی شروع کریں اور جہاں وہ وقف کرتا ہے، آپ بھی وہیں وقف کریں۔

④ چوتھی مرتبہ مکمل سننے کے بعد اب آپ پہلی آیت سے آغاز کریں، اس کو سنیں اور پھر اس کو بار بار دہرائیں۔ جب پہلی آیت ختم ہو تو اس وقت آلہ (ٹیپ وغیرہ) بند کر دیں اور اس کو بار بار زبانی دہرائیں۔ اگر کوئی غلطی محسوس ہو تو پھر دوبارہ سنیں اور اگر آپ صحیح پڑھ رہے ہیں تو پھر اس کو کم از کم تین مرتبہ زبانی دہرائیں تاکہ وہ آیت آپ کے ذہن میں اچھی طرح بیٹھ جائے۔

⑤ اس کے بعد آپ دوسری آیت پر آ جائیں اور پہلے طریقے کو دوبارہ دہرائیں۔

⑥ پھر ملا کر پڑھنے والے عمل کو نہ بھولیں۔

اس طریقے کو آپ نے جیسے گاڑی میں اپنایا ہے، اسی طرح اس پر گھر جا کر بھی عمل کریں لیکن جب آپ گھر میں ایسا کرنے لگیں تو اس وقت چند چیزوں کا خاص خیال رکھیں:

ا) پہلے آپ سورت کو سنیں اور اس دوران قرآن کو اپنے سامنے کھول کر رکھیں اور جہاں جہاں قاری وقف کرتا ہے، اس کا خاص خیال رکھیں۔

ب) سورت کو چند ٹکڑوں میں تقسیم کر لیں، ہر ٹکڑا تقریباً پانچ آیات پر مشتمل ہو۔

ج) سب سے پہلے: پہلے ٹکڑے کو سنیں اور پھر اس کو زبانی دہرائیں۔ اگر محسوس ہو کہ ٹکڑا بڑا ہے تو اس کو آدھا کر لیں اور پھر زبانی دہرائیں۔

د) یہ طریقہ نابینا لوگوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

اس طریقے کو اپنا کر بہت سارے لوگوں نے قرآن کریم حفظ کیا ہے۔

دوسری صورت

یہ پہلی صورت ہی کے مشابہ ہے، بس تھوڑا سا فرق ہے۔

① جس قاری کی آواز آپ کو اچھی لگتی ہے، اس کی آواز میں ایک سورت ریکارڈ کر کے رکھ لیں۔

② سونے سے پہلے تکیے پر سر رکھ کر اس کو سننا شروع کر دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ دل و دماغ کی حاضری کے ساتھ مکمل توجہ سے اسے سنیں۔
④ کوشش کریں کہ جتنا ہو سکے، آواز کو دھیما اور پست رکھیں۔
⑤ پھر جب آپ فجر کے وقت بیدار ہوں تو دوبارہ سوئیں نہیں بلکہ قرآن کھول کر اسی سورت کی تلاوت شروع کر دیں جس سورت کو سونے سے پہلے آپ نے سنا تھا۔ آپ کو ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے وہ سورت آپ کو یاد ہو چکی ہے۔

اس طریقے کے چند بڑے فوائد ہیں:
① دن بھر کے کام کاج کے بعد رات کو دماغ گھوم رہا ہوتا ہے لیکن باطنی طور پر انسان کی عقل کام کر رہی ہوتی ہے، چنانچہ جب انسان بستر پر لیٹتا ہے اور دل و دماغ کو کچھ سکون ملتا ہے تو سونے سے پہلے اس نے جو کچھ سنا ہوتا ہے، وہ اس کے دماغ پر نقش ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ صبح بیدار ہوتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی زبان حرکت کر رہی ہے اور نیند سے پہلے جو سنا تھا، وہی زبان پر جاری ہے۔
② یہ طریقہ آپ کو مراجعت، یعنی جو کچھ حفظ کیا ہے اس کو دہرانے میں بہت زیادہ فائدہ دے گا۔
③ یہ پریشان حال شخص کے لیے مجرب نسخہ ہے کہ اس سے دل کو سکون اور اطمینان ملتا ہے۔
④ اگر آپ کو رات کے وقت جلد نیند نہیں آتی تو اس کا بھی یہ بہترین علاج ہے۔
⑤ اسی طرح جن لوگوں کو جنات کے آسیب کی شکایت ہوتی اور نیند میں ڈرتے ہوں؛ اُن کے لیے بھی یہ بہترین علاج ہے کہ اس انداز سے خاص سورتیں اور آیات سنی جائیں تو یہ مرض ختم ہو جاتا ہے، جیسا کہ آیۃ الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس وغیرہ۔
⑥ نابینا لوگوں کے لیے اس طریقے کے مطابق حفظ کرنے میں بڑی آسانی ہے۔

تیسری صورت

① جس سورت کو آپ حفظ کرنا چاہتے ہیں، کسی اچھے قاری کی آواز میں اس کی ریکارڈنگ لے لیں۔
② پورا ہفتہ آپ اسے سنتے رہیں۔ جب وہ سورت ختم ہو تو پھر دوبارہ اسے سن لیں۔ ممکن ہے کہ یہ کام آپ کو وقت نہ ہونے کی وجہ سے گاڑی میں کرنا پڑے۔
③ جب ایک ہفتہ مکمل ہو جائے تو جمعے یا چھٹی کے دن مسجد میں مغرب اور عشاء کے دوران بیٹھ جائیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سورت کو آپ پورا ہفتہ سنتے رہے ہیں، اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔

④ تھوڑی ہی دیر میں آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ نے یہ سورت بڑے اچھے انداز سے حفظ کر لی ہے اور اس کو پختہ کرنے کے لیے کسی اور کو سنائیں یا پھر اسے بار بار دہرائیں۔

⑤ ہفتے کے دن دوسری سورت سننا شروع کر دیں اور پھر دوبارہ پہلے والا عمل دہرائیں۔ اللہ کے حکم سے آپ اس کے بہترین نتائج حاصل کریں گے اور آپ دیکھیں گے کہ اس طریقے کے ذریعے سے زیادہ وقت بھی صرف نہیں ہوگا۔ یہ طریقہ اُن لوگوں کے لیے بہت مفید ہے جو اپنے کاروبار اور کام کاج میں بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں۔

نوٹ: میں نے جو اوقات یا دن مخصوص کیے ہیں، وہ بطور مثال ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ ان ہی دنوں کو اپنایا جائے۔ ہر بندہ اپنے کام کی مناسبت سے اپنے لیے کوئی بھی دن مخصوص کر سکتا ہے۔

طریقہ: اپنی آواز ریکارڈ کر کے حفظ کرنا

معاشرے میں مختلف طبیعتوں کے لوگ رہتے ہیں۔ طبقات اور ثقافت کے لحاظ سے بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بسا اوقات انسان پر کچھ ایسے مواقع آتے ہیں جن میں اسے کچھ چیزیں بہت اچھی لگتی ہیں، جیسا کہ اپنی آواز میں گنگنانا۔ تو اسی طریقے کو اختیار کرتے ہوئے بندہ قرآن مجید کو بھی حفظ کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ:

① سب سے پہلے ایک آواز ریکارڈر لیں اور جب آپ کا موڈ بہت اچھا ہو تو اپنی آواز میں کوئی بھی سورت جو آپ حفظ کرنا چاہتے ہیں؛ ریکارڈ کر لیں لیکن ریکارڈ کرتے ہوئے تلفظ کا خیال رکھیں اور خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

② سورت کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ریکارڈ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن معانی کا خیال رکھنا ضروری ہے، یعنی کسی ایسی جگہ پر ٹکڑا نہ کیا جائے جہاں پر وقف کرنے سے معنی خراب ہوتا ہو۔

③ اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ایک ٹکڑے کو آپ کئی مرتبہ ریکارڈ کر لیں تاکہ تلاوت کو بار بار شروع سے لگانے کا مسئلہ حل ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ جب آپ اپنی آواز کو گاڑی میں، گھر میں، باغ میں یا آفس میں بار بار سنیں گے تو اس سے آپ کے اندر حفظ کرنے کا جذبہ اور زیادہ بڑھے گا۔

⑤ پھر اپنی آواز کا مختلف قراء کی آواز سے تقابل کریں تاکہ کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح ہو سکے۔

⑥ اپنی آواز کی ریکارڈنگ کو سنتے وقت ساتھ ساتھ آیات کو دہراتے رہیں۔

⑦ باریک بینی کے ساتھ حرکات (زبر، زیر، پیش وغیرہ) کی غلطی کا بھی خیال رکھیں اور تجوید کے احکام کو بھی مدنظر رکھیں۔

⑧ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ یہ سورت اچھے انداز سے حفظ کر لی ہے تو پھر اپنے حفظ کو آزمائیں، وہ اس طرح کہ اس سورت کو کسی صفحے پر زبانی لکھیں اور پھر اسے قرآن سے ملا کر دیکھیں کہ کوئی غلطی تو نہیں ہوئی؟

طریقہ ⑦ چھوٹے بچوں کو ان کی آواز کی ریکارڈنگ کے ذریعے سے حفظ کروانا

اس کی کئی صورتیں ہیں:

پہلی صورت

والد اپنے بچے کو اس طریقے سے خود حفظ کروائے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل امور اپنائے جائیں:

① سب سے پہلے اپنے پاس ریکارڈنگ کرنے والا کوئی آلہ (ٹیپ، موبائل یا ایم پی تھری وغیرہ) رکھیں اور پھر اپنے اس بچے کو بلائیں جس کی عمر چار سال یا اس سے زیادہ ہو۔

② مختصر آیات والی سورت کا انتخاب کریں، جیسے آخری پارے کی آخری سورتیں ہیں۔

③ پہلی آیت اپنی آواز میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور پھر بچے کو پیچھے پیچھے پڑھنے کا کہیں اور ریکارڈر میں آپ اپنی بھی اور بچے کی بھی آواز ریکارڈ کرتے جائیں۔

④ پھر اپنے بچے کو بتائیں کہ یہ تمھارا آج کا سبق ہے اور اس کو سمجھائیں کہ اس نے ریکارڈر کو استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیسے کرنا ہے، پھر اس کو ریکارڈر پکڑا دیں اور اس کو سننے اور یاد کرنے کا کہیں اور اس کو بتائیں کہ شام کو میں آپ کا امتحان لوں گا۔

⑤ اگر روزانہ اس طرح ریکارڈنگ کرنا مشکل ہو تو کوشش کریں کہ ایک ہی دفعہ پورے ہفتہ کی ریکارڈنگ کر لیں اور ہفتے کے آخر میں تمام سورتوں کا امتحان لے لیں۔

⑥ یہ طریقہ نہایت ہی عمدہ اور تجربہ شدہ ہے۔ ہمارے شیخ سید لاشین ابو الفرح نے اپنے بیٹے کو جس کی عمر تقریباً 9 سال تھی، اسی انداز سے حفظ کروایا اور اسی طرح اُن کی چھوٹی بیٹی نے بھی حفظ کیا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بچے اس عمر میں اپنی ہی آواز سن کر بہت خوش ہوتے ہیں اور پھر اس انداز سے وہ آیات کو دو مرتبہ سنتے ہیں، ایک مرتبہ اپنے والد کی آواز میں اور ایک مرتبہ اپنی آواز میں اور بغیر کسی پریشانی کے وہ سورت کو حفظ کر لیتے ہیں۔

اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچے میں اپنے بارے میں ایک مستقل شخصیت کا احساس بیدار ہوتا ہے کیونکہ ریکارڈر کو سنتے وقت اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور بچہ جب اپنی قراءت کو اپنے والد کی قراءت سے ملائے گا تو اس وقت اس کو اپنی غلطیوں کے بارے میں بھی علم ہو گا اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ باپ سے مراد یہاں ایک اچھا قاری ہے۔ اگر والد قرآن کو احسن انداز سے نہیں پڑھ سکتا تو یہ کام کسی اچھے استاد جس کی آواز خوبصورت ہو، سے بھی لیا جا سکتا ہے۔

دوسری صورت

یہ جدید طریقہ ان بچوں کے لیے ہے جن کی عمر تقریباً تین سال ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل امور اپنائے جائیں:

① ایک اچھا قاری چھوٹی چھوٹی سورتیں ریکارڈ کرے اور اس کی ابتداء سورۃ الناس، سورۃ الفلق اور سورۃ الاخلاص سے کرے۔

② ہر آیت کے بعد قاری خاموش ہو جائے اور پھر اس کے پیچھے اچھی آواز والے بچے چار مرتبہ اس کو دہرائیں اور اس بات کا خصوصی خیال رکھا جائے کہ آواز صاف اور خوبصورت ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ اس طریقے سے تینوں سورتوں کو پڑھنے کے بعد دوسری اور تیسری مرتبہ اس کا تکرار کیا جائے۔

④ دوسری مرتبہ پھر قاری اسی طرح اگلی تین سورتوں کا انتخاب کرے۔

⑤ اس ریکارڈنگ کو بلند جگہ پر رکھیں جہاں بچوں کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں اور بچوں کو کھیلنے دیں، تھوڑی ہی مدت کے بعد آپ دیکھیں گے کہ بچوں نے بغیر کسی دشواری کے حفظ کر لیا ہے، بلکہ وہ جب اپنے ہم عمر بچوں سے ملیں گے تو انھیں بھی وہ سورتیں بآسانی سنا سکیں گے۔ ان کا یہ عمل دیکھ کر دوسرے بچوں میں بھی حفظ کا شوق بیدار ہو سکتا ہے۔

⑥ اگر کچن میں کام کرتی ہوئی والدہ بھی اس کا تجربہ کرے، یعنی وہ بھی توجہ دے تو اسے بھی بڑا فائدہ ہوگا اور وہ بھی حفظِ قرآن کی دولت کما سکتی ہے، اسی طرح اُن بچوں کو بھی فائدہ ہوگا جو گھر میں کسی بھی جگہ موجود ہوں۔ یہ ایسا دلچسپ عمل ہے کہ ممکن ہے دوسرے بچے بھی آپ سے مطالبہ کرنے لگیں کہ ہمیں بھی اس عمل میں شریک کیا جائے۔

⑦ اس طریقے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ بچہ جب اس دوران اپنے جیسے دوسرے بچوں کی آواز میں قرآن سنے گا تو وہ بھی اسی طرح پڑھنے کی کوشش کرے گا۔ اس طرح وہ سورتیں حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ صحیح قراءت کے ساتھ اور خوبصورت آواز میں قرآن پڑھنا بھی سیکھ جائے گا۔

طریقہ ⑧ کتابت کے طریقے سے قرآن حفظ کروانا

کسی بھی چیز کو یاد کرنے کے مختلف انداز اپنائے جاتے ہیں۔ جس بندے کو جو انداز مناسب معلوم ہوتا ہے، وہ اسی کو اختیار کر لیتا ہے۔ بعض لوگ کسی چیز کو دیکھ کر یاد کر لیتے ہیں، جیسا کہ کسی کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لیا تو اس میں موجود افکار و معلومات اس کے ذہن میں بیٹھ جاتی ہیں۔ وہ جب کسی سے بات کرتا ہے تو بتاتا ہے کہ یہ بات فلاں کتاب میں موجود ہے۔ بعض لوگوں میں کسی بات، تقریر یا سبق کو سن کر یاد رکھنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ایسے بھی لوگ دیکھنے میں آتے ہیں کہ انھیں بیس سال پہلے کی سنی ہوئی بات بھی یاد ہوتی ہے اور وہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ میں نے فلاں جگہ فلاں آدمی سے یہ بات سنی تھی۔

قصہ مختصر، میں سمجھتا ہوں کہ کتابت کے ذریعے سے حفظ کرنے کا طریقہ بہت عمدہ ہے۔ خاص طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب دیکھ کر اور سن کر؛ دونوں طریقوں سے حفظ کیا جائے۔ کتابت کے طریقے کی مختلف صورتیں ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

① پہلے آپ پانچ آیات یاد کرلیں اور اپنی نظریں ان آیات پر اچھی طرح جما کر رکھیں اور ذہن میں ان کی شکل بنائیں، اس کے بعد اسے لکھنے کی کوشش کریں، پھر جو آپ نے لکھا ہے، اس کو قرآن سے ملا کر دیکھیں اور جو غلطی نظر آئے، اس کو درست کرلیں۔

② دوسرا طریقہ یہ ہے کہ استاد مطلوبہ آیات کو بچوں کی کاپیوں پر لکھ دے یا تختہ سیاہ پر لکھ دے اور بچے استاد کے ساتھ ساتھ اپنی کاپیوں پر لکھتے رہیں، اس کے بعد استاد ہر بچے کی لکھی ہوئی آیات چیک کرے اور اگر کوئی غلطی ہو تو اس کو درست کردے، پھر استاد بچوں کو وہ آیات حفظ کرنے کو کہے۔ جب وہ حفظ کرلیں تو استاد ان سے سنے۔ سننے کے بعد بچوں سے کہے کہ وہ اب دوبارہ ان آیات کو لکھیں۔ اس طریقے سے جو بچہ قرآن حفظ کرے گا، ان شاء اللہ اس کو کبھی نہیں بھولے گا کیونکہ اس انداز سے یاد کیا ہوا صفحہ بہت اچھی طرح ذہن میں نقش ہو جاتا ہے۔

طریقہ ⑨ وائٹ بورڈ کے ذریعے سے بچوں کو حفظ کروانا

یہ طریقہ ان لوگوں کے لیے پیش کیا جا رہا ہے جو اس حوالے سے پریشان رہتے ہیں کہ شاید ان کے بچے حفظ نہیں کر پائیں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی آسان، جدید اور بہترین طریقے سے اپنے بچوں کو بآسانی قرآن حفظ کرائیں۔ اس طریقے کا بہت سے لوگوں نے تجربہ کیا ہے اور اسے بہت مفید پایا ہے۔ حفظ کرنے والوں کے علاوہ دوسرے مقاصد کے لیے بھی اس طریقے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، جیسا کہ بچوں کی لکھائی اچھی کرنے کے لیے یہی انداز اپنایا جا سکتا ہے۔

① سب سے پہلے آپ اچھا سا وائٹ بورڈ خریدیں اور مختلف رنگ کی قلمیں بھی لے لیں۔

② بورڈ کو اپنے بچوں کے کمرے میں لٹکا دیں یا گھر میں ایسی جگہ کسی دیوار پر لٹکا دیں جہاں سے بچے اس پر لکھا ہوا ہر لفظ بآسانی دیکھ سکیں۔

③ بچوں کے سامنے اچھے خط کے ساتھ مطلوبہ سورت جسے آپ حفظ کرانا چاہتے ہیں، لکھیں۔ آیات کو سیاہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلر سے لکھیں، آیات کی حرکات (زبر، زیر اور پیش وغیرہ) سرخ قلم سے لگائیں اور آیات کے فواصل کو سبز رنگ کے ساتھ واضح کریں۔ فواصل سے مراد دو آیات کے درمیان ایسا نشان جس سے واضح ہو کہ یہاں ایک آیت ختم اور دوسری شروع ہو رہی ہے۔ بورڈ پر دائیں جانب دن اور تاریخ لکھنا نہ بھولیں۔ اگر آپ کا خط اچھا نہیں ہے تو پھر ایسے آدمی سے مدد لے لیں جس کا خط اچھا ہو۔

④ پھر بچوں کو تلقین کریں کہ وہ اپنی کاپیوں میں ان آیات کو لکھیں، ان کے خط اور اغلاط کا خیال رکھیں اور ان کو ضروری تاکید کریں کہ آیات کو مکمل لکھنے سے پہلے بورڈ کو صاف نہیں کرنا۔

⑤ اس کے بعد بچوں سے کہیں کہ دن میں کسی بھی وقت؛ جب ان کا دل چاہے، ان آیات کو زبانی یاد کریں۔

⑥ دوسرے دن استاد پہلے بچوں سے گزشتہ دن کی آیات سنے اور جب اسے یقین ہو جائے کہ بچوں نے پہلی آیات کو اچھی طرح یاد کر لیا ہے تو پھر اگلی آیات لکھائے۔ اس طرح جب بچے ہر روز ایک نیا سبق حاصل کریں گے تو ان کے اندر ایک عجیب خوشی پیدا ہو گی اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

⑦ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ سبق کو یاد کرنے کے بعد بچوں کو کچھ انعام دیا جائے اور شرط رکھی جائے کہ بورڈ پر جس بچے کی کتابت اچھی ہوگی، وہ انعام کا مستحق ہوگا۔ اس سے بچے بہت خوش ہوں گے اور اس سے ان کے خط میں بھی بہت بہتری آئے گی۔

نوٹ: ایک بچے کے والد نے کہا کہ اس طریقے کے لیے ضروری ہے کہ باپ گھر میں بیٹھ رہے اور اپنے دن کے کام کاج کو ترک کر دے اور مکمل طور پر فارغ ہو کر اپنی اولاد کو پڑھائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف وہم ہے۔ اس طریقے کو اپنانے کے بعد آپ اسے باقی معاملات میں اولین ترجیح پر رکھیں اور یہ اس کا حق بھی ہے۔ آپ اس عظیم کام کو دن کے باقی کاموں کے پلان میں شامل کر لیں تو آپ دیکھیں گے کہ کتابت پر آپ کے صرف پندرہ منٹ صرف ہوں گے اور اس کے بعد بچوں کی اغلاط کی تصحیح اور سبق سننے میں صرف آدھا گھنٹہ صرف ہو گا۔ گویا چوبیس گھنٹوں میں سے صرف 45 منٹ آپ کو نکالنا ہوں گے جو کہ بالکل بھی مشکل نہیں۔

آپ ذرا اس بات کا سچائی کے ساتھ جواب دیں کہ دن کا کتنا سارا وقت ہم ٹیلی ویژن دیکھنے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضائع کرتے ہیں اور اتنے انہماک سے دیکھتے ہیں کہ ذراسی توجہ بھی منتشر نہیں ہونے دیتے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف والد ٹیک لگا کر بیٹھا ہوتا ہے اور دوسری جانب اس کی بیوی، بچے اور بچیاں سب فلم دیکھنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ اس وقت ہمیں اپنا وقت ضائع ہونے کی کوئی پروا نہیں ہوتی، خواہ کتنے گھنٹے ہی گزر جائیں، پھر اس کے بعد والدین اساتذہ کے پاس شکایت لے کر آجاتے ہیں کہ بچے پڑھائی میں بہت کمزور ہیں یا قرآن حفظ کرنے میں اُن کی کوئی دلچسپی نہیں ہے، حالانکہ ایسی شکایت لے کر آنے والوں کو اپنے بچوں کی عادات اور معمولات کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بلکہ ماں کو چاہیے کہ وہ باپ کی جگہ اس اہم کام کو سنبھالے اور یہ اس کے لیے بہت آسان ہے کیونکہ بچوں کا باپ کی نسبت زیادہ وقت ماں کے ساتھ گزرتا ہے، لہٰذا جو وقت وہ اپنی سہیلیوں اور رشتے داروں سے فون پر بات کرکے یا ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھ کر یا فضول باتوں اور بے فائدہ کاموں میں ضائع کرتی ہے، وہی وقت وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر صرف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں عزت عطا کرے گا اور آخرت میں بھی اجرِ عظیم سے نوازے گا۔ اگر کسی عذر کی بنا پر ماں یا باپ یہ کام انجام نہ دے سکیں تو بچوں کا بڑا بھائی یا بہن بھی اس ذمہ داری کو ادا کرسکتے ہیں۔

⑧ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس طریقے سے بچوں کے خط میں، املاء میں اور رسم القرآن کے قواعد میں پختگی پیدا ہوگی۔ میں ایسے والدین کو جانتا ہوں کہ جنھوں نے اس طریقے کو اپنایا تو ان کے بچے بہترین خطاط بن گئے۔

نوٹ: جو بچے بالکل چھوٹے ہوں، ان کے لیے یہ طریقہ بھی اپنایا جاسکتا ہے کہ ان کے لیے ایسے میز کے اردگرد کرسیاں لگا دی جائیں جو وائٹ بورڈ کے مانند ہو تاکہ اس پر بچے بآسانی لکھ سکیں۔ قلمیں بھی ایسی ہونی چاہئیں جن کو بچے سہولت سے پکڑ سکیں اور انھیں کسی قسم کی مشقت نہ ہو۔

طریقہ ⑩ تختی کے ذریعے سے قرآن کریم حفظ کرانا

لکڑی کی ایک تختی لے لی جائے جس کی لمبائی 40 سینٹی میٹر اور چوڑائی 15 سینٹی میٹر ہوتی ہے اور اس کے اوپر اس کو پکڑنے کے لیے ایک دستہ لگا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ طریقہ بھی سابقہ طریقے سے ملتا جلتا ہے لیکن میں نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کو علیحدہ بیان کیا ہے کیونکہ یہ آج کل ہمارے اکثر ممالک میں پایا جاتا ہے، جیسا کہ افریقی اور مشرقی ممالک وغیرہ۔

اس طریقہ تحفیظ کے لیے چند چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

① پہلے مرحلے میں استاد بچے کو تختی پر وہ آیات لکھ کر دے جن کو اس نے حفظ کرنا ہوتا ہے۔ خط اچھا ہونا چاہیے اور عربی خط میں لکھے۔

② پھر طالب علم کو حرف حرف کرکے پڑھائے اور بچے کو آیات لفظاً وخطاً یاد کرنے کو کہے۔

③ اس کے بعد طالب علم کو کہے کہ وہ لکھے ہوئے کو مٹا دے اور پھر دوبارہ اپنے حافظے سے اُن آیات کو لکھے، پھر استاد زبانی اس کی تصحیح کروائے۔

④ جب استاد کو یقین ہو جائے کہ طالب علم نے آیات کو اچھی طرح یاد کرلیا ہے تو پھر دوسرا سبق شروع کر دے۔

⑤ اس طریقے سے جو حفظ کیا جاتا ہے، ناممکن ہے کہ وہ بھول جائے۔

میں افریقی ملک موریتانیا میں ایسے حفاظ سے ملا ہوں جنھوں نے اس طریقے کے مطابق قرآن حفظ کیا تھا اور یہ طریقہ آج تک مستقل چلا رہا ہے، اگرچہ اسلامی ممالک میں مصاحف کثیر تعداد میں پھیل چکے ہیں۔

اس طریقے سے اضافی فوائد یہ حاصل ہوتے ہیں کہ خط میں مضبوطی آتی ہے اور املاء کے قواعد کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔

طریقہ ⑪ ترغیبات، انعامات اور مقابلے کے ذریعے سے قرآن حفظ کروانا

میرے خیال میں مقابلہ جات، مسابقات، ترغیبات اور انعامات کے ذریعے سے بچوں میں پڑھنے کا جو ذوق وشوق پیدا کیا جا سکتا ہے، اس کے لیے دلائل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب پر عیاں ہے کہ اس انداز سے بچے واقعی تعلیم میں بہت رغبت اختیار کرتے ہیں۔ میں اس کی کچھ نمایاں صورتیں بیان کرتا ہوں تاکہ ان کے ذریعے سے بچوں میں ترغیب وتحریض پیدا کی جا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ و مسابقہ کی متعدد صورتیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

پہلی صورت کام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ معاہدہ یا اتفاق

① کام کرنے والے ساتھیوں یا مدرسہ یا مکتب کے دوستوں کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرنا کہ تین دن کے دوران ہم نے فلاں سورت یاد کرنی ہے اور دیکھتے ہیں کہ پہلے نمبر پر کون آتا ہے۔

② تین دن کے بعد سب دوست ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

③ ان میں سے ایک اپنے دوستوں کا امتحان لینے کے لیے کھڑا ہو جائے اور ہر دوست سے سوال کرے، پھر ان کے الگ الگ نمبر لگاتا جائے، یعنی جس کی جتنی غلطیاں ہوں، اتنے نمبر کاٹ لے۔

④ اُن میں سے جس کی سب سے کم غلطیاں ہوں، اس کو پہلی پوزیشن دی جائے اور اس کے نام کے آگے سٹار (☆) بنا دیا جائے، پھر کہا جائے کہ دیکھتے ہیں پورے مہینے میں کون سب سے زیادہ سٹار حاصل کرتا ہے۔

دوسری صورت قرآنی مقابلے کا اعلان کیا جائے

ادارہ یہ اعلان کرے کہ اس سال کے آخر میں پانچ پاروں کے حفظ کا مقابلہ منعقد کیا جائے گا اور پوزیشن لینے والے طالب علموں کو انعامات دیے جائیں گے۔

مقابلے کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مختلف ممالک، شہروں یا مختلف مدارس کے طلبہ کے درمیان مقابلوں کا انعقاد کیا جائے، جیسا کہ مکہ مکرمہ میں مختلف ممالک کے درمیان مقابلے کا انعقاد بڑا معروف ہے۔

اسی طرح مقابلے کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے طے کر لے کہ دیکھتے ہیں اس ماہ میں ہم دونوں میں سب سے زیادہ کون قرآن حفظ کرتا ہے۔

ہمت بڑھانے اور شوق پیدا کرنے کے کچھ طریقے

① استاد اپنے شاگردوں کو فضائلِ قرآن پر مروی بعض احادیث سنائے، پھر قرآن حفظ کرنے کے فضائل بیان کرے اور پھر حفاظِ قرآن کے کچھ واقعات اور حکایات انھیں سنائے تاکہ ان میں خوب شوق پیدا ہو سکے۔ طالب علموں کو دِلی طور پر تیار کرنے کے بعد کہے کہ کل ان شاء اللہ ہم اکٹھے ہو کر قرآن کی کوئی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت زبانی یاد کریں گے اور جو طالب علم بغیر کسی غلطی کے یہ سورت سنائے گا تو اس کا نام مدرسے کے بورڈ پر اعزازی طور پر لکھ دیا جائے گا۔

یہ فطری امر ہے کہ جب مدرسے کے بورڈ پر ایک بچے کا نام اعزاز کے ساتھ لکھا ہوگا اور سیکڑوں لوگ اسے بڑھ کر شاباش دیں گے تو دوسرے بچوں میں خود ہی جوش پیدا ہو جائے گا اور وہ ارادہ بنا لیں گے کہ اگلی بار ہم نے کوشش کرنی ہے کہ اس بورڈ پر ہمارا نام لکھا ہو۔ اس طرح وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے آسانی سے اور جلد ہی قرآن حفظ کر لیں گے۔

② مدرسے میں عام اعلان کروا دیا جائے کہ جو بھی بچہ مکمل قرآن کریم حفظ کرے گا، اس کو اتنا نقد انعام دیا جائے گا۔

نوٹ: میں مدرسے کا ذکر صرف اس لیے کر رہا ہوں کہ ہمارے ہاں عموماً حفظِ قرآن مدارس میں ہوتا ہے، ورنہ یہ طریقہ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے مختلف ڈیپارٹمنٹوں، مسجدوں، فیکٹریوں اور دیگر ادارہ جات میں بھی اپنایا جا سکتا ہے۔

③ جیلوں میں محصور قیدی سارا وقت فارغ گزارتے ہیں اور اکثریت اس وقت کو ضائع ہی کرتی ہے تو یہ بڑا شاندار موقع ہے کہ ان کے وقت کو اس عظیم عمل میں صرف کروایا جائے۔ ہمارے اسلاف میں کئی ایسے اصحابِ سعادت کے تذکرے ملتے ہیں جنھوں نے قید میں رہتے ہوئے قرآن حفظ کیا۔ اس کی ایک صورت تو جیل انتظامیہ کی طرف سے ہو سکتی ہے کہ قیدیوں میں اعلان کروا دیا جائے کہ جو قیدی قرآن حفظ کرے گا، اس کی اتنی سزا کم کر دی جائے گی یا اس کو آزاد کر دیا جائے گا اور ایسا الحمد للہ سعودیہ میں ہوتا ہے۔

یا پھر حفظِ قرآن کے ادارے یا رفاہی ادارے اس طرف توجہ دیں اور قیدیوں تک رسائی حاصل کر کے انھیں یہ ترغیب دی جائے کہ جو قیدی قرآن حفظ کرے گا؛ ہمارا ادارہ اس کو اتنی مالیت کے انعامات یا نقد رقم دے گا۔ اس کا بہت ہی اچھا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔

④ والد اپنے بچوں سے کہے کہ جس نے اس ماہ میں قرآن کا اتنا حصہ حفظ کیا تو میں اسے کپڑے خرید کر دوں گا یا میں تمھیں اچھی سی دعوت کھلاؤں گا۔ اسی طرح چھوٹے بچے سے کہے کہ تمھیں سائیکل انعام دوں گا۔

حفظِ قرآن کے علاوہ مسجد میں نماز پڑھنے، باجماعت نماز کے اہتمام اور قرآن کلاس میں باقاعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاضری جیسے امور پر بھی بچوں کو انعامات کے ذریعے سے ترغیب دی جائے۔

⑤ ترغیب کا ایک بہت اچھا طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ کا اگر کوئی دوست حافظ قرآن ہے تو دوستوں سے عام ملاقات کے دوران اس دوست کی خاص تعظیم وتکریم کریں اور مجلس میں اسے اچھا مقام دیں، پھر سب لوگوں کے سامنے عظمتِ قرآن کو بیان کرتے ہوئے انھیں باور کروائیں کہ چونکہ یہ قرآنِ کریم کا حافظ ہے؛ اس لیے میں اس کو زیادہ عزت دیتا ہوں۔ اگر ممکن ہو تو اسے کوئی تحفہ بھی عنایت کر دیا جائے۔ اس طریقے سے حاضرینِ مجلس پر ایک رشک بھری کیفیت طاری ہو جائے گی اور ان میں بھی حفظِ قرآن کا شوق بیدار ہو جائے گا۔

اس طرح کی ترغیبات میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ اس کا ثبوت تو ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے، جیسا کہ غزوۂ بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

«مَنْ قَاتَلَهُمُ الْيَوْمَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ فَلَهُ الْجَنَّةُ»

''جو آج مشرکین سے ڈٹ کر مقابلہ کرے اور میدان چھوڑ کر نہ بھاگے؛ اس کے لیے جنت ہے۔''[1]

⑥ آدمی اپنی بیوی کو ترغیب دے۔ اس کے مختلف انداز ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب آپ صبح کام پر جانے کے لیے گھر سے نکلنے لگیں تو اپنی بیوی سے کہیں کہ میرے گھر واپس آنے تک آپ نے فلاں سورت یاد کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر آپ نے وہ سورت یاد کر لی تو میں آپ کو ایک تحفہ دوں گا، پھر کوئی آسان سی سورت بیوی کے ذمے لگا کر چلا جائے۔ شام کو جب آپ کام سے واپس آئیں تو اس سے وہ سورت سنیں۔ اگر وہ چند ایک غلطیاں بھی کر جاتی ہے تو پھر بھی اس کو تحفہ دیں تاکہ اس میں مزید شوق پیدا ہو سکے۔ اور اس کو بتائیں کہ آپ کو یہ اعزاز قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے ملا ہے۔ ممکن ہے کہ بیوی کو اس بات کا ہوش آ جائے کہ قرآن کریم کا معاملہ کتنا اہم ہے اور اس چیز کا جوش وہ اپنی اولاد میں بھی پیدا کر دے کیونکہ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ بچوں پر ماں کا اثر باپ کی نسبت زیادہ ہے کیونکہ وہ اولاد کے ساتھ باپ کی نسبت زیادہ وقت گزارتی ہے اور ہر بچے کی نفسیات سے واقف ہوتی ہے اور بچوں کی پسند اور ناپسند کا اس کو بخوبی علم ہوتا ہے، چنانچہ جس بچے کو جو چیز پسند ہو، اسے اسی چیز کے انعام کا کہہ کر

---

① سیرة ابن هشام: 1/68.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی چھوٹی سی سورت حفظ کرنے کا ٹاسک دے۔عورت کو یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔خاص طور پر بچوں کو شروع عمر ہی سے اس طرف لگا دینا چاہیے، اس عمر میں بچہ چیز جلدی یاد کر لیتا ہے اور بھولتا نہیں ہے۔

طریقہ ⑪ صفحے کے آخر سے حفظ کرنے کا طریقہ

① سب سے پہلے قرآن سے وہ صفحہ کھول لیں جو آپ نے یاد کرنا ہے۔

② صفحے کے شروع سے یاد کرنے کی بجائے آپ صفحے کے آخری سے یاد کرنا شروع کریں اور سب سے پہلے آخری آیت کو یاد کریں۔

③ پھر اس کے بعد جو اس سے پہلی آیت (یعنی جو سیکنڈ لاسٹ) ہو، اس کو یاد کریں۔ اس کے بعد پھر اس سے پہلی، یہاں تک کہ صفحہ مکمل ہو جائے۔

یہ طریقہ اگرچہ شرعی اعتبار سے صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں معانی آگے پیچھے ہو جاتے ہیں لیکن ایسا اس وقت ہوگا جب آخری آیت کو سابقہ آیت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ اور اگر آیت کو علیحدہ علیحدہ کر کے یاد کریں تو پھر یہ مسئلہ درپیش نہیں ہوگا۔

یہ طریقہ بڑا مفید ثابت ہوا ہے، وہ اس لیے کہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ شروع والی (یعنی قرآنِ کریم کے آخری پاروں والی) سورتوں اور صفحات کو ہمت اور جوش کے ساتھ اچھے طریقے سے یاد کرتا ہے اور جب آخر میں پہنچتا ہے تو اس وقت اس کی ہمت جواب دینے لگ جاتی ہے اور حفظ کرنے میں سستی کا شکار ہونے لگتا ہے، اس لیے ہم اکثر بچوں کو یہ شکایت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ آخری (یعنی قرآن کے ابتدائی پاروں والی لمبی لمبی) سورتیں ہمیں اچھی طرح یاد نہیں ہیں۔ میں نے اکثر نابینا بچوں کو اسی طرح سورۃ ابراہیم یاد کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بہر حال میں اس طریقے کے بارے میں کسی کو نصیحت نہیں کرتا کہ صرف اسی پر اعتماد کیا جائے۔ بسا اوقات انسان تنگی محسوس کرتا ہے اور حفظ کا کوئی نیا انداز تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ممکن ہے کہ یہ طریقہ اس کو پسند آئے لیکن اس میں جو شرط میں نے بیان کی ہے، اس کو ضرور ملحوظ رکھا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ ⑬ ایک ایک سطر کے ذریعے سے صفحے کو حفظ کرنا

① مصحف کو سامنے رکھیں اور اس صفحے کو کھول لیں جسے آپ نے حفظ کرنا ہے۔

② ایک خالی ورق لے لیں۔

③ خالی ورق سے قرآن کریم کا پورا صفحہ ڈھانپ لیں، سوائے پہلی سطر کے۔

④ اب جو سطر نظر آ رہی ہے؛ اس کو بار بار پڑھیں اور جب تک آپ کو یقین نہ ہو جائے کہ وہ آپ کو یاد ہو گئی ہے تب تک پڑھتے رہیں۔

⑤ پھر دوسری سطر سے ورق کو ہٹالیں اور اس کو یاد کریں۔

⑥ اس کے بعد پہلی سطر کو دوسری کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔

⑦ تدریجاً اسی طرح ورق صفحے سے ہٹاتے جائیں اور سطریں یاد کرتے جائیں، اس طرح آپ کو اچھا رزلٹ ملے گا۔ ان شاء اللہ

⑧ باقی صفحات بھی اسی طرح یاد کیجیے۔

ایک بھائی مجھے بتا رہے تھے کہ ان کے ایک دوست نے اسی انداز سے مکمل قرآن حفظ کیا ہے۔ الحمدللہ!

اس طریقے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب کمرۂ امتحان میں کسی کے پاس سوالیہ پرچہ آتا ہے تو اگر وہ سارے سوالوں کو ایک ہی مرتبہ پڑھ لے تو بعض دفعہ کچھ سوال مشکل نظر آتے ہیں جنھیں دیکھ کر انسان پریشان ہو جاتا ہے اور اس کا اثر دوسرے سوالات حل کرنے پر بھی پڑتا ہے کیونکہ انسان کا ذہن انھی مشکل سوالوں میں اٹک جاتا ہے اور وہ مسلسل پریشان رہتا ہے، لہٰذا اگر وہ اس طریقے کو اپنا کر سب سے پہلے صرف پہلا سوال دیکھے اور اسے حل کرے، پھر دوسرا، تیسرا اور باقی سوالات ایک ایک کر کے دیکھتا جائے اور انھیں حل کرتا جائے تو اس طرح کی پریشانی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ان شاء اللہ!

طریقہ ⑭ قرآن کی ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے سے حفظ کرانا

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ویڈیو ریکارڈنگ کا استعمال تعلیم کے لیے کیا جائے تو یہ بہت ہی بہتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس کے استعمال کی کئی صورتیں ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

پہلی صورت

① جس کا تلفظ اور آواز اچھی ہو، وہ کیمرے کے سامنے بیٹھ کر اور مائیک لگا کر اچھے انداز میں مکمل قرآن کی ریکارڈنگ کروائے۔ میرے خیال میں اس کی تقریباً پندرہ سی ڈیز بنیں گی۔ اگر کوئی بچہ انھیں تین یا تین سے زیادہ مرتبہ سن لے گا، وہ اللہ کے حکم سے بہت جلد قرآن حفظ کر لے گا۔

② جس سکرین پر تصویر آ رہی ہوتی ہے، اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

ا) ایسی سکرین جس میں قاری کی تصویر اتنی واضح اور بڑی ہو کہ اس کے منہ کی حرکات بھی سمجھ آ رہی ہوں تاکہ سننے والا بولنے کی کیفیت کو بھی اچھی طرح سمجھ سکے۔

ب) دوسری قسم کی سکرین وہ ہے جس میں صرف لکھی ہوئی آیات سامنے آ رہی ہوں، وہ آیات جلی اور عمدہ خط میں لکھی ہوئی ہوں جسے بچہ بہت آسانی کے ساتھ پڑھ سکے۔

③ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ عمل ایک ایسا ادارہ ہی کر سکتا ہے جو ایسی ویڈیوز بنانے کے اخراجات برداشت کر سکتا ہو، اس پر محنت کر سکتا ہو اور اس کو مشن سمجھ کر پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہو تاکہ مطلوبہ ہدف حاصل ہو سکے۔

دوسری صورت

دوسری صورت یہ ہے کہ:

① ایک استاد جس کی قراءت اچھی ہو، وہ کھڑا ہو اور ایک آیت کی تلاوت کرے، اس کے ساتھ نوجوان چھوٹے بچے بھی کھڑے ہوں، وہ استاد کے پیچھے پیچھے اس آیت کو دہرائیں۔ اس طرح سامع ان آیات کو مختلف آوازوں میں دو مرتبہ سن سکے گا اور اس کے ذہن میں قراءت کے ساتھ تصویر بھی یادگار کے طور پر بیٹھ جائے گی۔

② جن آیات کو طالب علم حفظ کرنا چاہتے ہیں، وہ آیات سکرین پر ان کے سامنے کر دی جائیں۔ بہتر یہ ہے کہ وہ ڈیوائس یا ریکارڈر ذاتی ہو تاکہ بچے خود بھی اس کو استعمال کر سکیں اور اس پر حفظ کی مشق کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ بچوں سے کہیں کہ وہ قاری کو غور سے سنیں اور اس کے منہ کی حرکات کو نوٹ کرتے رہیں کہ وہ منہ کو کھولتا کیسے ہے، جوڑتا کیسے ہے اور منہ کو بند کیسے کرتا ہے۔

④ اگر آدھا صفحہ یاد کرنا ہے تو دو یا تین سے زیادہ مرتبہ سن لینا ہی کافی ہوگا کیونکہ اس وقت اس کے مکمل حواس اس طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کان کے ساتھ نظر بھی شریک ہوتی ہے۔

تیسری صورت

شروع سے لے کر آخر تک ریکارڈ کی ہوئی تلاوت گھر یا مدرسے میں بچوں کے سامنے چلا دیں۔ جب وہ اسے ایک سے زیادہ مرتبہ سن لیں گے تو اسے اچھی طرح یاد کر لیں گے۔

چوتھی صورت

یہ صورت اس وقت ممکن ہے جب آپ کے مالی وسائل بہتر ہوں۔ آپ کے پاس ایک بہترین کیمرے والا موبائل ہو اور اس سے آپ اپنی اور اپنے بچوں کی قرآن پڑھتے ہوئے کی ویڈیو بنائیں اور پھر وہ ریکارڈنگ بچوں کو دکھائیں اور سنائیں تاکہ وہ اسے سن کر اپنی اصلاح بھی کر سکیں، خوش بھی ہو سکیں اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دکھا سکیں۔

ان تمام امور میں جس چیز پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ والدین یا اساتذہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ بچے ان آلات کا غلط استعمال نہ شروع کر دیں۔

طریقہ ⑮ کمپیوٹر کی مدد سے حفظ کرنا

یہ طریقہ بھی تھوڑے سے فرق کے ساتھ گزشتہ طریقے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ اس کی کچھ صورتیں بنائی جا سکتی ہیں:

پہلی صورت

کمپیوٹر پر کتابت کے ذریعے سے حفظ کرنا۔ اس کے لیے درج ذیل امور پر عمل کیا جائے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① سب سے پہلے آپ ایک عدد جدید کمپیوٹر لیں اور اس میں قرآن کریم سے متعلقہ سافٹ ویئر انسٹال کر لیں۔

② جس صفحے کو آپ نے یاد کرنا ہے اس کو اپنے سامنے کھول لیں اور یاد کرنا شروع کر دیں یا اس کو مصحف سے یاد کر لیں۔

③ پھر کمپیوٹر میں موجود ٹائپنگ کا سافٹ ویئر کھول لیں (یعنی ایم ایس ورڈ یا اِن پیج وغیرہ) تاکہ آپ اس میں آیات وکلماتِ قرآنیہ ٹائپ کر سکیں۔

④ اس کے بعد جو آپ نے یاد کیا ہے، اس کو کمپیوٹر میں پر لکھنا شروع کر دیں، پھر جو آپ نے لکھا ہے اس کو مصحف (قرآنی نسخے) کے ساتھ ملائیں۔ اور اگر آپ سافٹ ویئر کے ذریعے سے ان کا تقابل کرنا چاہیں تو وہ بھی ٹھیک ہے، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اس سافٹ ویئر میں آپ وہ الفاظ لکھ دیں جن کی تصحیح مقصود ہے؛ تو وہ سافٹ ویئر ایک سیکنڈ میں ملا کر اس کی غلطیاں واضح کر دے گا۔

دوسری صورت

آواز کے ذریعے سے قرآن حفظ کرنا۔ آج کل قرآن کریم کے ایسے سافٹ ویئر آ چکے ہیں جس میں تمام معروف قراء کی آوازیں ریکارڈ ہوتی ہیں۔ آپ جس بھی قاری کی آواز میں تلاوت سننا چاہیں اس کو بآسانی سن سکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ قاری کے ساتھ ساتھ آیات دہراتے جائیں۔

تیسری صورت

آواز اور تصویر کے ذریعے سے حفظ کرنا۔ یہ طریقہ ویڈیو والے طریقے کے مشابہ ہے لیکن اس طریقے میں کچھ وسعت پائی جاتی ہے۔ آواز والا ایک سافٹ ویئر ہوتا ہے جو کمپیوٹر میں ویڈیو کے ساتھ چلتا ہے۔ اس میں آپ کوئی بھی آیت یا سورت اپنی آواز میں یا کسی اور کی آواز میں محفوظ کر سکتے ہیں اور کسی بھی وقت آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

میں نے سنا ہے کہ کوئی ادارہ لیزر شعاعوں کے ذریعے سے مصحف کی ریکارڈنگ کروا رہا ہے۔ یقیناً اس سے ہمارے سامنے حفظ کرنے کے نئے طریقے منکشف ہوں گے۔ اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ المانیہ میں ایک ادارہ خاص شعاعوں والا مصحف شائع کر رہا ہے جس کو اندھیرے میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے تو یہ بھی یقین ہے کہ ان شاء اللہ باصلاحیت اور گہرا علم و عقل رکھنے والے لوگ مصحفِ قرآنی کی ایسی صورت بھی نکالیں گے کہ مصحف کی سطریں منعکس ہو کر دیوار یا چھت پر بڑے بڑے حروف کے ساتھ نظر آئیں گی اور آدمی اسے بآسانی پڑھ سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر علم والے سے بڑھ کر صاحب علم پیدا کیے ہیں۔ میں نے قرآن کریم کا ایسا سافٹ ویئر بھی دیکھا ہے کہ وہ آپ کے سامنے ایک آیت لکھے گا اور پھر آپ سے سوال کرے گا کہ یہ آیت کون سی سورت کی ہے؟ اگر آپ نے درست جواب دے دیا تو وہ ''صحیح'' لکھ دے گا اور پھر دوسرے سوال میں وہ آپ کے سامنے ایک نامکمل آیت لکھے گا اور آپ سے کہے گا کہ اس کو مکمل کر کے لکھیں، اگر آپ نے اپنے حافظے سے اس کو مکمل کر دیا تو وہ پھر ''صحیح'' لکھ دے گا اور اگر آپ نے غلطی کی تو وہ آپ کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کی تصحیح بھی کرے گا۔

طریقہ ⑳ مخصوص اوقات کی مناسبت سے قرآن حفظ کرنا

اس کی صورت یہ ہے کہ آپ کسی خاص وقت میں اس سے متعلقہ آیات حفظ کریں۔ مثال کے طور پر رات کے وقت سورۃ الملک اور سورۃ الواقعہ حفظ کریں، جمعے کے دن سورۃ الکہف حفظ کریں، اسی طرح رمضان کی راتوں میں اس سے متعلقہ سورتیں حفظ کر لیں۔ اس طرح اوقات و مواقع کی شکل آپ کے ذہن میں بیٹھ جائے گی اور اس کے ساتھ جو کچھ بھی آپ نے حفظ کیا ہوگا، وہ اس مناسبت سے یاد رہے گا۔ اس طرح آپ کے لیے دہرائی کا عمل بھی آسان رہے گا اور حفظ میں پختگی پیدا ہوگی۔

ہمارے شیخ علامہ محمود عبدالدایم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے منطق کی کتاب «مَتْنُ السُّلَّم» کو چاند کی روشنی میں حفظ کیا۔

اسی طرح جب آپ پر کوئی خوشی یا غمی کا موقع آئے تو تب بھی بجائے فارغ بیٹھ رہنے کے فوری قرآن کھولیں اور کوئی سورت حفظ کرنے لگ جائیں، اس کی برکت سے ایک تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اپنی رحمت اور آسانیوں کے دروازے کھول دے گا اور دوسرا آپ جب بھی وہ سورت پڑھیں گے تو آپ کو اس موقع کی یاد آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کے تذکرے کے ساتھ خاص اوقات کو بیان فرمایا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴾

''اور فجر کے وقت تلاوت کیجیے، یقیناً فجر کا قرآن (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔''(1)

اسی طرح فرمایا:

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴾

''بلاشبہ ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔''(2)

طریقہ (17) متاثر کن حوادث کے موقع پر حفظ کرنا

انسان کی زندگی میں بہت سارے حادثات ایسے رونما ہوتے ہیں جو زندگی بھر کے لیے اس کے ذہن پر اپنے نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔ انسان اگرچہ بوڑھا بھی ہو جائے تو وہ واقعات فراموش نہیں کر پاتا۔ اگر کوشش کی جائے تو ایسے حوادث کے ساتھ حفظِ قرآن جیسی سعادت کو ملا لینا چاہیے۔ یہ اگرچہ کچھ مشکل کام ہے کیونکہ ایسے مواقع پر انسان بہت متاثر ہوا ہوتا ہے جس کی وجہ سے ذہنی انتشار ختم کرنا بہت گراں کام ہے۔ لیکن اگر اس مشقت آمیز صورت پر عمل کر لیا جائے تو یہ گارنٹی ہے کہ اس وقت یاد کی ہوئی کوئی بھی سورت زندگی بھر نہیں بھولے گی کیونکہ جب بھی اسے وہ موقع یاد آئے گا تو ساتھ ہی یہ بات بھی یاد آ جائے گی کہ میں نے اس وقت فلاں سورت حفظ کی تھی، چنانچہ وہ اسے دہراتا رہے گا جس سے اس کا حفظ مضبوط رہے گا۔

اس کی بہت ساری مثالیں ہیں، چند ایک کی طرف اشارہ کرتا ہوں:

① غارِ حراء کا وہ حادثہ جس میں جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو پہلی مرتبہ دبایا اور کہا: پڑھ۔ تو آپ نے جواب دیا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' جب جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو تین مرتبہ دبایا تو آپ ﷺ کا دل پڑھنے کے لیے آمادہ ہو گیا، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے سورۃ العلق کی شروع والی آیات تلاوت کیں اور وہ آپ کے ذہن میں نقش ہو گئیں۔

(1) بنيٓ إسرآءيل 78:17. (2) القدر 1:97.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

② اسی طرح سورۃ الانفال کے نزول کے وقت کا حادثہ اور بدر کے قیدیوں کے متعلق آیات۔

③ ایسے ہی جتنے بھی معرکے اور غزوات ہوئے اور ان مواقع پر جو قرآنی آیات نازل ہوئیں، جیسا کہ بدر، اُحد اور حنین کے مواقع پر۔

④ اسی طرح واقعہ اِفک ہے۔ اب کیا یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ یہ جو الم ناک حادثہ پیش آیا اور اس موقع پر جو آیات نازل ہوئیں؛ وہ ان کو کبھی بھولی ہوں گی؟

اب میں چند مثالیں ایسے حوادث کی رقم کرتا ہوں جن کا میں نے خود مشاہدہ کیا ہے:

① میں نے جیل میں بہت سارے قیدی ایسے دیکھے ہیں کہ جب وہ جیل سے نکلے تو ان کو مکمل قرآن حفظ تھا، انھوں نے بتایا کہ ہم نے دورانِ قید قرآن حفظ کیا ہے۔

② جس آدمی کو وقتی مرض لاحق ہو جائے، جیسا کہ کسی کا ہاتھ یا بازو ٹوٹ جائے یا وہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے کہ جس کی وجہ سے اس کا گھر میں رہنا لازم ہو جائے تو وہ اس فراغت کو خاموش لیٹے ہوئے نہ گزار دے بلکہ اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قرآن حفظ کرنے کی کوشش شروع کرے۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو مسلسل بیمار رہنے کے باعث بستر پر پڑا رہا اور اس نے چار ماہ کے دوران ہی مکمل قرآن حفظ کر لیا تھا۔

③ اگر کسی آدمی کا بیٹا کھو جائے تو وہ ایسے وقت میں سورۃ یوسف یاد کر لے۔ اس سے ایک تو سیدنا یعقوب علیہ السلام پر آنے والے اس آزمائش کو یاد کر کے اس کو صبر اور حوصلہ ملے گا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اس وقت کا حفظ بڑا پختہ ہوگا، کیونکہ وہ اس وقت معانی کو سامنے رکھ کر سورت کو حفظ کرے گا۔ بیٹے کی جدائی کی وجہ سے یہ معانی اس کے سامنے ایسے ہی کھڑے ہوں گے جیسے کوئی مجسم چیز کھڑی ہو۔

طریقہ ⑱ محسوسات کے ساتھ آیات کا ربط بنا کر حفظ کرنا

اس سے مراد یہ ہے کہ آپ جو آیاتِ قرآنیہ حفظ کر رہے ہوں؛ ان کے جو الفاظ و کلمات آپ پڑھیں تو ان کے معانی کو ساتھ ساتھ محسوس کرتے جائیں اور اپنے ذہن میں ان کی تصویر لاتے جائیں، مثلاً آپ زمین کی تخلیق سے متعلقہ آیات پڑھ رہے ہیں تو اپنے ذہن میں زمین کا نقشہ اور تصویر لے آئیں، بلکہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زمین کو دیکھنے بھی لگ جائیں۔

اس انداز سے حفظ کرتے ہوئے کوشش کریں کہ آپ کا ذہن دیگر ہر قسم کے خیالات سے خالی ہو اور اپنے ذہن کو مکمل طور پر ان آیات پر مرکوز رکھیں اور جن چیزوں کا ان میں ذکر ہے؛ انھیں مدنظر رکھیں، جیسا کہ آسمان، زمین، پہاڑ اور باقی تمام مخلوقات۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں:

﴿وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ﴾

''اور وہی ذات ہے جس نے سمندر کو مسخر کیا ہے۔''[1]

یہ پڑھتے ہوئے آپ اپنے ذہن میں سمندر کا نقشہ لے آئیں اور اس نقشے کو اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لیں۔ اس طرح ایک تو یہ آیت دلچسپی سے یاد ہو جائے گی اور دوسرا آپ جب بھی سمندر دیکھیں گے یا اس کا تذکرہ سنیں گے تو ساتھ ہی آپ کو یہ آیت یاد آ جائے گی۔

اسی طرح جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں:

﴿أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ...﴾

''کیا انھوں نے پرندوں کی طرف نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر فضا میں ہیں۔''[2]

تو فوراً آسمان کی فضا کی طرف دیکھیں، آپ کو آسمان پر پرندے نظر آئیں گے۔ اس منظر کو ذہن میں نقش کر لیں اور اس آیت کے ساتھ جوڑ لیں۔ اس طرح آپ جب بھی فضا میں پرندے اُڑتے دیکھیں گے تو آپ کو یہ آیت یاد آ جائے گی۔

ایسے ہی جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں:

﴿وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۝﴾

''اگر یہ لوگ آسمان سے کسی ٹکڑے کو گرتا ہوا دیکھ لیں تب بھی کہہ دیں کہ یہ تہ بہ تہ بادل ہے۔''[3]

تو فوراً بادلوں کی طرف نگاہ اُٹھائیں اور ان آیات کو اس منظر سے جوڑ کر ذہن نشین کر لیں۔

اسی طرح جب آپ اللہ کا یہ فرمان پڑھیں گے:

---

[1] النحل 14:16. [2] النحل 79:16. [3] الطور 44:52.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝﴾

''بلکہ ہم تو ان کے پور پور تک درست کرنے پر قادر ہیں۔'' [1]

اس آیت کی تلاوت کے بعد آپ اپنی انگلیوں کو دیکھیں اور ذرا سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پوروں اور جوڑوں کو کیسے ملایا اور بنایا ہے؟ چنانچہ اس آیت کو بھی اس انداز سے ذہن نشین کر لیجیے۔

اور جب آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں:

﴿فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝﴾

''ان دونوں (جنتوں) میں میوے، کھجور اور انار ہوں گے۔'' [2]

تو آپ اپنے ذہن میں کھجور اور انار کے درختوں کو لائیں اور اس منظر کو ان آیات سے جوڑ لیں۔ اس طرح کی بے شمار آیات ہیں جنھیں ان میں بیان ہونے والے ہر منظر کے ساتھ ملا کر ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔

جب آپ حفظ کرتے وقت اس طرح کا اہتمام کریں گے تو اس کی دہرائی کرنا بھی آپ کے لیے نہایت آسان ہو جائے گا۔ جب بھی آپ کوئی چیز یا منظر دیکھیں گے تو اس سے متعلقہ آیات خودبخود آپ کے ذہن میں آ جائیں گی۔ یا جب بھی آپ کو کوئی آیت بھولے گی تو وہ احساس آپ کو فوراً آیت یاد دلا دے گا جس کے ساتھ آپ نے اس کا ربط جوڑا ہوگا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کرو:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي»

''اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھے راستے پر چلا۔''

اس کے بعد فرمایا: ''اے علی! ہدایت (کا نام لیتے ہوئے اس) سے صحیح راستے پر چلنے کو ذہن میں رکھو اور سیدھا رہنے سے تیر جیسی سدھائی مراد لو۔'' [3]

یعنی آپ ﷺ نے بھی اس طریقے کو مؤثر سمجھا اور اسی کی نصیحت فرمائی کہ دعا کرتے ہوئے اس سے متعلقہ چیزیں ذہن میں نقش کرو۔

اس طرح آیات کے ساتھ چیزوں کو ملا ملا کر پڑھنے والے کا تخیل اس کے حفظ کی پختگی کا باعث بنے گا۔

[1] القيامة 4:75. [2] الرحمٰن 68:55. [3] صحیح مسلم: 2725.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس انداز کے ساتھ وہ سورتیں بھی حفظ کی جا سکتی ہیں جو مختلف قصوں پر مشتمل ہیں، جیسا کہ سورۃ یوسف، سورۃ مریم اور سورۃ کہف وغیرہ۔

اس لیے جو میرے بھائی مایوس ہو چکے ہیں کہ وہ قرآن حفظ نہیں کر سکتے، انھیں خاص طور پر نصیحت ہے کہ وہ قصص و واقعات پر مشتمل سورتوں کو اسی طریقے سے یاد کرنے کی کوشش کریں، پھر دیکھیے گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھولتا ہے اور وہ بڑی دلچسپی کے ساتھ قرآن حفظ کرتے جائیں گے۔

طریقہ ⑩ قرآن کی تفسیر سامنے رکھتے ہوئے حفظ کرنا

حفظِ قرآن کے اس طریقے میں آیات کی تفسیر اور توضیح پر اعتماد کیا جاتا ہے یا سببِ نزول کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بچوں کی بنسبت بڑوں کے لیے زیادہ مفید ہے۔

اس طریقے کے مطابق حفظ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اصولوں کو مدنظر رکھا جائے:

① مصحف کے ساتھ قرآن کے مشکل کلمات کی تفسیر یا کوئی عام اور آسان سی تفسیر ساتھ رکھ لیں۔

② سورت کے جس ٹکڑے کو آپ نے حفظ کرنا ہے؛ اس کا انتخاب کر لیں۔

③ مشکل الفاظ پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اس ٹکڑے کو پڑھنا شروع کریں۔

④ مشکل کلمات کے معانی کو سمجھنے کے لیے تفسیر کو کھولیں تاکہ اجمالی طور پر آیات کا مفہوم آپ کی سمجھ میں آ جائے اور اگر ممکن ہو سکے تو آیات کے سببِ نزول سے بھی آپ باخبر ہو جائیں۔

میں یہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ آیات کے معانی کو سمجھنے سے مراد صرف ان کے سرسری اور جزوی مطالب سمجھنا ہے جن کی مدد سے صرف آیات کو یاد کیا جا سکے۔ اس کی پوری تفسیر سمجھنے اور گہرے مطالعے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے، البتہ اگر آپ پوری سورت حفظ کرنے کے بعد اس کی مکمل تفسیر کو پڑھیں تو یہ اس لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوگا کہ ساری سورت ابتدا سے آخر تک ایک مربوط مفہوم کے ساتھ آپ کے ذہن میں نقش ہو جائے گی۔

⑤ پھر آیت کے جس ٹکڑے کے معانی کو آپ نے سمجھا ہے، اس پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے یاد کرنا شروع کر دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ جب آپ کو اچھی طرح یہ ٹکڑا یاد ہو جائے اور سمجھ میں بھی آ جائے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب صرف ان آیات پر عمل کرنا ہی باقی رہ جائے گا۔ باقی حفظ کی حد تک وہ آپ کو اچھی طرح یاد ہو چکی ہوں گی۔

یہ وہ طریقہ ہے جس پر ہمارے سلف صالحین، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل کرتے رہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم قرآن مجید کی دس آیات کو یاد کرتے اور ساتھ ساتھ اس کا فہم حاصل کرتے اور پھر اس پر عمل کرتے۔[1] یہ طریقہ ان تمام لوگوں کے لیے مفید ہے جو مختلف قسم کے کاموں اور کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اور ان کو قرآن حفظ کرنے کے لیے وقت نہیں ملتا۔

اگر دو، تین یا اس سے زائد لوگ ایک ہی جگہ کام کرتے ہیں اور وہ سب قرآن حفظ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انھیں یوں کرنا چاہیے کہ کسی ایسے استاد سے ایک دن کا کوئی وقت طے کر لیں جو ان کو قرآن کا ناظرہ بھی اچھی طرح پڑھا دے اور متعلقہ آیات کی آسان اور مختصر تفسیر بھی سمجھا دے۔ اس کے بعد وہ سب لوگ آپس میں عہد کریں کہ وہ اس ہفتے میں ان آیات کو اچھی طرح حفظ کر لیں گے اور جب دوبارہ ملاقات ہوگی تو ہم ایک دوسرے کو یہ آیات زبانی سنائیں گے بھی اور ان کی تفسیر بھی بیان کریں گے۔ اس طریقۂ حفظ کے ذریعے سے جہاں قرآن حفظ ہوتا جائے گا، وہاں اس کے معانی و مفاہیم بھی احسن انداز کے ساتھ ذہن نشین ہوتے جائیں گے۔

طریقہ ⑳ نابینا شخص کے لیے قرآن حفظ کرنے کا طریقہ

بینائی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن ہم اس کی قدر نہیں کرتے۔ میرے ایک شیخ نے مجھے ایک دن کہا کہ اگر تم آنکھوں کی قدر پہچاننا چاہتے ہو تو اپنی آنکھوں پر کچھ دیر کے لیے کوئی چیز باندھ لو تھوڑی ہی دیر میں تمھیں معلوم پڑ جائے گا کہ بینائی کے بغیر زندگی گزارنا کس قدر مشکل ہے، لہٰذا اس عظیم نعمتِ الٰہی کا ہر دم احساس رہنا چاہیے اور رب کریم کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے تاکہ یہ نعمت ہمیشہ سلامت رہے اور زوال سے محفوظ رہے۔

[1] مسند أحمد: 410/5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بصارت کی نعمت سے محروم رکھا ہے، انھیں اس کے بدلے میں بصیرت کی نعمت سے نوازا ہے۔ ان میں فہم و ادراک کی صلاحیت خوب ہوتی ہے اور وہ اپنی اس خوبی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسروں کی نسبت قرآن جلد یاد کر لیتے ہیں۔ ان کے لیے قرآن حفظ کرنے کے بہت سے طریقے ہیں لیکن ہم یہاں چند مشہور طریقے ذکر کرتے ہیں:

① سب سے پہلے نابینا بچے کو کسی قاری صاحب کی شاگردی میں دیا جائے کیونکہ حفظ کرنے میں استاد کا ہونا ایک بنیادی رکن ہے۔ اگر ہو سکے تو اس کے لیے استاد بھی نابینا ہی تلاش کیا جائے کیونکہ وہ بھی اسی حالت اور کیفیت میں ہوتا ہے، لہٰذا دونوں ایک دوسرے کے احساسات کو سمجھ سکیں گے اور یوں استاد کے لیے شاگرد کو سمجھانا اور شاگرد کا استاد سے سبق پڑھنا اور سمجھنا آسان ہوگا۔

② اگر کوئی قاری صاحب نہ مل سکیں یا وہ زیادہ وقت دینے پر تیار نہ ہوں تو کوئی بھی ایسا آدمی جس کی قراءت صحیح ہو؛ یہ کام سرانجام دے سکتا ہے اور اگر ایسا آدمی بھی میسر نہ ہو سکے تو پھر ریکارڈنگ ڈیوائس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

③ پڑھنے کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے جہاں شوروغل بالکل بھی نہ ہو۔

④ استاد نابینا بچے کو قرآن کی ایک ایک آیت یاد کروائے، اس کے سامنے پہلی آیت صحیح قراءت اور بلند آواز سے پڑھے، پھر بچے سے اس آیت کو دو یا تین دفعہ پیچھے پیچھے دہرانے کو کہے۔ جب تک وہ آیت اسے یاد نہ ہو جائے؛ یہ عمل جاری رکھے۔

⑥ اس کے بعد دوسری آیت شروع کرے اور صفحے کے آخر تک اسی طرح یاد کروائے۔ اگر کسی آیت کا اگلی یا پچھلی آیت کے ساتھ کوئی ربط ہو تو استاد وہ بھی بچے کو بتلائے تاکہ اس انداز سے بھی بچے کے ذہن میں وہ آیات محفوظ رہ سکیں۔ جب پورا صفحہ اسے یاد ہو جائے تو استاد اس سے وہ پورا صفحہ سنے اور جو جو غلطی ہو، اس کی اچھے انداز میں نشاندہی کرے۔

⑦ نابینا کی صلاحیت کے مطابق ہی اس کو حفظ کروانا چاہیے، یعنی اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے کہ جو اس کی قوتِ حافظہ سے بڑھ کر ہو۔ بصارت سے محروم ایسا بچہ جتنا زیادہ وقت اپنے استاد کے پاس گزارے گا، اتنا ہی زیادہ فائدہ حاصل کر پائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ ابھی ایک بڑا کام باقی ہے جسے نابینا بچے نے خود ہی سرانجام دینا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دن میں جو کچھ اس نے حفظ کیا ہے، اس کو دہرائے۔ دہرائی کے دوران اگر وہ کسی لفظ یا کلمے پر رُک جائے اور اس کا پتہ نہ چل رہا ہو اور کوئی بتانے والا بھی موجود نہ ہو تو کوئی بات نہیں، وہ اسے چھوڑ کر آگے پڑھنا شروع کر دے اور دوسرے دن استاد سے اس کے متعلق پوچھ لے، اس طرح وہ لفظ اس کے ذہن میں اچھی طرح بیٹھ جائے گا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس دورِ جدید میں ریکارڈنگ ڈیوائس خاص طور پر نابینا افراد کے لیے بہت مفید اور اہم چیز ہے، لہٰذا استاد کی عدم موجودگی کی صورت میں اس سے مدد لی جا سکتی ہے۔ میں نے بہت سے نابینا حفاظ ایسے بھی دیکھے ہیں جن کا حفظ بینائی والے حفاظ سے بھی زیادہ پختہ ہوتا ہے اور ان میں سے اکثر نے بتلایا کہ انھوں نے آڈیو تلاوتیں سن سن کر اپنی منزل پختہ کی ہے۔

میں نے ایک بار دیکھا کہ ایک نابینا حافظ دوسرے نابینا حافظ کے ساتھ بیٹھا ہے اور اس سے کہہ رہا ہے کہ اس آیت ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا ...﴾ سے پڑھنا شروع کرو اور جتنی آیات اس سے شروع ہوتی ہیں؛ وہ سب بھی سناؤ۔

دوسرا نابینا حافظ پڑھنا شروع کرتا ہے اور ایسی تمام آیات کو پڑھ جاتا ہے، پھر دوسرا پہلے سے کہتا ہے کہ تم یہ آیت تلاوت کرو: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ...﴾ چنانچہ وہ اس آیت کو پڑھتا ہے اور پھر ایسی تمام آیات پڑھ کر سناتا ہے جن کے شروع میں یہ کلمات ہیں۔ یقیناً اس عجیب اور مؤثر انداز سے کی جانے والی دہرائی حفظِ قرآن کو نہایت پختہ کر دیتی ہے اور بہت ہی کم لوگ ایسے ہوں گے جن کو اس انداز سے قرآن یاد ہوگا۔

ایک پُرلطف اور عجیب بات یہ بھی ہے کہ بعض نابینا حفاظ آیات کے نمبروں کے ذریعے سے قرآن یاد کرتے ہیں۔ اس کا اضافی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سورت کی آیات کی تعداد بھی معلوم رہتی ہے اور ہر آیت کا نمبر بھی ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

طریقہ ㉑ مساجد میں کلاس لگا کر قرآن کریم حفظ کرانا

بہت سے اسلامی ممالک میں یہ طریقہ مروّج ہے کہ مساجد میں حفظ کی کلاس لگائی جاتی ہے، جس میں مقامی و بیرونی طلبہ قرآنِ کریم حفظ کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آخری چند سالوں میں مملکت سعودی عرب میں ہر بستی اور شہر کی مساجد میں یہ طریقہ بڑی تیزی سے پھیل چکا ہے اور لاکھوں مساجد سے تجاوز کر چکا ہے، الحمد للہ۔ یہ سب صرف اللہ کے فضل سے اور قرآن کی خدمت کرنے والوں کی کاوشوں سے ممکن ہوا ہے۔ یہ طریقہ ایجاد کرنے میں پاکستانی شیخ محمد یوسف سیٹھی کا ہاتھ ہے۔ انھوں نے اس کام کو شروع کیا تھا اور یہ 1962 عیسوی کی بات ہے جب انھوں نے پاکستان میں ایک قرآنی مدرسے کی بنیاد رکھی اور اس پر کافی پیسہ خرچ کیا۔ اب ان کو قرآن کریم کی تدریس کے لیے قرائے کرام کی ضرورت تھی تو انھوں نے سوچا کہ میں اس عظیم کام کے لیے مکہ مکرمہ سے معلمین لاؤں گا کیونکہ قرآن کریم کی پہلی وحی وہیں نازل ہوئی تھی۔ جب وہ اس مقصد کے لیے مکہ پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ یہاں تو قراء کی تعداد بہت کم ہے، چنانچہ انھوں نے پھر یہ ارادہ کیا کہ پہلے میں اس عمل کو یہاں مکہ میں شروع کروں گا۔ سو انھوں نے بن لادن کی مسجد میں تحفیظِ قرآن کی پہلی کلاس شروع کی، پھر مسجد الحرام میں ایسی ہی کلاس لگائی اور پھر یہ سلسلہ سعودیہ کے دیگر شہروں میں پھیل گیا، بلکہ اس کے بعد یورپ تک جا پہنچا۔

اس طریقے کی صورت یہ ہے:

① اس کا آغاز اس انداز سے ہوتا ہے کہ علاقے کی مسجد میں حفظِ قرآن کی کلاس کا باقاعدہ افتتاح کیا جاتا ہے اور بچوں کے داخلے کا اعلان کیا جاتا ہے، پھر مختلف عمروں کے طالب علم اس کلاس کے لیے مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں۔

② قاری صاحب بچوں کو پہلے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھاتے ہیں۔ سب سے پہلے ان سورتوں کا ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور بچے اپنے استاد کے پیچھے پیچھے پڑھتے ہیں۔

③ پھر زبانی یاد کرنے کے لیے مناسب سا سبق دے دیا جاتا ہے جسے بچہ ایک دن میں آسانی سے یاد کر سکتا ہو، پھر اگلے دن طالب علم اپنا وہ سبق قاری صاحب کو سناتا ہے۔

④ ان بچوں کے حفظ کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کلاس میں بیٹھا ہوا ہر طالب علم اپنے مصحف کو کھولتا ہے اور استاد کا دیا ہوا سبق یاد کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر وہ بار بار اس کو دہراتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ سبق اس کو اچھی طرح یاد ہو جاتا ہے۔ وقت ختم ہونے سے پہلے وہ یہ سبق اپنے استاد کو جا کر سنا دیتا ہے اور آگے دوسرا سبق لے لیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ ہمارے مشاہدے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ ایک ہی کلاس میں موجود طالب علموں کے سبق کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔

⑥ استاد پر چونکہ بہت سے بچوں کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، لہٰذا وہ بھرپور محنت کرتا ہے اور بچوں کا سبق، سبقی اور منزل سنتا ہے۔

⑦ طالب علموں کی حالتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ بعض طالب علم مستقل مزاجی سے لگے رہتے ہیں اور بہت جلد قرآن حفظ کر لیتے ہیں اور بعض ذرا سستی یا بے توجہی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس میں خاصا وقت لگا دیتے ہیں، جبکہ بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو قرآن مکمل کیے بغیر ہی بھاگ جاتے ہیں۔ بہر حال صحیح فائدہ تو وہی حاصل کر پاتا ہے جو مستقل مزاجی سے لگا رہتا ہے۔

⑧ حفظ کے طلباء کا ریکارڈ محفوظ رکھنے کے لیے ایک رجسٹر بنایا جاتا ہے جس میں طالب علموں کے نام، ایڈریس، عمر اور حفظ کی مقدار (یعنی کتنے پارے یا سورتیں حفظ کر چکا ہے) وغیرہ لکھی جاتی ہیں۔
اس کے علاوہ روزانہ کی رپورٹ بھی مرتب کی جاتی ہے کہ آج کس طالب علم نے کتنا سبق یاد کر کے سنایا اور کتنا حصہ سبقی اور منزل کا سنایا۔

⑨ جو بچے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان کو حسبِ پوزیشن انعامات دِیے جاتے ہیں۔ اس انعامی تقریب میں بچوں کے والدین بھی شامل ہوتے ہیں۔

⑩ اسی طرح سالانہ محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں طلباء کے والدین مدعو ہوتے ہیں اور بعض دفعہ مختلف علماء اور مدرسین کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ ایسی محافل میں وہ طلباء جو حفظِ قرآن کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں اور جو نمایاں پوزیشن لیتے ہیں؛ ان کو بدستِ مہمان خصوصی انعامات دِیے جاتے ہیں۔

نوٹ: حفظ کے جن طلباء کی آواز پیاری ہو یا جن کے حفظ میں پختگی ہو، انھیں نمازوں کی امامت کی ذمہ داری بھی سونپ دی جاتی ہے جس سے ان طلباء میں اعتماد اور وثوق پیدا ہونے اور ان کی صلاحیت نکھرنے کے ساتھ ساتھ دیگر طلباء میں بھی ترغیب پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی اس اعزاز کو پانے کے لیے خوب محنت اور ذوق وشوق کے ساتھ پڑھائی کرنے لگتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ ⑩ دائرے کی شکل میں حفظ کرنے کا طریقہ

یہ طریقہ میں نے سوڈان میں دیکھا تھا۔ نام ذرا عجیب سا ہے لیکن طریقہ بہت عمدہ ہے۔ اس میں ایک نئی شکل پائی جاتی ہے۔ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ یہ طریقہ قارئین کے سامنے رکھوں تا کہ انھیں بھی اس کی معرفت اور پہچان ہو سکے۔ اس کو اپنانا ضروری نہیں ہے، البتہ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ بہت سے بچوں نے اس طریقے کے مطابق قرآن حفظ کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ہمیں یہ طریقہ بہت ہی عمدہ لگا ہے۔ اس کا انداز کچھ اس طرح ہے:

① استاد اپنے اردگرد حلقے کی صورت میں کچھ طلبہ کو کھڑا کرتا ہے۔ ہر طالب علم نے ہاتھ میں قرآن پکڑا ہوتا ہے جس پر وہ سبق پڑھتا ہے۔ سبق کا چوتھائی حصہ استاد پڑھاتا ہے اور قراءت کی تصحیح کرتا ہے تا کہ حفظ کرنے سے پہلے ہی ہر طالب علم کی تلفظ کی اغلاط دُور ہو جائیں۔

② استاد حلقے کے درمیان میں بیٹھا ہوتا ہے تا کہ سب طلبہ پر نظر رکھ سکے۔ ایک طالب علم استاد کے پاس آتا ہے اور اپنے سبق کی تصحیح کروا کے واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاتا ہے، پھر دوسرا طالب علم آ جاتا ہے۔ اسی طرح تمام طلبہ باری باری آتے ہیں اور جو سبق یاد کرنا ہوتا ہے، اس کی اغلاط دُور کروا کر حفظ سے پہلے اپنا تلفظ ٹھیک کرتے ہیں۔

③ دو گھنٹے تک یہی سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ اس دوران کچھ طالب عالم اپنا اپنا سبق یاد بھی کرتے رہتے ہیں۔

④ اس کے بعد استاد کے حکم پر طلبہ دائرے کی شکل میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور گھومنے کی صورت میں آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیتے ہیں، استاد ان کے درمیان میں کھڑا ہو جاتا ہے تا کہ سب طلبہ پر نظر رہے اور کوئی نظم کی خلاف ورزی نہ کر سکے۔

⑤ اس دوران استاد سب طلبہ کو کہتا ہے کہ جس جس کو سبق یاد ہوتا جائے، وہ بیٹھتا جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے اور جو طالب علم سبق یاد کر لیتا ہے وہ بیٹھ جاتا ہے، باقی اسی انداز میں گھومتے اور چلتے ہوئے سبق یاد کرتے رہتے ہیں۔

⑥ اس انداز میں اگر طالب علم اونچی آواز میں بھی پڑھنے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طالب علم میں چستی پیدا ہوتی ہے اور ہمت بھی بڑھتی ہے۔

⑦ اس عمل کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد استاد تمام بچوں کو بیٹھنے کا کہہ دیتا ہے، پھر سب بچے باری باری استاد کے پاس آنے لگتے ہیں اور اپنا اپنا سبق سنانا شروع کرتے ہیں۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ استاد ایسے طلبہ کہ جنھوں نے سبق سنا لیا ہوتا ہے اور ان کا تلفظ وسماع بھی اچھا ہوتا ہے، کی ذمہ داری لگا دیتا ہے کہ تم فلاں فلاں طالب علم کا سبق سن لو۔

افریقہ میں اس طریقے کو ''رِی'' کہا جاتا ہے اور میرے خیال کے مطابق یہ طریقہ ایجاد بھی افریقی قراء ہی نے کیا ہے۔

اس طریقے کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک فائدہ تو یہ ہے کہ طالب علم کا خون گردش میں رہتا ہے اور جسمانی اعضاء چست رہتے ہیں۔ مسلسل بیٹھے رہنے کی وجہ سے جسم میں قدرے سستی پیدا ہو جاتی ہے جس سے پڑھائی کا عمل بھی کمزور پڑ جاتا ہے لیکن یہ طریقہ اپنانے سے سستی بھی ختم ہو جاتی ہے اور پڑھائی بھی دل جمعی سے ہونے لگتی ہے۔ بچے چونکہ اُچھلنا کودنا اور حرکت کرتے رہنا پسند کرتے ہیں اور اگر آپ بچوں کو مسلسل باندھے رکھیں، یعنی ایک ہی جگہ پر پابند کر کے بٹھائے رکھیں تو وہ اس سے تنگی محسوس کرنے لگیں گے جس کے اچھے نتائج برآمد نہیں ہوتے، اسی لیے یہ طریقہ وضع کیا گیا ہے۔

اس طریقے کو اپناتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ دائرہ تھوڑا بڑا ہونا چاہیے کیونکہ چھوٹے دائرے میں چکر کاٹنے سے طلبہ کو چکر آ سکتے ہیں اور سر درد ہونا شروع ہو سکتا ہے جس سے فائدے کی بجائے اُلٹا نقصان ہو جائے گا لیکن اگر دائرہ کسی کھلی جگہ میں ہو اور بڑا ہو جس سے نہ تو ایک دوسرے سے اُلجھنے کی نوبت آئے اور نہ ہی انھیں چکر وغیرہ آئیں تو تب ہی اس کے فوائد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

طریقہ 23 حفظِ قرآن کا ازبک طریقہ

یہ طریقہ بعض ان جمہوری اسلامی ممالک میں رائج ہے جو کمیونزم کے جانے کے بعد خود مختار ہو گئے تھے، جیسا کہ کرغزستان، قازقستان، داغستان اور وہ تمام علاقے جن کی اکثریت اُزبکستان ہی سے متعلق ہے۔ اسی لیے میں نے اس طریقے کا نام ''اُزبک طریقہ'' رکھا ہے۔ اب میں اس طریقے کی تفصیل پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں:

① طالب علم نے جو سورت یا پارہ حفظ کرنا شروع کرنا ہو، اس کا پہلا صفحہ استاد کو ناظرہ سنائے تا کہ استاد حفظ سے پہلے اس کے تلفظ کی غلطیاں دُور کر دے۔

② استاد طالب علم کا ناظرہ بالکل درست کرنے کے بعد اسے کہے کہ تم یہ صفحہ مسلسل 300 مرتبہ ناظرہ پڑھو۔

③ جب طالب علم اس صفحے کو تین سو مرتبہ پڑھ لے تو اس کے بعد وہ صفحہ اسے بہت ہی اچھی طرح زبانی یاد ہو جائے گا، چنانچہ وہ استاد کو سنا دے۔

④ اس کے بعد استاد کو اگلے صفحے کا ناظرہ سنایا جائے اور اس کا تلفظ درست کروایا جائے، پھر اسے بھی اسی طرز پر پڑھنا شروع کر دے۔ یوں مکمل قرآن اسی طریقے پر حفظ کر لے۔

⑤ جب طالب علم ایک سورت یا ایک پارہ اسی طریقے کے مطابق حفظ کر لے تو پھر استاد اسے کہے کہ اب تم یہ پوری سورت یا پارہ 150 مرتبہ پڑھو۔ یوں اس کی اچھی طرح دہرائی ہو جائے گی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سبق کو اتنی زیادہ تعداد میں تکرار اور تسلسل کے ساتھ پڑھا جائے تو وہ بآسانی ذہن میں بیٹھ جاتا ہے۔ اس طریقے کو ہم یوں سمجھیں کہ جو شخص روزانہ سوتے وقت سورۃ الملک پڑھنے کی پابندی کرے تو اسے وہ کچھ عرصے بعد زبانی یاد ہو جائے گی، حالانکہ وہ صرف ایک دن میں ایک ہی بار پڑھتا ہے۔ اسی طرح جو شخص سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتا رہتا ہو تو وہ بھی اسے بآسانی یاد ہو جاتی ہے، نیز جب ہم ہر جمعے کے روز سورۃ الکھف کی تلاوت کرتے ہیں اور کسی جمعے میں ناغہ نہیں کرتے تو تھوڑے ہی عرصے بعد اس کی اکثر آیات جانی پہچانی سی لگنے لگتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ بہت سی تو زبانی یاد ہو جاتی ہیں۔ تو جو سورت ہفتے میں ایک بار پڑھنے سے اس قدر ذہن میں بیٹھ سکتی ہے تو سوچیں ایک ہی وقت میں ایک صفحہ 300 بار پڑھنے سے اور ایک سورت یا پارہ 150 بار پڑھنے سے کیسے نہیں یاد ہو سکتی؟

طریقہ ㉔ حفظ قرآن کا ترکی طریقہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ مملکتِ ترکی نے خدمتِ قرآن کے میدان میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہمیں ان کے طریقۂ حفظ سے بھی واقفیت ہونی چاہیے، کیونکہ یہ ایک مخصوص طریقہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طریقے کے مطابق حفظ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل مراحل پر عمل کیا جائے:

① اس طریقے میں طویل مدت تک طالب علم کو قرآن کی قراءت کے متعلق تربیت دی جاتی ہے۔ طالب علم کو بنیادی قواعد (جیسا کہ ہمارے ہاں قرآنی قاعدہ وغیرہ ہے) سے وہ ابتداء کراتے ہیں اور جب تک قرآن کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے میں پختگی نہ آ جائے، تب تک یہ مشق چلتی رہتی ہے۔ اس کا دورانیہ تقریباً ایک سال ہوتا ہے۔ اس کے بعد بچے کو حفظ کے مرحلے میں داخل کرتے ہیں۔

② جس مصحف سے طلبہ حفظ کرتے ہیں، وہ تیس الگ الگ اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر جزو میں 20 صفحات ہوتے ہیں اور ہر صفحہ 15 سطروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

③ طالب علم پہلے جزو کے آخری صفحے سے شروع کرتا ہے، دوسرے دن وہ دوسرے جزو کے آخری صفحے کو یاد کرتا ہے۔ اسی طرح طالب علم کو روزانہ ہر جزو کا آخری آخری صفحہ یاد کروایا جاتا ہے، یوں وہ ایک ماہ میں 30 اجزاء کے 30 صفحات یاد کر لیتا ہے۔

⑨ دوسرے ماہ کے شروع میں وہ پہلے جزو کے آخری صفحے سے پہلے صفحے (Second Last) کو یاد کرنا شروع کر دیتا ہے اور دوسرے دن وہ دوسرے جزو کے سیکنڈ لاسٹ صفحے کو یاد کرتا ہے، پھر اُسی پہلے مرحلے کی طرح اس مرحلے کو مکمل کیا جاتا ہے اور مہینے کے آخر تک طالب علم کو 30 اجزاء کے مزید 30 صفحات حفظ ہو چکے ہوتے ہیں۔

⑩ قرآن کے آخر تک وہ اسی انداز سے چلتا رہتا ہے۔ جب بھی کوئی صفحہ یاد کرتا ہے، اسے اپنے استاد کو سناتا ہے اور ساتھ ہی سابقہ جتنے صفحات حفظ کر چکا ہوتا ہے، وہ بھی سناتا ہے تاکہ آگے حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ پچھلی منزل بھی پختہ رہے۔

اس طریقے کے مناسب یا نامناسب ہونے کے متعلق اہلِ علم کی مختلف آراء ہیں۔ میں نے استنبول کے کبار مشائخ سے اس طریقے کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: یہ طریقہ ہم نے اپنے شیوخ سے وِرثے میں حاصل کیا ہے، وہ سب کے سب اسی طریقے کو حفظ قرآن کے لیے بہترین طریقہ قرار دیتے تھے حتیٰ کہ بہت سارے ترکیوں کا یہ نظریہ ہے کہ اس طریقے سے ہٹ کر حفظ کرنا ممکن ہی نہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ یہ طریقہ بہت سارے ان ممالک میں جن کو عثمانیوں نے فتح کیا تھا؛ رائج ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ بوسنیا اور ہرزیگوینا وغیرہ۔ ان ممالک میں ہمیشہ سے اسی ترکی طریقۂ حفظ کے مطابق ہی لوگ قرآن کریم حفظ کرتے آرہے ہیں۔

حقیقت بات یہ ہے کہ اگرچہ اس طریقے کو بعض لوگ مفید اور مناسب نہیں سمجھتے لیکن اس میں بہت سارے فوائد بھی پائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر عجمیوں کے لیے جو عربی کو نہیں جانتے۔ جب اس طریقے سے قرآن کو مکمل حفظ کرلیا جاتا ہے تو پھر صفحات کے نمبروں کے مطابق قرآن کا کوئی حصہ یاد رکھنا اور اجزاء کے نمبروں کے ذریعے سے کسی سورت اور پارے کو یاد رکھنا؛ یقینا اس طریقے سے حاصل ہونے والا بہت بڑا فائدہ ہے۔

البتہ اس طریقے کا ایک نقصان یہ ہے کہ جب کوئی طالب علم کسی بھی وجہ سے حفظ کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اسے ترتیب کے ساتھ کوئی سورت یا پارہ مکمل یاد نہیں ہوتا بلکہ مختلف مقامات سے ٹکڑوں کی شکل ہی میں یاد ہوتا ہے جس کا آپس میں کوئی ربط ہی نہیں ہوتا۔ اگر آپ اس سے کوئی سورت مکمل سننا چاہیں گے تو وہ سنا نہیں سکے گا اور پھر اس کے لیے نئے طریقے سے حفظ کرنا بھی بہت مشکل ہوگا۔

طریقہ 26 قرآنی آیات کو حقیقی مناظر سے جوڑ کر حفظ کرنا

یہ طریقہ چھوٹے بچوں کے لیے بہترین ہے اور اس کے لیے کسی معلم یا معلمہ کی خدمات لی جائیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بچے کے سامنے کوئی ایک سورت تلاوت کی جائے، پھر اس سورت سے متعلقہ کوئی حقیقی قصہ بیان کر دیا جائے۔ اگر معلم یا معلمہ کو اس کا سببِ نزول معلوم ہو اور وہ بچوں کی سمجھ میں آ سکتا ہو تو اسے بھی بیان کر دیا جائے۔ قصہ جتنا ممکن ہو سکے تفصیل سے بیان کیا جائے کیونکہ بچہ کسی بھی قصے کہانی کو بڑی آسانی سے اور جلدی یاد کر لیتا ہے، چنانچہ جب اس قصے کو کسی سورت سے منسلک کر کے سنائیں گے تو وہ دلچسپی کے ساتھ اس سورت کو بھی جلد ہی یاد کر لے گا اور یوں اس میں روزانہ نیا قصہ سننے اور نئی سورت حفظ کرنے کا شوق پیدا ہو جائے گا، مثلاً:

(ا) سورۂ لہب کو لیجیے، اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے چچا ابولہب کا قصہ بیان کیا جائے۔ بچے کے ذہن میں تصور پیدا کیا جائے کہ اس کی بیوی کیسے لکڑیاں اور کانٹے جمع کرتی تھی تاکہ انھیں نبی ﷺ کے راستے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں چھینکے۔ تو آپ کو واضح طور پر اندازہ ہو گا کہ بچہ دوسری سورتوں کی نسبت کہ جن کے ساتھ کوئی واقعہ نہ ہو، یہ سورت بڑی تیزی سے یاد کر لے گا۔

ب) اسی طرح سورۂ اخلاص ہے۔ اس کے ساتھ بچوں کے سامنے بتوں کی حکایت کو بیان کیا جائے کہ لوگ کس طرح بتوں کو اپنے ہاتھ سے گھڑتے تھے اور پھر ان کی عبادت کرنے لگ جاتے تھے۔

ج) اس طرح سورۃ الکوثر ہے، اس کے متعلق بچوں کے سامنے حوضِ کوثر کا تذکرہ کیا جائے کہ جس شخص کو روزِ قیامت اس سے پانی کا ایک پیالہ نصیب ہو گیا، اس کو دوبارہ کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

د) سورۃ الفیل پڑھانے سے پہلے ابرہہ کی طرف سے بیت اللہ پر ہاتھیوں کے ذریعے سے حملہ کرنے اور پھر اللہ کی طرف سے ابابیلوں کے ذریعے سے ان ہاتھیوں کی موت کا دلچسپ واقعہ سنایا جائے جس کے بعد بچے بڑی آسانی اور شوق سے اس سورت کو یاد کر لیں گے۔

ہ) سورۃ العلق پڑھاتے وقت بچوں کے سامنے نبی ﷺ پر پہلی وحی کے نزول کا قصہ بیان کیا جائے اور اس میں آپ ﷺ کا جبرائیل علیہ السلام سے جو مکالمہ ہوا، وہ بھی بیان کیا جا سکتا ہے، اسی طرح سورۂ مدثر اور سورۂ مزمل ہیں۔

و) سورۃ نوح، ھود، یوسف، یونس اور ابراہیم پڑھانے سے پہلے بھی بچوں میں شوق اور جذبہ پیدا کرنے کے لیے ان انبیاءِ کرام علیہم السلام کے قصے بیان کیے جا سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر ایک سورت لمبی ہے تو اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ہر حصے میں بیان ہونے والا کوئی واقعہ یا اس کا خاص پہلو ذکر کیا جا سکتا ہے۔

ز) جب کبھی کوئی ایسی سورت آجائے جس کے بارے میں کوئی قصہ یا منظر موجود نہ ہو تو استاد میں یہ مہارت ہونی چاہیے کہ وہ کوئی نہ کوئی دلچسپی پیدا کر کے خوبصورت انداز میں اس کو طالب علم کے سامنے بیان کر سکتا ہے۔ اگر کسی سورت میں کوئی واضح قصہ موجود نہیں ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کے سببِ نزول میں کوئی دلچسپ بات موجود ہو جو بچے میں ذوق وشوق پیدا کر سکے۔

باقی رہی بڑوں کی بات تو یہ طریقہ ایک لحاظ سے ان کے لیے بھی مناسب ہو سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ وہ تفسیر کی کتابوں میں اس سورت کی تفسیر کو پڑھیں، پھر اس کے بعد وہ اس سے متعلقہ آیات کو دلچسپی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ حفظ کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

اس کی مثال اگر ہم بیان کرنا چاہیں تو اصحاب کہف کا قصہ، موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا قصہ، یوسف علیہ السلام کا دلچسپ قصہ، یونس علیہ السلام کا مچھلی والا قصہ اور ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنے جیسے خوبصورت قصے موجود ہیں۔ ایسے مناظر جن کی تصویر کشی کی گئی ہو، ان کے ذریعے سے حفظ کروانا بھی مفید ہے۔ اکثر ایسی آیات کا حفظ کرنا آسانی سے ممکن ہو جاتا ہے جن کے مناظر کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے، جیسا کہ کچھ کتبِ تفاسیر میں بعض قرآنی آیات کی ایسی منظرکشی کی گئی ہے کہ جیسے وہ مناظر ہمارے سامنے ہوں۔ اس سلسلے میں سید قطب کی تفسیر ''في ظلال القرآن'' بڑی معروف ہے۔

اس فصل کے اختتام میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حفظ کرنے کے اور بھی بہت سارے طریقے دنیا کے مختلف ممالک میں پائے جاتے ہیں، میں نے ان کو اس لیے بیان نہیں کیا کہ طول بیانی قاری کتاب کی طبع پر گراں نہ گزرے، اس لیے میں نے انھی طریقوں پر اکتفا کیا ہے جو آسان بھی ہیں اور بہت مفید بھی۔

تکملہ حفظ کے عمل میں مفید اشیائے خورونی

میں اس بحث کو مکمل کرتے ہوئے آخر میں یہ بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جو ذہانت میں اضافے، جسم کی چستی، دماغ کی مضبوطی، حفظ کی عمدگی اور پختگی کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں بعض اہلِ علم کی آراء پیش کرنا چاہوں گا:

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شہد کھانا اپنے آپ پر لازم کر لو، بلاشبہ یہ حافظے کی مضبوطی کے لیے انتہائی مفید ہے۔

شہد کا ایک عظیم فائدہ قرآن میں یہ بیان ہوا ہے کہ یہ باعثِ شفا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾

''ان (شہد کی مکھیوں) کے پیٹ سے رنگا رنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔''[1]

[1] النحل 69:16.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہد کو کسی بھی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ویسے بھی کھائیں تو نہایت لذیذ لگتا ہے۔ ٹھنڈے مشروب میں چینی کی جگہ شہد کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی طرح گرم مشروب، یعنی دودھ اور چائے وغیرہ میں بھی چینی کی بجائے شہد ڈال کر پیا جائے تو مزے دار ہونے کے ساتھ ساتھ فائدہ مند بھی ثابت ہوگا۔ [1]

بعض اہلِ علم نے حفظ کے لیے ایک اور مجرب چیز بیان کی ہے کہ چائے میں کلونجی کے تیل کے چند قطرے ڈالیں اور اس کے ساتھ شہد کا ایک بڑا چمچ ملا لیں اور صبح کے وقت اس کو پئیں تو پورا دن یادداشت تیز رہے گی، جسم میں چستی پیدا ہوگی اور سستی ختم ہو جائے گی۔ [2]

آواز کو خوبصورت بنانے کے لیے کلونجی کے تیل میں شہد ملا کر استعمال کرنا بہت ہی مفید ہے اور اس سے بلغم کا بھی خاتمہ ہوتا ہے۔

ہاشمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حدیث کو یاد کرنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ خشک انگور (منقیٰ) کھایا کرے۔ [3]

الشیخ نایف العباس رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ روزانہ صبح کے وقت 12 عدد صاف ستھرے خشک انگور (یعنی منقیٰ) کھایا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا حافظہ اللہ کا ایک خاص انعام تھا۔ وہ ہمیں بھی یہ کھانے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

میرے والد عبدالرزاق بن ابراہیم الغوثانی رحمہ اللہ مجھے کہا کرتے تھے کہ خشک میوہ کھانے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔

ایک آدمی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کمزوریٔ حافظہ کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے نسیان کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گائے کا دودھ پیا کرو، یہ دل کو تندرست رکھتا ہے اور نسیان کو ختم کرتا ہے۔ [4]

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انار کھایا کرو، اس سے معدے کی اصلاح ہوتی ہے۔ [5]

---

(1) الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع: 217/2. (2) معجزة الاستشفاء بالعسل للدکتور حسان شمسی باشا، ص: 215. (3) الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع: 217/2. (4) الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع: 217/2. (5) الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع: 218/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبِ نبوی میں بیان ہونے والی بہت زیادہ مفید ادویات میں سے ایک زم زم کا پانی بھی ہے جس کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ»

''زم زم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے، پورا ہو جاتا ہے۔''[1]

سلف صالحین میں سے اکثر نے مختلف نیتوں کے ساتھ زم زم کا پانی پیا تو اللہ نے ان کی نیت کو پورا کر دیا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے آبِ زم زم پیتے وقت یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو علمِ حدیث میں امام ذہبی رحمہ اللہ کی مانند بنا دے۔

اسی طرح امام سیوطی رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ انھوں نے آبِ زم زم اس نیت سے پیا کہ اللہ تعالیٰ ان کو فقہ میں سراج الدین البلقینی رحمہ اللہ کے مرتبے تک پہنچا دے اور حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ جیسا مقام عطا فرما دے۔[2]

امام ابن جزری رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی بیان کرتے ہوئے امام سخاوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ابن جزری کے والد تاجر تھے اور چالیس سال تک ان کے گھر اولاد نہ ہوئی، پھر انھوں نے حج کیا اور آبِ زم زم پیتے ہوئے یہ دعا کی اے اللہ! مجھے ایسا بیٹا عطا فرما جو عالم بنے، چنانچہ نو ماہ بعد ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح کے بعد امام جزری کی ولادت ہوئی۔[3]

امام ابن جزری رحمہ اللہ وہ ہیں کہ جن کا علم اور حافظہ بہت مضبوط تھا اور خاص طور پر علمِ قراءت کے ماہر تھے۔

پیارے بھیا! اگر آپ بھی حافظے کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو خالص نیت کے ساتھ پیارے پیغمبر ﷺ کی بتلائی ہوئی یہ دوا استعمال کریں۔ اس سے بہت سارے لوگوں نے فائدہ حاصل کیا ہے اور انھوں نے جو مانگا، اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ کھانے کے لحاظ سے مفید چیزوں میں سے ایک تازہ مچھلی ہے۔ مجھے ڈاکٹر خان شمسی پاشا نے بتایا کہ مچھلی میں ایسے وٹامنز ہوتے ہیں جو دماغ کو طاقت دیتے ہیں۔

عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ زیادہ کھانا کھانے سے یادداشت کمزور ہو جاتی ہے اور غور و فکر میں سستی

---

[1] سنن ابن ماجه: 3062. [2] انظر مقدمة «تدريب الراوي»: 12. [3] الضوء اللامع: 255/9.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

واقع ہوتی ہے، لہٰذا جو شخص یادداشت کو مضبوط کرنا چاہتا ہے اور حافظہ قوی کرنا چاہتا ہے، اسے بس اتنا ہی کھانا چاہیے جس سے گزارہ ہو سکے۔

ایک بزرگ کا قول ہے: اَلْبِطْنَةُ تُذْهِبُ الْفِطْنَةَ.

''پیٹ بھر کر کھانا ذہانت کا خاتمہ کر دیتا ہے۔''[1]

اور اس سلسلے میں سب سے پیاری بات ہمارے نبی کریم ﷺ کی ہے اور ہمیں اسی پر عمل کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ»

''آدمی اپنے پیٹ سے بُرا کوئی برتن نہیں بھرتا، حالانکہ ابن آدم کو تو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں لیکن اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو ایک تہائی کھانا ہو، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے چھوڑ دے۔''[2]

ضرورت سے زیادہ کھانا اولاً تو صحت کی خرابی کا باعث بنتا ہے کیونکہ وہ ہضم نہیں ہو پاتا اور بغیر کوئی فائدہ پہنچائے جسم سے خارج ہو جاتا ہے، اس لیے اسی قدر کھانا چاہیے جو نفع رساں ہو سکے۔ ثانیاً یہ غفلت کا بھی باعث بنتا ہے کیونکہ گنجائش سے زیادہ کھا کر انسان پر غنودگی اور سستی کا غلبہ ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اپنے واجبات تک کو ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے، لہٰذا ان دونوں نقصانوں سے بچنے کے لیے نبی مکرم ﷺ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بس بقدرِ کفایت ہی کھانا چاہیے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حفظ کے لیے بھوکا ہونا مجھے سیر ہونے سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ حفظ کرنے والا بھوک کے وقت اپنے نفس کا خود ہی معائنہ کرے اور اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرے کیونکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو سخت بھوک کے وقت کوئی بھی چیز یاد نہیں کر سکتے تو وہ اپنی بھوک مٹانے کے لیے کوئی ہلکی سی چیز استعمال کریں، جیسا کہ انار یا اس کے مشابہ کوئی چیز وغیرہ لیکن خوب پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کریں۔

(1) الحث علی حفظ الحدیث، ص: 148. (2) سنن الترمذی: 2380، وسنن ابن ماجه: 3349.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن الجماعۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے انسان کو پیاس بھی زیادہ لگتی ہے اور زیادہ پانی پینے سے نیند زیادہ آنے لگتی ہے، جس سے بندے کا ذہن کمزور ہوجاتا ہے اور طبیعت میں سستی و کاہلی آ جاتی ہے، اسی وجہ سے شریعت نے زیادہ کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔[1]

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ

"کسی آدمی نے اپنے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا، آدمی کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک تہائی حصہ پانی پینے کے لیے اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لیے باقی رکھے۔"

(جامع الترمذي، حديث: 2380)

[1] تذكرة السامع، ص: 74.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

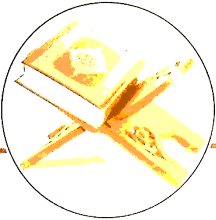

چوتھی فصل

جائزہ، دہرائی اور منزل کی پختگی

◇ دہرائی کے مختلف طریقے اور اسالیب

① انفرادی دہرائی

② اجتماعی دہرائی

◇ جائزے کی کچھ اجنبی اور عجیب صورتیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پانچ

جائزہ، دہرائی اور منزل کی پختگی

ربِ کریم کی توفیق سے جب آپ قرآنِ کریم حفظ کر لیں تو پھر اللہ کی اس عظیم نعمت اور اس کے بے پایاں احسان کی قدر دانی اس صورت میں کیجیے کہ اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اس کو ہمیشہ یاد بھی رکھیے اور بھولنے مت دیجیے۔ روزانہ کی بنیاد پر اپنے حفظ کا جائزہ لیجیے اور ایک خاص مقدار متعین کر کے بلاناغہ اس کی تلاوت کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی بار بار دہرائی کیجیے کیونکہ اب آپ ایسے مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں جس میں آپ کی ذمہ داری پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے، اس لیے کہ پہلے آپ پر ایک استاد مقرر تھا جو باقاعدہ اپنی نگرانی میں آپ کو حفظ کروا رہا تھا اور منزل یاد رکھنے میں کردار ادا کر رہا تھا لیکن اب آپ نے اپنی کوشش و محنت اور اپنے ہی شوق اور دلچسپی سے قرآن یاد رکھنے کی ذمہ داری نبھانی ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری کو اچھے انداز سے اور مکمل دلچسپی سے نبھاتے رہیں گے تو ہی قرآن کو یاد رکھ سکیں گے، ورنہ آپ اس دولت سے محروم ہو سکتے ہیں۔

نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا»

''قرآنِ کریم ہمیشہ پڑھتے رہو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً یہ قرآن اُونٹ کے اپنی رسّی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔'' [1]

امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل مٹی کی مانند ہے، علم اس کا درخت ہے اور دہرائی اس کا پانی ہے۔ جب مٹی کو پانی ملنا رُک جائے تو درخت خشک ہو جائے گا۔ [2]

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حافظِ قرآن کو چاہیے کہ وہ اپنے حفظ کی حفاظت کرے۔ جب بھی

[1] صحيح البخاري:5033. [2] الحث على حفظ الحديث، ص:200.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی سی مدت گزرے تو قرآن کا جائزہ لیتا رہے اور اس سے غافل بالکل نہ ہو۔ علماء جب بھی کسی کو کوئی مسئلہ سمجھاتے اور پھر کچھ عرصے کے بعد اس کے بارے میں سوال کرتے تو سامع نے اگر اس مسئلے کو یاد کیا ہوتا تو وہ فوراً انھیں بتا دیتا، ورنہ وہ مسئلہ اسے بھول چکا ہوتا تھا۔[1]

ہمارے اسلاف بھی قرآنِ کریم کے حفظ کا اہتمام کرتے تھے اور ہر کام سے پہلے اس کی منزل یاد رکھنے کو ترجیح دیتے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا کہ جب ہم امام اوزاعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھتے تو وہ ہم میں سے جو کم عمر لڑکا دیکھتے، اس سے پوچھتے: بچے! تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اگر وہ کہتا کہ جی ہاں پڑھا ہے تو پھر اس کا جائزہ لینے کے لیے فرماتے: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾ سے پڑھنا شروع کرو اور اگر وہ کہتا کہ میں نے قرآن نہیں پڑھا تو فوراً کہتے کہ یہاں سے اُٹھ جاؤ اور پہلے قرآن کی تعلیم حاصل کر کے آؤ، پھر کچھ اور پڑھنا۔[2]

دہرائی کے مختلف طریقے اور اسالیب

لوگوں کے احوال و طبائع مختلف ہونے کی وجہ سے دہرائی کے طریقے بھی مختلف ہیں، میں اختصار کے ساتھ ان میں سے چند ایک بیان کیے دیتا ہوں۔

دہرائی کرنے والا یا تو اکیلا ہوگا یا دو افراد ہوں گے۔ پہلے ہم انفرادی دہرائی اور اس کی صورتیں بیان کرتے ہیں۔

① انفرادی دہرائی

اس کی شکل یہ ہے کہ حافظ خود اپنے آپ ہی دہرائی کرے اور اپنے روز مرہ کی مصروفیت اور فراغت کا وقت مدنظر رکھتے ہوئے اس کا پروگرام تشکیل دے۔ اس کی کئی ایک صورتیں ہیں:

پہلی صورت: قرآن کریم کا چھٹا حصہ

حافظ ایک دن میں پانچ پارے دہرائے اور چھ دنوں میں قرآن مکمل کرے۔ اگرچہ یہ صورت لمبی ہے

[1] الحث علی حفظ الحدیث، ص: 202۔ [2] الحث علی حفظ الحدیث، ص: 70۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جو اس طریقے کو اپنا لے گا، اسے ان شاء اللہ قرآن کبھی نہیں بھولے گا۔

دوسری صورت: قرآن کریم کا ساتواں حصہ

قرآن کو سات حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ طریقہ ہمارے سلف ﷭ کے ہاں بڑا معروف رہا ہے۔ ابن الجماعہ ﷫ فرماتے ہیں: قرآن کریم کو سات دنوں میں پڑھنا بہترین ورد ہے۔ امام احمد بن حنبل ﷫ اسی پر عمل کیا کرتے تھے۔[1] قرآن مجید کو اگر ہفتے کے دنوں پر تقسیم کیا جائے تو ہر جمعے کے دن قرآن ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس تقسیم کی صورت یہ ہے:

بروز	حصہ	از ...... تا	صفحات	عدد
ہفتہ	أول	سورۃ البقرہ سے لے کر مائدہ تک	1 تا 106	106
اتوار	ثانی	سورۃ المائدہ سے سورۃ یونس تک	106 تا 207	101
سوموار	ثالث	سورۃ یونس سے سورۃ الاسراء تک	208 تا 281	73
منگل	رابع	سورۃ الاسراء سے سورۃ الشعراء تک	282 تا 366	84
بدھ	خامس	سورۃ الشعراء سے سورۃ الصافات تک	367 تا 445	78
جمعرات	سادس	سورۃ الصافات سے سورۃ ق تک	446 تا 517	71
جمعہ	سابع	سورۃ ق سے سورۃ الناس تک	518 تا 604	66

میں اپنے حفاظ بھائیوں کو نصیحت کروں گا کہ وہ اسی طریقے کو اپنائیں اور اس پر مستقل مزاجی سے عمل کریں، آپ کو چھ ماہ بعد ہی بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کی منزل کس قدر مضبوط ہو چکی ہے کیونکہ اس طرح آپ چھ ماہ میں 24 مرتبہ قرآن کو دہرا چکے ہوں گے۔

تیسری صورت: دس دنوں میں قرآن کی تکمیل

اس کی صورت یہ ہے کہ روزانہ تین پارے دہرائے جائیں اور دس دن میں قرآن مکمل کر لیا جائے۔ اس طرح ایک ماہ میں تین مرتبہ قرآن ختم ہو گا اور سال میں 36 مرتبہ۔

[1] تذکرۃ السامع والمتکلم، ص:22.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی صورت مخصوص مقدار کی بار بار دہرائی

اس کی صورت یہ ہے کہ ہر ہفتے کے لیے تین پارے مخصوص کر لیے جائیں اور پورا ہفتہ ان کو بار بار دہرایا جائے۔ ہفتے کے دن شروع کیا جائے اور جمعے کے دن اس کا اختتام کر دیا جائے۔ اس طرح ہفتے میں ان تین پاروں کی سات مرتبہ دہرائی ہو جائے گی۔ اس کے بعد پھر اس سے آگے والے تین پارے شروع کر دیے جائیں۔ اس طرح آپ دس ہفتوں میں قرآن مکمل کر لیں گے۔

پانچویں صورت دو اختتاموں کے ساتھ دہرائی

یہ صورت تیسری اور چوتھی صورت کا مرکب ہے۔ اس کی شکل اس طرح ہے کہ اکٹھے دو اختتاموں کے ساتھ دہرائی شروع کی جائے۔

پہلا اختتام: روزانہ دو پاروں کی دہرائی کی جائے اور پورا ہفتہ ان کو دہرایا جائے، پھر دوسرے ہفتے اس سے اگلے دو پارے دہرانا شروع کر دیے جائیں۔

دوسرا اختتام: روزانہ ایک نیا پارہ پڑھا جائے۔ یوں ایک دن میں اس کے تین پارے ہو جائیں گے اور ایک ماہ میں پورا قرآن ختم ہو جائے گا۔

اس صورت کو اپنانے کا میں ان لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں جو بڑے لمبے عرصے سے قرآن کی منزل نہیں نکال سکے اور اب ان کے دل میں منزل یاد کرنے کا شوق بیدار ہوا ہے۔

چھٹی صورت پورے ماہ میں ایک مرتبہ قرآن کی تکمیل

اس کی شکل یہ ہے کہ دن میں ایک پارے کی دہرائی کی جائے۔ اس طرح ایک ماہ میں قرآن مجید کی مکمل دہرائی ہو جائے گی اور کسی بھی حافظِ قرآن کے لیے اس سے کم مقدار اپنانا قطعاً مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ کم ترین مقدار ہے اور یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو پڑھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے۔

ساتویں صورت نماز میں قرآن کی دہرائی

اس کی بہت سی شکلیں ہو سکتی ہیں جن میں سے تین یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ان میں سب سے مفید اور مجرب یہ ہے کہ رات کے قیام میں قرآن پڑھا جائے۔ رات کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کے لیے وقف کریں اور نمازِ تہجد میں جتنا زیادہ ہو سکے، قرآن پڑھیں۔

شیخ عبد الفتاح المرصفی رحمہ اللہ ایک رات میں گیارہ رکعات وتر پڑھتے اور ان میں تین پاروں کی تلاوت کرتے تھے۔ اسی طرح الشیخ فتح محمد پانی پتی جن کا شمار پاکستان کے اساتذۂ قراءت میں ہوتا ہے، تہجد کی نماز میں روزانہ دس پارے تلاوت کیا کرتے تھے۔

② رمضان المبارک کے ایام کو غنیمت جانتے ہوئے نمازِ تراویح میں قرآن سنایا جائے۔ یقیناً یہ حفاظ کے لیے نہایت مشکل کام ہوتا ہے کہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد کے آگے کھڑے ہو کر روزانہ ایک یا ایک سے زائد پارہ سنانا ہوتا ہے جو کہ خاصا محنت طلب اور بڑی ذمہ داری کا کام ہوتا ہے لیکن یہی ذمہ داری قرآن کی اچھے انداز میں دہرائی کروانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ جس نے پہلی مرتبہ قرآن سنانا ہو، اس کے لیے دن میں کم از کم پانچ مرتبہ پارے کی دہرائی کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح ذمہ داری کے احساس سے پڑھنا منزل کی پختگی کا بہترین ذریعہ بن جاتا ہے۔

③ نوافل اور سنتوں میں قرآن پڑھنا۔ زیادہ تر ہم نوافل اور سنتوں میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہم دن میں تقریباً 16 رکعات سنتیں ادا کرتے ہیں۔ تو اگر ہم ان کی ہر رکعت میں آدھا صفحہ بھی پڑھیں تو ایک دن میں تقریباً آدھے پارے کی تلاوت ہو سکتی ہے۔

آٹھویں صورت: آڈیو تلاوت سن کر دہرائی

مشہور قرائے کرام میں سے اپنے پسندیدہ قاری کی آواز میں حدر کی صورت میں مکمل قرآن کریم کی ریکارڈنگ حاصل کریں اور اسے اپنے موبائل میں محفوظ کر لیں، پھر ایک جانب سے سننا شروع کر دیں۔ جب بھی وقت میسر ہو ایک پارے کو دن میں بار بار سنا جائے، خاص طور پر صبح کے وقت اور رات کو سوتے وقت اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

نویں صورت: جدید طریقے سے حفظ کو بحال کرنے کا طریقہ

اس کی شکل یہ ہے کہ انسان قرآن کو اس طرح دہرانا شروع کرے کہ گویا وہ نئے سرے سے قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظ کر رہا ہے کیونکہ جو سورتیں لمبی ہیں یا خاص طور پر جو ختم سے شروع ہوتی ہیں؛ وہ بکثرت نہ پڑھی جانے کی وجہ سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ جیسے بھول ہی چکی ہوں، لہٰذا ایسے حافظوں کے لیے یہ طریقہ نہایت مفید اور مجرب ہے کہ وہ منزل کو اسی طرح یاد کرنا شروع کریں جس طرح حفظ کے اسباق یاد کیا کرتے تھے۔ جب طالب علم اس طریقے سے دہرائی شروع کرتا ہے تو اس کے دل میں نئے حفظ جیسا شوق بیدار ہو جاتا ہے اور پھر بڑی پختگی کے ساتھ منزل یاد ہوتی ہے۔

اجتماعی دہرائی

یہ طریقہ ہر حال میں بہترین ہے کہ آپ کے ساتھ ایک اور آدمی ہو جو آپ کی منزل سنے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ اپنے استاد کو منزل سنائیں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کوئی دوست یا گھر کا فرد بھی یہ کام کر سکتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق دہرائی کرنے کی متعدد صورتیں ہیں، جن میں سے کچھ ذکر کیے دیتے ہیں۔

پہلی صورت: طالب علم استاد کو مکمل قرآن سنائے

یہ طریقہ ان بچوں کے لیے ہے جو ابھی حفظ کر رہے ہوں۔ حفظ کا سبق سنانے کے ساتھ ساتھ پیچھے سے وہ سارا حصہ سنانے کا خاص اہتمام کیا جائے جو حفظ ہو چکا ہے۔ اس کا تعین استاد کرے گا کہ حفظ کیے ہوئے میں سے کتنا حصہ روزانہ بطورِ منزل سنانا ہے۔ جب استاد دیکھے گا کہ سابقہ حفظ پختہ ہو گیا ہے، پھر وہ اس کو اگلے پارے کی دہرائی کا کہے گا، ورنہ وہ دوسرے دن پھر ہی سابقہ منزل ہی سنائے گا اور استاد اس وقت تک طالب علم کے پارے کو قبول نہیں کرے گا جب تک وہ اسے اچھی طرح بغیر کسی غلطی کے یاد کر کے سنا نہ دے۔

دوسری صورت: باہم مل کر پڑھنا اور تکرار کرنا

اپنے ساتھی، دوست یا بھائی کے ساتھ مل کر قرآن کی دہرائی کی جائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ روزانہ ایک ہی سورت کو دہرایا جائے لیکن دوسرے دن سورت کا پہلا صفحہ چھوڑ دیا جائے اور آگے دوسری سورت کا نیا صفحہ شامل کر لیا جائے۔ اس طرح آپ روزانہ ایک نیا صفحہ شامل کرتے رہیں گے اور سابقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے ترتیب سے دہرایا ہوا صفحہ چھوڑتے رہیں گے۔ یوں ایک ہی صفحہ جب کئی کئی دن پڑھا جاتا رہے گا تو ان شاء اللہ منزل بہت پختہ ہو جائے گی۔

تیسری صورت جبرائیل علیہ السلام کی نبی ﷺ کے ساتھ دہرائی

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے با اندازِ راز بتلایا:

«إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي»

”جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ ہر سال قرآن کا ایک مرتبہ دَور کرتے تھے، البتہ اس سال دو مرتبہ دَور کیا ہے۔ میرے خیال کے مطابق میری رحلت کا وقت قریب آچکا ہے۔“ [1]

اس حدیث میں بہت سے فوائد موجود ہیں لیکن یہاں ان سب کو احاطۂ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔ اس میں ہمارے لیے جو اہم ترین چیز ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ ہر سال قرآن کا دَور کیا کرتے تھے۔ اب چونکہ دین کے احکام مکمل ہو چکے تھے، اس لیے جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے آخری سال دو مرتبہ قرآن کا دَور کیا تا کہ جو احکام ثابت اور باقی رکھنے ہیں، وہ باقی رہ جائیں اور جنھیں باقی نہیں رکھنا، وہ منسوخ کر دیے جائیں، نیز جو قرآن حفظ ہے، وہ پختہ اور مضبوط ہو جائے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔ [2]

اس حدیث کی روشنی میں میری رائے کے مطابق حفاظِ قرآن کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل اقدامات پر عمل کریں:

① اپنے کسی حافظ دوست کے ساتھ مل کر قرآن کریم کی دہرائی کا ارادہ بنائیں اور آپس میں وقت کا تعین کر لیں۔ وقت کی یہ تعیین موسمی بھی ہو سکتی ہے اور ماہ وار، ہفتہ وار یا روزانہ کے حساب سے بھی ہو سکتی ہے۔ میرے نزدیک روزانہ کی دہرائی افضل ہے۔ سب سے پہلے سورۃ البقرہ سے آغاز کریں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک پہلے پارے کا چوتھا حصہ پڑھے اور دوسرا قرآن مجید پر دیکھ کر اس کی منزل سنے اور ساتھ ساتھ خود بھی پڑھتا جائے، پھر دوسرا دوسرے چوتھائی حصے کی تلاوت کرے۔ یہ دَور

① صحیح البخاری: 3624. ② فضائل القرآن لابن کثیر، ص: 74.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح چلتا رہے، یہاں تک کہ پہلا پارہ ختم ہو جائے۔

② پھر معاملے کو اُلٹ کر دیا جائے، یعنی دوسرا ساتھی پارے کے پہلے چوتھائی حصے کو پڑھے اور دوسرا اس کو قرآن پر دیکھتے ہوئے سنے اور ساتھ ساتھ خود بھی پڑھتا جائے، پھر وہی ساتھی دوسرا چوتھائی حصہ پڑھے اور پہلا اسی طرح اس کو سنے۔

③ پھر آخر میں دونوں ایک دوسرے کا جائزہ لیں، یعنی ایک دوسرے سے اسی پارے میں سے مختلف سوالات کریں۔ بہتر یہ ہے کہ ہر چوتھائی حصے کے آخری صفحے کی آیات کے بارے میں سوال کیا جائے۔ اس طرح یہ چار سوال بنیں گے، یعنی ہر رُبع (چوتھائی حصے) میں سے ایک سوال۔

④ اسی طرح پھر دوسرا ساتھی سوال کرے اور پہلا جواب دے۔ جب دونوں ساتھی اس طریقے پر پابندی سے عمل پیرا رہیں گے اور انقطاع پیدا نہیں ہونے دیں گے تو ان کی منزل بہت اچھی طرح سے پختہ ہو جائے گی۔

حفظ کی دہرائی کی اس صورت کا نام ہم نے مدارسۃ رکھا ہے اور ہمارے تجربے سے یہ بات گزری ہے کہ یہ نہایت عمدہ طریقہ ہے کیونکہ اس میں بہت سے اسلوب پائے جاتے ہیں۔ جس میں سے ایک یہ ہے کہ استاد اپنے اچھے شاگردوں کی ڈیوٹی لگائے کہ انھوں نے دوسرے طلباء کی دہرائی کروانی ہے اور اپنے رجسٹر میں ہر ہر طالب علم کا نام، اس کا پارہ اور غلطیوں کی تعداد کی نشاندہی کرنی ہے۔

دوسرا اسلوب یہ ہے کہ اُستاد خود طالب علموں کو اجتماعی شکل میں دہرائی کروائے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ہر طالب عالم پارے کا رُبع (یعنی چوتھائی حصہ) پڑھ کر سنائے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ ہر طالب علم کو علیحدہ علیحدہ دہرائی کروائی جائے، خاص طور پر وہ طالب علم جو مکمل قرآن کے حافظ ہیں، اس میں ہر بچے کا علیحدہ علیحدہ وقت مخصوص ہونا چاہیے۔ بلاشبہ یہ نہایت مفید طریقہ ہے۔

تنبیہ: بہت سے طالب علموں کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ دہرائی کا عمل بعد میں شروع ہوگا، یعنی جب ہم قرآن مجید مکمل حفظ کر لیں گے تو اس کے بعد دہرائی کو الگ سے وقت دیں گے۔ ایسی سوچ رکھنا بالکل بھی درست نہیں ہے اور یہ سوچ بہت غلط ہے کیونکہ دہرائی تو پہلے سبق ہی سے شروع ہو جاتی ہے اور حفظ کے اختتام تک جاری رہتی ہے۔ دوسرا نقصان اس سوچ کا یہ ہے کہ اللہ نہ کرے اگر کسی وجہ سے بعد میں وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرصت نہ ملے یا ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ چاہتے ہوئے بھی منزل نہ نکالی جا سکے تو پھر اس کا قرآن ایسا ہی رہ جائے گا کہ جیسے حفظ کیا ہی نہیں، لہٰذا اس پر پہلے دِن ہی سے مکمل توجہ دینی چاہیے اور سبق کے ساتھ ساتھ منزل کو بھی اتنی ہی اہمیت دی جائے۔

جائزے کی کچھ اجنبی اور عجیب صورتیں

میں نے جب قرآنِ کریم کے جائزے کے طریقے جاننا شروع کیے تو مجھے مختلف ممالک میں رائج مختلف طریقے معلوم ہوئے۔ ان میں سے کچھ نہایت اجنبی اور عجیب معلوم ہوئے جن پر عمل کرنا تو ضروری نہیں ہے، البتہ آپ کی معلومات میں اضافے کے لیے انھیں پیش کر دیتا ہوں۔

مراکش میں دہرائی کا طریقہ

مراکش کے ایک استاد نے مجھے بتایا کہ ہمارے ہاں کچھ علاقوں میں قرآنِ کریم کے جائزے کا یہ طریقہ اپنایا جاتا ہے کہ استاد ایک ہی وقت میں تین سورتوں کا جائزہ لیتا ہے۔ ہر سورت سے ایک آیت پڑھتا ہے اور پھر ان آیات کو ایک دوسرے سے خلط ملط کر دیتا ہے، جیسا کہ:

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا عَبَسَ وَتَوَلّٰى عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى

www.kitabosunnat.com

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس انداز سے جائزہ دینے کے لیے زبردست قوتِ حافظہ کی ضرورت ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ غیر شرعی طریقہ ہے۔

دائرے کی صورت میں جائزہ

اس طریقے کے متعلق مجھے ایک صومالی شیخ نے بتلایا کہ یہ طریقہ آج تک ہمارے ہاں موجود ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ حفاظ دائرے کی شکل میں بیٹھ جاتے ہیں اور پھر ان میں سے ایک طالب علم کسی بھی سورت کی ایک آیت زبانی پڑھتا ہے، اس کے بعد دوسرا طالب علم دوسری آیت اور پھر تیسرا طالب علم تیسری آیت پڑھتا ہے۔ اسی طرح تمام طلبہ ایک ایک آیت کر کے پڑھتے جاتے ہیں اور باقی طلبہ نہایت غور سے سنتے اور دہراتے جاتے ہیں۔ اس طریقے سے ماخوذ کچھ فوائد پیش خدمت ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اس میں تمام طالب علم خاموشی سے سورت کو دہراتے رہتے ہیں۔ جب جس کی باری آتی ہے، وہ بلند آواز سے آیت پڑھتا ہے۔ اس طرح قراءت منقطع نہیں ہوتی بلکہ تسلسل کے ساتھ پوری سورت یا پارہ مکمل ہوتا ہے۔

② اس میں ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ تمام طلبہ کو اس سورت کی دہرائی کے لیے دماغ حاضر رکھنا پڑتا ہے اور اپنے حصے کی آیت پڑھنے کے لیے بھی تیار رہنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے طالب علم کی مستعدی اور منزل کی پختگی نسبتاً بڑھ جاتی ہے۔ میں نے بوسنیا اور ہرزیگوینا وغیرہ میں بھی ایسے قرآنی حلقات دیکھے ہیں۔

جیل کے قیدیوں کا جائزہ

میں نے ایک بار جیل میں قید حفاظ کے متعلق بہت ہی عجیب بات سنی کہ وہ قرآن کی دہرائی اپنی انگلیوں کی پوروں پر کرتے ہیں، یعنی وہ پوروں پر آیات کے نمبروں کو شمار کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ الملک کی تیس آیات ہیں تو وہ ان کو دو ہاتھوں پر یاد کریں گے کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں میں 15 پوریں ہوتی ہیں تو دونوں ہاتھوں کی 30 پوریں ہو جاتی ہیں اور اس سورت کی آیات بھی تیس ہیں، لہٰذا وہ ہر پور پر ایک آیت پڑھتے جاتے ہیں اور یوں مکمل سورت کی دہرائی کر لیتے ہیں۔ اسی طرح انھوں نے پورے قرآن کی سورتوں کو تیار کر رکھا ہے۔

میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض ایسے قیدی تھے کہ جنھیں قرآن دستیاب نہ ہو سکا تو انھوں نے مکمل قرآن ایک دوسرے سے سن کر یاد کیا، یعنی اگر ایک حصہ ایک کو یاد تھا تو اس نے دوسرے کو سنا کر یاد کروا دیا اور دوسرے کو اگر کوئی اور حصہ یاد تھا تو اس نے پہلے کو سنا کر یاد کروا دیا۔ جب انھوں نے پورا قرآن یاد کر لیا تو سورۃ الأنفال کا آخری صفحہ بچ گیا۔ وہ صفحہ ان میں سے کسی کو بھی یاد نہ تھا۔ اس مسئلے نے انھیں بہت پریشان کر دیا، چنانچہ سب نے اپنے اپنے تئیں تگ و دو شروع کر دی۔ انھی دنوں ایک قیدی کی عدالت میں پیشی تھی۔ جب وہ کورٹ میں گیا تو اس نے لوگوں میں سے ایک حافظ کو ڈھونڈ نکالا اور جلدی سے اس حافظ سے وہ صفحہ سن کر یاد کر لیا، پھر یہ عظیم تحفہ لے کر اپنے قیدی بھائیوں کے پاس آیا اور سب کو وہ صفحہ یاد کروا دیا۔ سبحان اللہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استاد کا ایک ہی وقت میں متعدد طلبہ سے سماع

اس کی شکل یہ ہے کہ استاد ایک ہی وقت میں تین یا چار طالب علموں کا اکٹھا جائزہ لے۔ وہ سارے استاد کے سامنے بیٹھ کر برابر مل کر پڑھتے جائیں اور استاد ان سب کی منزل سنتا جائے، البتہ ان میں سے ہر ایک کی منزل والی سورت اور پارہ دوسرے سے مختلف ہونا چاہیے تاکہ استاد کو التباس نہ ہو۔ استاد ہر ایک کا سبق ایک ہی وقت میں سن رہا ہوگا اور سب کی اغلاط کی تصحیح بھی کرے گا۔ یہ اس وقت ہوگا جب استاد کی اپنی منزل نہایت مضبوط ہو اور طالب علموں کے احوال کی بھی اسے خبر ہو۔ اس میں مشکل مقامات پر غلطی کا وقوع بھی ممکن ہے، اس لیے ان سب کی منزل کامل توجہ سے سننا استاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ طریقہ پاکستان میں عام رائج ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ

”بے شک دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے، وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ کی یاد اور اس کی پسندیدہ چیز کے، یا عالم اور متعلم کے۔“

(جامع الترمذي، حديث: 2322)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

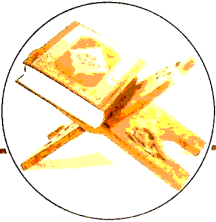

◆ پانچویں فصل

وصیتیں اور ملفوظات

◇ پہلی مبحث

حفاظ کے لیے خصوصی وصیتیں اور ملفوظات

◇ دوسری مبحث

اہل قرآن، طلبہ اور نوجوانوں کے لیے عام وصیتیں اور ملفوظات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی مبحث

وصیتیں اور ملحوظات

اس میں دوقسم کی مباحث ہیں:

① حفاظ کے لیے خصوصی وصیتیں اور ملحوظات

② طالب علم، اہلِ قرآن اور ان کے علاوہ نوجوانوں کے لیے عام وصیتیں اور ملحوظات

حفاظ کے لیے خصوصی وصیتیں اور ملحوظات

حفاظ کرام کو حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اب آئندہ بیان ہونے والی وصیتوں پر عمل کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ ان میں سے چند ایسی ہیں جو گزشتہ ابحاث میں گزر چکی ہیں لیکن میں انھیں دوبارہ فائدے کی غرض سے نکات کی شکل میں اجمالاً بیان کرنا چاہتا ہوں۔

① سب سے پہلے ایک تجربہ کار استاد کو تلاش کریں جس کے پاس اجازہ ہو اور رسول اللہ ﷺ تک قرآنِ کریم کی عالی سند موجود ہو تاکہ آپ تجوید و اتقان کے ساتھ اول تا آخر قرآن کریم بروایت حفص عن عاصم اس استاد کو سنائیں۔ اپنے ذاتی حفظ ہی پر اکتفا نہ کریں اور نہ ہی مدرسے میں کیے ہوئے حفظ پر اکتفا کریں۔ بلاشبہ جس حافظِ قرآن نے کسی ایسے استاد کو زبانی قرآن نہ سنایا ہو جو متقن ہو، مجاز ہو اور عالی سند کا حامل ہو تو اس کا حفظ ناقص ہے جو غلطی سے پاک نہیں ہو سکتا۔

یہاں کچھ اصطلاحات کی وضاحت ضروری ہے، جنھیں مختصراً رقم کرتا ہوں۔

متقن سے کیا مراد ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا استاد جو تجوید کے احکام، حروف کے مخارج اور صفات کا بخوبی علم رکھتا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجاز سے کیا مراد ہے؟

مجاز سے مراد ہے کہ جس کے پاس اجازہ ہو۔ اجازہ استاد کی طرف سے ایک اجازت نامہ ہوتا ہے جو اس حافظ کو ملتا ہے جس نے اپنے استاد کو مکمل قرآن سنایا ہو۔

سند سے کیا مراد ہے؟

سند سے مراد مشائخ اور قراء کا وہ سلسلہ ہے کہ جس طریق سے قرآن کریم ہم تک پہنچا ہے اور ان کا یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ سے لے کر آج تک آپس میں جڑا ہوا ہے۔ الحمد اللہ

عالی سند کیا ہوتی ہے؟

اس سے مراد یہ ہے کہ سند میں رُواۃ کی تعداد کم سے کم ہو، اس کو **سلسلۃ قصیرۃ** کہتے ہیں اور ایسی سند کو عالی سند کہتے ہیں۔

سب سے اعلیٰ سند کون سی ہے؟

ہمارے علم کے مطابق وہ سند دنیا کی سب سے اعلیٰ سند ہے جس میں استاد سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک راویوں کی کم سے کم تعداد 26 یا 27 ہے۔

② استاد کے سامنے مکمل قرآن کی تلاوت اور اس سے اجازہ لینے کے بعد بھی اگر آپ ایک اور عالی سند والے استاد کو تلاش کر کے اسے قرآن سنا لیں تو آپ کو حفظِ قرآن میں مہارت حاصل ہو جائے گی، علم میں پختگی پیدا ہو گی اور فہم میں وسعت آ جائے گی۔

③ تجوید کی کوئی مختصر سی کتاب یاد کر لیجیے۔ اس سے آپ قواعدِ تجوید جان لیں گے اور اپنے تلفظ کو عمدہ کرنے کے ساتھ ساتھ تجویدی غلطی سے محفوظ رہیں گے جو کہ بہت ضروری ہے کیونکہ ایک حرف کی درست ادائیگی نہ ہونے سے پورا معنی ومفہوم ہی بدل جاتا ہے۔

④ کثرت کے ساتھ قرآنِ کریم کی دہرائی کرتے رہیں، خاص طور پر ختمِ قرآن کے پہلے مرحلے میں۔ دہرائی کے طریقے گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکے ہیں۔

⑤ نماز میں قرآنِ کریم کی دہرائی کے لیے قیام اللیل کے لمحات کو غنیمت جانیں کیونکہ یہ انتہائی نفع بخش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لمحات ہوتے ہیں۔

⑥ اسی طرح نمازِ تراویح کے موقع سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔

⑦ قرآنِ کریم کی دہرائی کے دوران معانی کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ہر دہرائی میں آپ کے علم میں کسی نہ کسی تفسیری نکتے کا اضافہ ہونا چاہیے۔

⑧ قرآن کریم کا چھوٹا جیبی نسخہ سفر وحضر میں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ قرآن کا ایک ہی نسخہ اپنے پاس رکھیں اور اسے کبھی تبدیل نہ کریں۔ حافظ کی تو قرآن سے ایسی دوستی اور دل لگی ہونی چاہیے کہ لمحہ بھر کے لیے بھی اس کی جدائی برداشت نہ کرے۔

⑨ اساتذہ کو قرآن سناتے وقت ایک رجسٹر یا کاپی اپنے پاس رکھیں تاکہ اساتذہ جو بھی علمی فوائد بتلائیں، انھیں فوراً لکھ کر محفوظ کیا جا سکے۔ کوشش کریں کہ کوئی بھی فائدہ ایسا نہ ہو جو لکھنے سے رہ جائے۔ بہت سی قیمتی معلومات صرف اس وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں کہ ہم انھیں لکھ نہیں پاتے۔ کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہم سنتے وقت یہ سوچ کر نہیں لکھتے کہ یہ ہمیں کبھی نہیں بھولیں گی لیکن مصروفیت کی وجہ سے یا لمبا عرصہ گزر جانے کی بنا پر وہ بھول ہو جاتی ہیں۔

⑩ اپنے رجسٹر یا کاپی پر اس دِن کی تاریخ درج کیجیے جس دن سے آپ نے استاد کو قرآن سنانا شروع کیا ہو۔ نیز اس میں کلاس میں اپنی حاضری کی رپورٹ بھی تحریر کریں۔ جس مقام پر آپ نے کلاس لی، وہ جگہ لکھیں۔ آپ کے ساتھ کلاس میں جو جو طالب علم شریک ہوئے، ان کا نام لکھیں اور جس دن آپ کی قراءت کا اختتام ہوا اس دن کی تاریخ اور وقت لکھیں، نیز اختتامی تقریب میں شریک ہونے والے شیوخ واحباب کے اسمائے گرامی بھی احاطۂ تحریر میں لائیں۔ اگر استاد کے لیے زحمت نہ ہو تو ان سے اس پر کچھ نصیحت لکھوالیں اور ساتھ ہی یادگار کے طور پر ان کے دستخط بھی لے لیں۔

یہ ساری باتیں فضول نہیں ہیں۔ ان کی اہمیت آپ کو کچھ سالوں کے بعد پتہ چلے گی یا استاد کی وفات کے بعد آپ کو ان کا احساس ہوگا۔ یہ رجسٹر آپ کی قیمتی وراثت اور سنہری یادوں کا حصہ بن جائے گا اور اس پر درج استاد کے دستخط آپ کے لیے قابل قدر سرٹیفکیٹ ثابت ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل

اہل قرآن، طلبہ اور نوجوانوں کے لیے عام وصیتیں اور ملفوظات

① ہر عمل سے پہلے اپنی نیت کو خالص کیجیے۔ آپ کے ہر نیک عمل میں فقط رضائے الٰہی کے حصول کا جذبہ ہی کارفرما ہونا چاہیے، اس کے علاوہ کسی قسم کی دنیوی غرض اور مفاد شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اخلاص اللہ کی طرف سے مخفی فتح اور توفیقِ عمل کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔ جب آپ خلوص کے ساتھ کوئی بھی عمل کریں گے تو وہ اللہ کے ہاں قبولیت کا اعزاز پائے گا لیکن اگر نیت میں کچھ اور پنہاں ہوا تو نہ صرف آپ کا عمل رَدکر دیا جائے گا بلکہ موجبِ سزا بھی بن جائے گا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَ إِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَا نَوٰی»

''بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو صرف وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔''[1]

لہٰذا اگر اس نے رضائے الٰہی کے حصول کی نیت کی ہوگی تو یقیناً اسے پا لے گا اور اگر اس نے کسی عارضی و دُنیوی فائدے کے حصول کی نیت رکھی تو اسے بس وہی فائدہ مل جائے گا اور وہ اجر وثواب سے محروم ہی رہے گا۔

② ہر قسم کے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں، خصوصاً سننے اور دیکھنے سے متعلقہ گناہوں سے تو کوسوں دور بھاگیں۔ یہ دونوں انتہائی خطرناک گناہ ہیں۔ آپ یہ تصور کریں کہ دل ایک حوض کی مانند ہے جس کے اوپر تین سوراخ ہیں۔ جب بھی آپ کسی ایک سوراخ میں صاف پانی ڈالتے ہیں تو حوض اس صاف پانی سے بھر جاتا ہے۔ اسی طرح دل ہے کہ جب آپ سماعت کے ذریعے سے اس میں اچھی چیز ڈالیں گے تو یہ اچھائی سے بھر جائے گا اور جب آپ اس میں بری چیز ڈالیں گے تو یہ بری چیز سے بھر جائے گا۔ اس بارے میں بہت سی قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ بھی وارد ہوئی ہیں۔

---

[1] صحيح البخاري:1، 54، و صحيح مسلم:1907.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ مومن بندے کو دوست بناؤ جو اللہ سے ڈرتا ہو، جس میں علم کی جستجو ہو اور حفظِ قرآن میں آپ کا معاون بن سکے۔ اگر آپ کو اس میں کوئی کوتاہی یا سستی نظر آئے تو آپ اس کو تنبیہ کریں۔ اگر وہ بدستور اپنی اسی حالت پر قائم رہتا ہے تو پھر اسے چھوڑ دیں تاکہ سستی کی بیماری کہیں آپ میں منتقل نہ ہو جائے، البتہ اس کی ہدایت واصلاح کے لیے دعا اور عملی کوشش کرتے رہیں۔ لیکن اسے چھوڑ کر اپنے لیے کوئی ایسا دوست تلاش کر لیں جو بلند ہمت ہو، خوب محنتی ہو، جسے علم سے لگاؤ اور علمی مجالس میں شرکت کا شوق ہو۔

④ ٹی وی دیکھنے سے کامل اجتناب کریں، خصوصاً فلمیں دیکھنا اور مسلسل برائی کا ارتکاب کرنا۔ ان اعمالِ قبیحہ کی وجہ سے آپ دولتِ قرآن سے محروم ہو سکتے ہیں۔ آپ کے دل سے قرآن مٹ جائے گا اور اس کی جگہ پر خواہشات کی محبت آ جائے گی، پھر کچھ ہی مدت میں آپ کا دل سیاہ اور سخت ہو جائے گا، پھر نہ تو اس پر کسی نصیحت کا اثر ہوگا اور نہ ہی اللہ کی آیات اس پر اثر انداز ہوں گی۔ اس کی سوچ پر شہوت کا غلبہ ہو گا اور آپ کو شیطانی وساوس میں جکڑنے کے لیے چڑھ دوڑے گا۔ نماز میں خشیت ختم ہو جائے گی، دل مسجد کی طرف جانے کو نہیں کرے گا، آپ کے اندر خفت بڑھتی جائے گی اور برے دوستوں کا اضافہ ہوتا جائے گا جن سے خیر کی اُمید نہیں ہو سکتی بلکہ وہ آپ کے لیے آزمائش ہی کا باعث بنیں گے۔

⑤ اسی طرح فحش تصاویر والے مجلات اور ویب سائٹس کے قریب بھی مت جائیں جو اخلاق و کردار کو برباد کر دیتے ہیں اور جوانی کے لیے تباہی کا باعث ہیں۔ ایسے بے ہودہ کام آپ کے مقام کے بالکل بھی لائق نہیں ہیں۔ آپ کی مصروفیت بس یہ ہونی چاہیے کہ جونہی فراغت میسر آئے، قرآن کھول کر بیٹھ جائیں اور منزل پڑھنا شروع کر دیں یا پھر ایسی کتابوں کا مطالعہ کریں جو علم قراءت میں آپ کے لیے مفید ہیں۔

⑥ ہمیشہ عظیم کاموں کے متعلق سوچیں اور فضول کاموں اور بے فائدہ شوق پورے کرنے میں وقت ضائع نہ کریں، مثلاً کرکٹ کھیلنا، میچ دیکھنا، ڈاک ٹکٹ جمع کرنا، جانوروں کے مقابلے دیکھنا، فائلوں میں تصاویر جمع کرنا وغیرہ۔

⑦ ہاں، اگر آپ روزانہ کوئی ایسا کھیل کھیل سکتے ہیں جس سے جسم کو طاقت ملتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ یہ مفید چیز ہے، جیسا کہ ورزش، وزن اُٹھانا، اُچھل کود کر لینا، دوڑ کا مقابلہ کرنا، اسی طرح شرعی شروط کو مدنظر رکھتے ہوئے سوئمنگ کرنا وغیرہ لیکن اس میں وقت کا لازماً خیال رہے کہ کہیں ان کاموں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ضرورت سے زیادہ وقت نہ صرف ہونے لگ جائے۔

⑧ اگر آپ کھیل کے کلبوں میں جاتے ہیں تو اس بات کی تحقیق کر لیں کہ آیا وہ ذمہ دار لوگ ہیں؟ وہ کوئی متنازع نظریات رکھنے والے تو نہیں؟ اخلاقیات اور اسلامی آداب سے واقف ہیں؟ لہٰذا اس معاملے میں آپ کو سمجھداری اور ہوشیاری سے کام لینا ہوگا۔

⑨ اسی طرح فضول کھیلوں، جیسے شطرنج، تاش، سنوکر اور ویڈیو گیمز وغیرہ سے بچیں کیونکہ آپ قرآن کے حافظ ہیں اور یہ کھیل آپ کے شایانِ شان نہیں۔

⑩ اپنے اوقات میں ایک ایک لمحے کا خیال رکھیں اور احتساب کرتے رہیں کہ وقت کہاں، کس کام میں، کس کے ساتھ اور کیسے صرف کر رہا ہوں۔ مومن کا وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے کیونکہ اس نے اپنی زندگی کو جنت کے بدلے میں فروخت کر دیا ہوتا ہے، لہٰذا اس کو زیب نہیں دیتا کہ اتنا قیمتی وقت عبث اور بے فائدہ کاموں میں ضائع کر دے۔

⑪ مفید کتابوں کے مطالعے کے لیے اہل علم سے ضرور مشورہ کریں۔ عشقیہ ناولوں، جاسوسی کہانیوں اور من گھڑت قصوں پر مشتمل کتابوں کے مطالعے سے بچیں۔ اسی طرح بے ہودہ ادب کی کتابیں کہ جن میں فرضی رومانوی داستانیں بیان ہوتی ہیں یا مسخ شدہ تاریخ ذِکر کی گئی ہوتی ہے، ان سے گریز کریں۔

⑫ ہر وہ شخص جو حفظ کرنے کا خواہش مند ہے، اسے چاہیے کہ اپنی پوری طاقت حفظِ قرآن پر صرف کر دے اور جب حفظ مکمل کر لے تو پھر علومِ شرعیہ کے حصول میں اپنی توانائیاں صرف کر دے۔

⑬ والدین کی نافرمانی سے بچیں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے ان کی دعائیں لیں کیونکہ اولاد کے لیے والدین کی دعا بڑی خیر کا باعث ہوتی ہے۔

⑭ فارغ مت بیٹھیں، کوئی نہ کوئی مشغولیت ضرور اپنائے رکھیں، اس سے آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہوگی۔ آپ پر لازم ہے کہ اپنے وقت کو منظم کریں، اسے فراغت میں صرف کرنے کی بجائے کسی مفید اور مثبت کام میں کھپائیں۔ اگر کوئی بھی کام کرنے کو جی نہ چاہ رہا ہو تو وہ وقت کسی استاد یا سینئر نیک ساتھی کی صحبت میں گزاریں، یقیناً ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا بھی فائدے سے خالی نہیں ہوتا۔

⑮ جب آپ کمرے میں اکیلے ہوں تو تنہائی میں شیطان کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں بلکہ اللہ کا ذکر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہیں، اس سے آپ کے نامۂ اعمال میں حسنات کا اضافہ ہوگا اور شیطان کے تمام تر برے ارادے خاک میں مل جائیں گے۔ اس بات کو ہر دم اپنے ذہن میں رکھیں کہ اللہ نے جو جو نعمت عطا کی ہے، وہ اسی کی خوشنودی کے حصول میں صرف کرنی ہے، مثلاً: اللہ نے ہاتھ دیے ہیں تو ان سے وہی اعمال کیے جائیں جن سے اللہ راضی ہو، ان سے اپنی انگلیوں کی پوروں پر اذکار کیے جائیں، ان سے کسی کی مدد کر دی جائے، کسی برائی کو ختم کر دیا جائے، اسی طرح اللہ نے پاؤں دیے ہیں تو ان سے چل کر مسجد میں جائیں یا کسی کی خدمت کرنے کے لیے جائیں اور ان کے ذریعے سے ایسا کوئی بھی کام عمل میں نہ لایا جائے جو اللہ کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہو کیونکہ روزِ قیامت یہی ہاتھ بول کر سب کچھ بتا دیں گے کہ آپ نے ان کے ساتھ کیا کیا گناہ کیے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ﴾

''آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ وہ کماتے رہے۔''[1]

⑯ دنیا داروں کی مجالس میں بیٹھنے سے احتراز کریں کیونکہ عام طور پر دین و قرآن کی طرف مائل نہ ہونے کی وجہ سے ان کا دل سخت ہو چکا ہوتا ہے اور خوفِ الٰہی سے خالی ہوتا ہے، اسی لیے ان کی گفتگو کا محور شہوت پرستی اور لذت والی باتیں ہوتی ہیں۔

⑰ جب آپ اپنے دوستوں کے ہمراہ ہوں تو اپنی نیت اور دل کا جائزہ لیجیے کہ کہیں یہ بہک تو نہیں گئے؟ یعنی بزمِ دوستاں میں محو ہو کر کہیں خدا فراموشی کے مرتکب تو نہیں ہو گئے؟ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے دوست ہی ایسے منتخب کریں جو اللہ والے ہوں اور جب آپ کو لگے کہ کسی دوست کے ساتھ آپ کے تعلق کی بنیاد رضائے الٰہی نہیں ہے تو اس تعلق کو اللہ کے لیے بنانے کی بھرپور کوشش کریں، ورنہ اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیں کہ یہی آپ کی فوز و فلاح کے لیے مفید ہے۔

⑱ روزانہ رات کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کریں کہ آج میں نے اسلام کے لیے کیا کیا ہے؟ اور آئندہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

---

[1] یٰسٓ 65:36.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑲ ایک خاص نوٹ بک آپ کے پاس ہونی چاہیے جو سونے سے پہلے آپ کے سرہانے پڑی ہو، اس میں آپ روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے خاص خاص واقعات تحریر کرتے جائیں، نیز اگر کوئی اچھی سوچ، عمدہ بات اور مفید خیال ذہن میں آتا ہے تو اسے بھی زینتِ قرطاس کر دیں۔

⑳ وہ مفید کتب کہ جن کی طرف اساتذہ کرام راہنمائی فرمائیں؛ ان کا مطالعہ روزمرہ کا معمول بنا لیں اور کبھی رات کو اس وقت تک نہ سوئیں جب تک کسی کتاب کے کم از کم پچاس صفحات پڑھ نہ لیں۔

㉑ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا کریں، خاص طور پر کلمہ توحید کا وِرد اور نبی ﷺ پر کثرت سے درُود پڑھنا اپنی عادت بنا لیں، نیز کثرت سے استغفار بھی کیا کریں، بلاشبہ یہ گناہوں کی مغفرت کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی مصیبت و پریشانی اور رِزق کی فراوانی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو تمام باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

"سن لو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو (حقیقی) اطمینان نصیب ہوتا ہے۔"

(الرعد 28:13)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

میں تکملہ کے طور پر آخر میں کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں:

① یہ ساری کتاب درحقیقت ایک سوال کا جواب ہے جو بہت سے لوگ مجھ سے پوچھا کرتے تھے کہ ہم قرآنِ کریم کیسے حفظ کریں؟ اس موضوع پر قابلِ تشفی جواب دینے کے لیے لائبریریوں میں ایک خلا موجود تھا جسے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب پُر کر دے گی۔ ان شاء اللہ

② اس موضوع پر میرے مطالعے نے حفظ کے میدان میں بہت حد تک اصول وضوابط وضع کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح حفظ کے لیے سائنسی نظریاتی قواعد کو وضع کیا۔ یہ کتاب نظریاتی اور عملی پہلوؤں کے درمیان ایک مکمل جامعیت پیدا کرتی ہے۔

③ حفظِ قرآن کی خواہش رکھنے والے مختلف پیشوں سے منسلک اور مختلف طبقات کے لوگوں کے سامنے قرآن حفظ کرنے کے لیے پچیس مختلف علمی طریقے بیان کر کے ان کو ایک وسیع میدان دے دیا ہے جس میں وہ آسانی سے اپنا گول (مقصد) حاصل کر سکتے ہیں۔

④ اس کتاب میں حفظ کے طریقوں کے علاوہ قرآن کا جائزہ لینے اور منزل میں پختگی پیدا کرنے کے طریقے بھی بیان کر دیے گئے ہیں کیونکہ حفظ کے بعد جائزے کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔

⑤ اس کتاب کے مطالعے سے آپ پر یہ بات واضح ہو گی کہ قرآن کی تعلیم ماہرینِ فن سے حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ نیز متقن، اجازہ اور عالی سند کے حامل اساتذہ سے پڑھنے کی اہمیت واضح ہو گی۔

⑥ اسی طرح اس کتاب کا اختتام بعض وصیتوں اور ملحوظات پر ہوتا ہے جو حفاظ کرام کے لیے انتہائی قیمتی ہیں۔

میں ان تمام فضلاء، اساتذہ اور علماء و مشائخ کا شکرگزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کو پڑھ کر میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوصلہ افزائی فرمائی اور اس پر تقاریظ لکھیں اور ان بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مجھے مفید مشوروں سے نوازا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری اس کاوش کو خالص اپنی ذات کے لیے قبول فرمالے اور ہر قسم کے شائبے سے یا نفس کی غلطی سے پاک کردے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تقاریظ

اس کتاب کی اشاعت کے بعد مجھے مختلف بلاد وممالک سے بہت سے خطوط موصول ہوئے، جن میں لوگوں نے اپنے اپنے انداز میں محبت اور پسندیدگی کا اظہار کیا ہوا تھا۔ بہت سے لوگوں نے خطوط میں خوشی کی یہ بات بتلائی کہ انھوں نے اس کتاب میں ذِکر کیے جانے والے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے مکمل قرآن حفظ کر لیا ہے۔ ان سب خطوط کو شاملِ کتاب کرنا تو ممکن نہیں ہے البتہ میرے دو نہایت ہی قابل قدر شیوخ کی آراء میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَ جَعَلَنَا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ، وَ أَنْزَلَ عَلَيْنَا كِتَابًا لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ، وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ السَّلَامِ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ وَ صَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَ بَعْدُ:

میں نے عزیزم برخوردار الشیخ یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی کی تالیف کردہ اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ بڑی بیش قدر محسوس ہوئی کیونکہ اس میں حفظِ قرآن کے تمام ہی طریقے جمع کر دیے گئے ہیں۔

ہم سے اکثر لوگ پوچھتے تھے کہ کوئی ایسا طریقہ بتلایئے جس سے ہم آسانی سے قرآن حفظ کر سکیں تو حضرتِ مؤلف کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور انھوں نے حفظِ قرآن کے تمام طریقوں کو کتابی صورت میں جمع فرما دیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو ان تمام احباب کے لیے نفع مند بنا دے جو اپنے سینوں کو اس کی کتابِ مقدس سے شرف یاب کرنا چاہتے ہیں۔ نیز وہ اسے قبولیتِ عامہ سے نوازتے ہوئے اس کے مؤلف کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

اس کتاب کے مؤلف الشیخ یحییٰ ﷾ مکہ مکرمہ اور جدہ میں میری صحبت میں رہے اور مکمل قرآنِ کریم قراءاتِ عشرہ میں شاطبیہ اور دُرّہ کے طریق سے مجھے سنایا اور میں نے انھیں ہر زمان و مکان میں آگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھانے کی اجازت دی۔ تب سے موصوف میرے ساتھ جمیع قراء کی قراءات میں قرآن پڑھانے میں مشغول و مصروف ہیں۔ اس سعادت پر ربِ کریم کا بے پناہ شکر گزار ہوں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

خادم القرآن

عبدالغفار الدرولی

(استاذ القراءات اُم القریٰ یونیورسٹی، مکہ مکرمہ)

....

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَرَّثَ فَضْلَهُ لِمَنْ شَاءَ، وَيَصْطَفِيهِ لِمَعْرِفَةِ كِتَابِهِ الْعَزِيزِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ أَمَرَهُ اللّٰهُ بِأَنْ يَزْدَادَ مِنْ هٰذَا الْعِلْمِ الْجَمِّ حَتّٰى يَقْضِيَ وَحْيَهُ، وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَبَعْدُ:

میں نے شیخ یحییٰ بن عبدالرزاق الغوثانی کی اس کتاب کا جب مطالعہ کیا تو مجھے یہ علم کا ایسا چشمۂ صافی معلوم ہوئی کہ جس سے بندہ ایک بار پانی پی لے تو پھر اس کی مٹھاس اور لذت کی وجہ سے پیتا ہی چلا جاتا ہے۔ ان کے اسلوبِ تحریر نے اسلاف کی یاد تازہ کر دی کیونکہ انھوں نے ہر بات بیان کرنے کے لیے مراجع و مآخذ کی طرف رجوع کیا ہے اور اندازِ تحریر بھی اس قدر سہل اپنایا ہے کہ پڑھنے والے کی خوب تشفی بھی ہوتی ہے اور بہت سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

پہلی سطر پڑھتے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب کثیر فوائد کی حامل ہے۔ اسی طرح ہر سطر اپنے اندر معلومات لیے ہوئے ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص کو میری نصیحت ہے کہ اس کو مکمل پڑھ کر ہی دَم لے اور خوب غور وخوض اور انہماک کے ساتھ پڑھے تاکہ کوئی بھی قیمتی فائدہ اس کے احاطۂ علم میں آنے سے رہ نہ جائے، اس لیے کہ مؤلفِ کتاب نے اس میں ان تمام فوائد و معلومات کو یکجا کر دیا ہے جو بہت سی کتابوں میں بکھری ہوئی تھیں اور صرف ایک یہ کتاب مہیا کر کے انھوں نے ہمیں کئی کتابوں کے مطالعے سے مستغنی کر دیا ہے۔

میں ان کی خدمت میں یہ کلماتِ تشکر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ایسی قیمتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تالیفات کا سلسلہ جاری رکھیں تاکہ ان کے علم وفضل سے ہر بندہ فیضیاب ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

پروفیسر حسن احمد حامد

پرنسپل کلیۃ الشریعہ، جامعۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

(اُم درمان) 19-5-1415ھ

www.kitabosunnat.com

....

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی تَكَفَّلَ بِحِفْظِ كِتَابِهِ، فَهَيَّأَ لَهُ فِي كُلِّ عَصْرٍ ثُلَّةً مِّنْ أَحْبَابِهِ، وَ جَعَلَهُمْ يُقْبِلُونَ عَلَى حِفْظِهِ وَاسْتِيعَابِهِ، يَضْبِطُونَ كُلَّ حَرْفٍ مِّنْهُ، حَتّٰى حَرَكَاتِ إِعْرَابِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ قُرَّاءِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَزَايَا الْفَاخِرَةِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ النُّجُومِ الزَّاهِرَةِ، أَمَّا بَعْدُ:

میں نے اپنے پیارے بھائی الشیخ یحییٰ بن عبدالرزاق غوثانی ﷾ کی تالیف کردہ اس عمدہ اور جدید طرز کی کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے حفظِ قرآن کے تمام مشہور طریقے پڑھنے کو ملے بلکہ اس میں جدید عصری طریقوں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اس میں بعض جدید آلات اور ٹیکنالوجی کی مدد سے قرآن یاد کرنے کا طریقہ بھی بتلایا گیا ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ حفظ کے مختلف طریقے اپنانے سے طبیعت میں بشاشت بھی آتی ہے۔

بہت سے لوگوں نے کئی بار مجھ سے سوال کیا کہ قرآن حفظ کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ تو یہ کتاب ایسے لوگوں کے لیے بہترین جواب ہے۔ وہ اس کے مطالعے سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس کتاب کی ایک بہترین خاصیت یہ ہے کہ اس سے نوجوان بھی مستفید ہوسکتا ہے اور معمر شخص بھی۔

میں اللہ عزوجل سے دعا گو ہوں کہ جو بھی اس کتاب کا مطالعہ کرے؛ اسے فائدے سے ہمکنار کرے، اس کے مؤلف کو برکت سے نوازے، اہلِ قرآن کو بالخصوص اور باقی تمام مسلمانوں کو بالعموم زیادہ سے زیادہ نفع بخشے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

خادم القرآن الکریم

أیمن رشدی سُوید

المکتبۃ الرحمانیۃ
99- جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حفظِ قرآن کے 25 آسان طریقے

يطلب من

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

Phone: 4513116-049 Mob: 4434193-0333 ,4358421-0333
4513115-049 Mob: 4710319-0300 ,4084583-0333

www.quraancollege.com Email. info@quraancollege.com

دارُالسّلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

لاہور شورومز	36-لوئر مال	اردو بازار	لبرٹی	ڈیفنس Y-بلاک
	373 24 034	371 20 054	357 73 850	042 356 92 610

اسلام آباد	ملتان	فیصل آباد	کراچی شورومز: مین طارق روڈ	گلشن چورنگی
051 228 15 13	061 622 00 24	041 26 11 944	021 343 939 36	021 349 939 38

www.darussalam.pk